

محمود المکاتیب (۱)

مکتوبات

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

سابق صدر مفتی و حال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

تحقیق و تقدیم

مفتی عبد القیوم راجکوٹی زید مجدہ
معین مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

ترتیب و تحشیہ

مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللہ
ڈیرکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا



دار الحمد اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
سوداگرواڑہ، سورت، گجرات، ہند

محمود المکاتیب (جلد:۱)

افادات

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم
خلیفۂ اجل فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ/
سابق صدر مفتی وحال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

تحفیظ وتقدیم

مفتی عبد القیوم راجکوٹی زید مجدہٗ (معین مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل)

ترتیب وتحشیہ

مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللہ (ڈیرکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا)

ناشر

دارالحمد اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، سورت، گجرات

تفصیلات

کتاب کا نام:.................................**محمود المکاتیب** (جلد:۱)

مکتوبات:............... حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

تحفیظ وتقدیم...... مفتی عبدالقیوم راجکوٹی (معین مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل)

ترتیب وتحشیہ........ مولانا ندیم احمد انصاری (ڈیرکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا)

ٹاپینگ وسیٹنگ........................ الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

ناشر.............. دارالحمد اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، سورت، گجرات، ہند۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

- ادارۃ الصدیق، نزد جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل Mo: 9913319190
- مکتبۂ انور، ڈابھیل (مفتی عبدالقیوم صاحب راجکوٹی) Mo: 9924693470
- الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، ممبئی (مولانا ندیم احمد صاحب انصاری) Mo: 9022278319
- مکتبۃ الاتحاد، دیوبند Mo: 9897296985
- ادارۂ علم وادب، جمبوسر (مفتی فرید صاحب کاوی) Mo: 9898755200
- مکتبہ محمدیہ، ترکیسر (مفتی سلیمان صاحب شاہوی) Mo: 8866621229
- مکتبۂ ابوہریرہ، کھروڈ (مولانا جاوید صاحب مہاراشٹری) Mo: 9925652499
- مفتی صدیق اسلامپوری (جامعہ خیر العلوم، اُدگاؤں، کولہاپور) Mo: 9922098249

المحتویات

مقدمہ

❖ عبدالقیوم راجکوٹی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہند میں مکتوبات کی خدمات پر ایک طائرانہ نظر

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم، أما بعد:

اہل اللہ کے ملفوظات اور ان کے اقوال وارشادات آج بھی دلوں کی سرد مہری کو گرمیِ عشق میں تبدیل کرنے کی تاثیر رکھتے ہیں۔ ان کلماتِ طیبات کو پڑھ اور سن کر خدا اور اس کے پاک رسول ﷺ کی محبت ترقی پذیر ہوتی ہے، عملِ صالح کا جذبہ بیدار اور آخرت کا یقین تازہ ہوتا ہے۔ ان کے ذریعے نہ صرف قرآن وحدیث کی عظمت دل میں جاگزیں ہوتی ہے بلکہ قرآن و حدیث کے بہت سے حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں۔

بزرگوں کے ارشادات وکلمات جب مکتوبات کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں تو ان کی افادیت میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔ ان مکتوبات کے آئینے میں بزرگوں کی قلبی کیفیات اور اندرونی احساسات و واردات کا جلوہ انتہائی آب وتاب کے ساتھ پیشِ نظر ہوکر دعوتِ کیف وسرور دیتا ہے۔ ان متبرک تحریروں میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی ترجمانی، سلوک واحسان کی طرف رہنمائی، تزکیۂ نفس

اور ذکر اللہ کی تلقین، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی پائے داری کا بیان، اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانات کی تذکیر اور اس پر اعتماد و توکل کی ترغیب، غرض یہ کہ وہ تمام اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں، جن پر عمل پیرا ہونا دارین میں (خصوصاً آخرت میں) کامیاب زندگی اور ابدی فوز و فلاح کا ضامن ہے۔ اسی لیے بزرگوں کے ملفوظات کی طرح ان کے مکتوبات بھی مرتّب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری بہاریؒ کے مکتوبات اپنی خاص نوعیت اور تاثیر کے لحاظ سے غالباً سب سے پہلے با قاعدہ مرتب ہوکر شہرت اور بقائے دوام کے بلند مقام پر جلوہ گر ہوئے۔ بعد ازاں شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مکتوبات، وادیِ سلوک کے سالکین، اور طالبینِ معرفتِ حق کے لیے رشد و ہدایت کا خزانہ اور اخلاقِ حسنہ کا ذخیرہ اپنے پہلو میں لے کر اُفقِ ہند پر بہ صد شانِ دل رُبائی و روح پروری نمودار ہوئے۔

ہندوستان کی تاریخ میں جو مکتوبات بامِ اخلاص و للّٰہیت اور مقامِ دعوت و عزیمت پر سب سے زیادہ نمایاں ہوئے، وہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے مکتوبات ہیں۔ یہ مکتوبات تین جلدوں میں ہیں اور شریعت و طریقت سے متعلق بلند پایہ حقائق و معارف کے علاوہ اپنے عہد کی مذہبی و سیاسی تاریخ پر بھی خاصی روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بعد اُن کے صاحب زادے حضرت خواجہ محمد معصومؒ آپ کے وارث و جانشین ہوئے؛ وہ دراصل اپنے والد ماجد کی دولت کے وارث و امین اور ان کے علوم و معارف کے شارح تھے۔ انھوں نے اپنے پچاس سالہ دورِ اصلاح و تربیت میں جو مکتوبات تحریر فرمائے، وہ بھی تین جلدوں پر مشتمل ہیں۔

بعد کے دور میں حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ (والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہؒ) کے مکتوبات 'انفاسِ رحیمیہ المعروف مکتوبات حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب' اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے متعدد خطوط علمی مسائل اور فنِ حدیث کے تعلق سے 'کلمات طیبات' اور سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب 'مکاتیبِ سید احمد شہید' کے نام سے طبع ہوئے ہیں۔

مرزا مظہر جان جاناںؒ کے مکتوبات 'مکاتیب مرزا مظہر'، حضرت شاہ عبدالرزاق علوی القادری الجھنجھانویؒ کے مکتوبات 'مکتوبات عالیہ' اسی سلسلے کی زرّیں کڑیاں ہیں۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ اور ان کے متوسلین کے مکتوبات

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بہ ظاہر کم لکھے پڑھے ہوتے ہیں، لیکن عشق و محبتِ الٰہی، سوزِ دَروں، اتباعِ سنت اور اپنی عملی زندگی کی وجہ سے ایسا روحانی مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ بڑے بڑے علما ان سے روحانی تربیت حاصل کرتے ہیں؛ امت میں ایسے سیکڑوں افراد گزرے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

ایک مولانا جلال الدین رومیؒ کے شیخ حضرت شمس تبریزؒ۔ دوسرے شیخ عبدالعزیز دباغؒ۔ تیسرے سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔ اور ماضی قریب میں عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ (خلیفہ ومجاز حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ)؛ کہ یہ حضرات اپنے دور کے نابغۂ روزگار علمائے

کرام کے شیخ تھے۔

اللہ تعالی نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے متوسلین کو جہاں تدریسی، تصنیفی، جہادی، سیاسی وغیرہ خدماتِ دینیہ سے نوازا، وہیں تصوف اور علمِ معرفت کی خدمات میں پیش پیش رکھا۔ درحقیقت اسی علم کی اشاعت حضرت حاجی صاحبؒ کا اصل مشن ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ کے 'مکتوباتِ ہدایت' بہ نام امامِ ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ اور 'مکتوباتِ امدادیہ' بہ نام حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ اس سلسلے کی مشعلِ راہ ہیں۔

حضرت حاجی صاحبؒ کے (بلا واسطہ یا بالواسطہ) متوسلین کے مکتوبات کا بڑا ذخیرہ ہے، ان بکھرے ہوئے موتیوں کو متوسلین نے کافی محنت و عرق ریزی سے مختلف جگہوں سے چن چن کر جمع فرمایا اور پھر ایک لڑی میں پرو کر انھیں کتابی صورت میں رہ روانِ عشق و معرفت کے سامنے پیش کر دیا۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے مکتوبات کا سرمایہ اپنی معنویت اور علمی وافادی پہلو میں حضرت مولاناؒ کی تصانیف کے ذخیرے سے اگر زیادہ نہیں، تو کچھ کم بھی نہیں ہے۔ یہ مکتوبات متعدد حضرات نے مختلف حیثیتوں سے مختلف عنوانات کے تحت اپنی اپنی پسند یا دستیاب مکتوبات کے مطابق علیحدہ علیحدہ مجموعوں کی شکل میں مرتب کیے۔

مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی مدظلہٗ نے حضرت نانوتویؒ کے ۱۱۲ /مکتوبات

کے مجموعوں، ان کی زبانوں، موضوعات اور مکتوب الیہم کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے۔ ملاحظہ کیجیے: 'قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ احوال وکمالات' (ص۶۸۶ تا ۷۵۰)۔

امامِ ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مکاتیب بھی لاتعد ولاتحصٰی ہیں، مگر مطبوعہ مکاتیب سے غیر مطبوعہ کی تعداد زیادہ ہے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے مکتوبات 'مکتوبات شیخ الہند' کے نام سے مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ نے مرتب فرما کر شایع کیے ہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کے مکاتیب کا مجموعہ طبع ہونے کا مجھے علم نہیں، حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ نے حضرت سہارنپوریؒ کے بعض مکاتیب موقع بہ موقع بہ نام سالکین ضمناً 'تذکرۃ الخلیل' میں درج فرمائے ہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں دین کی جس فہم اور امت کی اصلاحی خدمات کی جس توفیق سے نوازا تھا، وہ اظہر من الشّمس ہے۔ یہ محض اللہ کی توفیق ہی تھی کہ گوناگوں مصروفیات کے ساتھ کثیر تعداد میں آنے والی ڈاک کا ہمیشہ بروقت جواب دیتے تھے۔ ڈاک کے ذریعے آنے والے خطوط کا ایک حصہ سالکین کے احوال ونفسانی امراض کے علاج دریافت کرنے پر مشتمل ہوتا تھا۔ حضرت تھانویؒ ہر خط کا جواب اس کے حال کے مناسب ارقام فرمادیتے تھے، بعد میں ان تربیتی مضامین کا انتخاب 'تربیت السالک' کے نام سے تین ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (خلیفۂ اجل حضرت تھانویؒ) کے نام بھی

حضرت تھانویؒ کے مکاتیب کا ایک بڑا ذخیرہ ہے، اس کی کچھ قسطیں ماہنامہ 'البلاغ' (ترجمان دار العلوم کراچی) میں شایع ہوتی رہیں، بعد میں اسے مستقل کتابی شکل میں 'مکاتیب حکیم الامت بہ نام حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ' کے نام سے شایع کیا گیا۔

حضرت تھانویؒ کے آخری پندرہ سالہ حصۂ زندگی کا ایک نرالا مرقع فقہ وتفسیر، حدیث وسلوک، ادب وحکمت، صحافت وسیاست کے صدہا مضامین پر مشتمل مکتوبات کا گلدستہ حضرت مولانا عبد الماجد صاحب دریابادیؒ کے نام ہے، جو ابتدا میں مولانا دریابادی کے مشہور اخبار 'صدق' میں چھپا، بعد میں دار المصنفین، اعظم گڈھ سے وہ کتابی شکل میں 'حکیم الامتؒ کے نام سے' ۱۹۵۰ء میں شایع ہوا تھا، پھر دوسری مرتبہ ۱۹۹۰ء الٰہ آباد سے مضامین کی فہرست کے ساتھ شائع ہوا- ایک تو حکیم الامتؒ کی باکمال اور گوناگوں صفات وخصوصیات سے بھرپور شخصیت، جس کا علمی وعملی رعب ودبدبہ نصف صدی تک برِصغیر ہندوپاک پر چھایا رہا، اور جس کی دل کشی ودل آویزی طالبین وسالکین کی روح کو شادابی وتازگی بخشتی رہی، پھر مولانا دریابادیؒ کا قلم گہربار و پُربہار، ان کا مخصوص طرزِ نگارش، زبان وبیان پر بے پناہ قدرت، دقیقہ رسی وباریک بینی کا کمال- غرض 'نور علی نور' کا صحیح مصداق ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مکتوبات- جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے- ہندوپاک کے علاوہ دوسرے ممالک کے گوشے گوشے سے حضرت مدنیؒ کے متوسلین ومعتقدین ومسترشدین کے پُرجوش تعاون واشتراکِ عمل سے

یہ مکتوبات چار ضخیم جلدوں میں طبع ہوئے ہیں۔ان چار جلدوں میں کم وبیش چھ سو (۶۰۰) منتخب مکتوبات درج کیے گئے ہیں۔یہ مجموعہ 'مکتوباتِ شیخ الاسلام' سے موسوم ہے۔

ماضی قریب کے اکابر میں حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ (خلیفہ ومجاز حکیم الامت حضرت تھانویؒ) کے مکتوبات کا مجموعہ 'مکاتیب طیب' بھی منصۂ شہود پر آچکا ہے، جو معرفت وبصیرتِ روحانی، حکمت ودانش، ایمانی فراست وذکاوت اور علمی تبحر کا شاہ کار ہے۔

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحبؒ (خلیفہ ومجاز حضرت تھانویؒ) کے مکتوبات کی متعدد جلدیں 'ضیاء السالک' کے نام سے طبع ہو چکی ہیں۔اس میں جہاں تزکیۂ نفوس، اصلاحِ باطن اور معرفت ومحبت الٰہی کے حصول کا بھرپور خزانہ موجود ہے، وہیں یہ فصاحت وبلاغت اور انشا پردازی کا بھی حسین امتزاج ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کے مطبوعہ مکتوبات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کا اپنے معاصرین میں ایک خصوصی امتیاز خطوط کی کثرت ہے۔حضرتؒ کی خدمت میں ہندوپاک، افریقہ وامریکہ اور دیگر ممالک سے آنے والے خطوط کا تانتا بندھا رہتا، جن کا اوسط تیس چالیس یومیہ تو عموماً تھا اور کبھی پچاس تک بھی پہنچ جاتا۔ان خطوط میں مختلف قسم کے مسائل ہوتے؛ حضرت شیخؒ اپنی تمام تر معذوریوں، مشاغل اور مصروفیتوں اور مہمانوں

کے ہجوم کے باوجود ان خطوط کے جوابات بڑے التزام سے عنایت فرماتے۔ چناں چہ حضرت شیخؒ اپنے ایک خلیفہ ومجاز جناب ڈاکٹر اسماعیل میمن (حال مقیم بفیلو، امریکہ) -جو اس وقت سعودی عرب میں قیام پذیر تھے- کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ڈاک کا ہجوم اتنا بڑھ گیا ہے کہ تقریباً چالیس خطوط کے آس پاس اوسط ہے، جن کے جواب سے تقریباً عاجز ہوں۔ اس وقت بھی تقریباً دوسو کے قریب لفافے ملکی وغیر ملکی پڑے ہوئے ہیں، الخ۔ (۱۰/۶/۸۶ھ)

حضرت شیخؒ کے مذکورہ بالا گرامی نامے کی زیراکس کاپی جو نہایت ہی باریک تحریر میں ہے، احقر کے پاس موجود ہے، اسی سے مذکورہ اقتباس نقل کیا گیا ہے۔

حضرت شیخؒ کے 'مکتوبات' طبع بھی ہو چکے ہیں، جس کی تفصیل یہ ہے:

① **مکتوباتِ تصوف:** اس میں مخصوص اور چیدہ چیدہ خطوط کا خلاصہ ہے، جسے حضرت شیخؒ کے نواسے مولانا محمد شاہد صاحب سہارنپوری مدظلہٗ نے ۱۳۹۲ھ میں ترتیب دے کر کتب خانہ اشاعت العلوم سہارنپور (یوپی) سے شائع فرمایا ہے۔ اسے حضرت شیخؒ کے گرامی ناموں کی پہلی جلد سمجھنا چاہیے۔

② **مکتوباتِ شیخ:** حضرت شیخؒ کے مکتوبات کا دوسرا حصہ مدینہ منورہ کے زمانۂ قیام میں موصوف مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہٗ نے ہی مرتب فرمایا، جو 'مکتوباتِ شیخ' کے نام سے ۱۳۹۴ھ، مطابق ۱۹۷۴ء میں کتب خانہ اشاعت العلوم سہارنپور سے شائع ہوا۔

③**مکاتیبِ شیخ الحدیث:** حضرت شیخؒ کے مکتوبات پر مشتمل ایک جلد کو 'مکاتیب شیخ الحدیث' کے نام سے حضرتؒ کے خلیفہ ومجاز حضرت مولانا یوسف صاحب متالا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۵/ ذی قعدہ ۱۴۲۰ھ، مطابق ۲۲/فروری ۲۰۰۰ء میں دار العلوم ہولکمپ بری، برطانیہ سے شائع فرمایا ہے جو [۳۷۱] خطوط کو محیط ہے۔

④**مکاتیب شیخ الحدیث:** حضرت شیخؒ کے مکتوبات کا ایک اور مجموعہ اسی نام سے لاہور سے (نومبر ۱۹۹۸ء) میں شایع ہوا ہے؛ یہ مکتوبات ۱۳۶۰ھ ۱۹۴۱ء سے ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء کے ۳۸ سال کے زمانے کو محیط ہیں اور ان کی تعداد ۶۵۱ ہے۔ چند خطوط حضرت اقدس شاہ عبد القادر رائے پوری قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت مولانا عبد الجلیل صاحب (حضرت رائے پوریؒ کے چھوٹے بھائی ومجازِ طریقت، حضرت شیخؒ کے شاگردِ رشید) کو تحریر فرمائے گئے ہیں۔ تقریباً تمام خطوط حضرت اقدس رائپوریؒ کی خدمتِ عالی میں بہ توسط مولانا عبد الجلیل صاحب ارسال فرمائے گئے ہیں، البتہ ابتدا میں کچھ مکتوبات بہ راہِ راست حضرت رائے پوریؒ کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ انداز میں اور اعلیٰ القاب سے حضرت موصوف کو مخاطب کر کے رقم کرائے گئے۔

ان مکاتیب میں جہاں روزمرہ کے عام حالات واخبار خصوصاً حضرت رائے پوریؒ کے ہم عصر بزرگوں اور متعلقین کے بارے میں حضرت اقدس رائے پوریؒ کو قیامِ پاکستان کے زمانے میں مطلع رکھا گیا ہے؛ وہیں اکثر خطوط میں بہت اعلیٰ علمی وروحانی موضوعات کو بھی زیرِ بحث وتبصرہ لایا گیا ہے۔ مثلاً تصوف، ذکر اللہ، فلسفۂ دعا وغیرہ۔

⑤**مکتوباتِ علمیہ**: حضرت شیخؒ کے بہت ہی اہم علمی گرامی ناموں کا مجموعہ 'مکتوبات علمیہ' ۱۳۹۳ھ، مطابق ۱۹۷۳ء میں طبع ہوا ہے۔ اس میں ایک بڑا حصہ دینی وعلمی سوالات پر مشتمل ہے۔ اساتذۂ مدارس اپنی ان مشکلات میں جو ان کو تدریس، حدیث وفقہ کی تطبیق اور طلبا کی تفہیم میں پیش آتیں؛ حضرت شیخؒ کی طرف رجوع کرتے تھے اور ان کا تشفی بخش جواب پاتے رہتے تھے۔ مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہٗ نے یہ مجموعہ مرتب فرمایا ہے۔

⑥**اکابر کے خطوط**: حضرت شیخؒ کے نام ان کے مختلف اکابر کے مکاتیب کا مجموعہ 'اکابر کے خطوط' کے نام سے غالباً ۱۳۹۵ھ میں طبع ہوا تھا۔ ان خطوط کے اندر سوز وساز، درد ومحبت، دین ومذہب کے ساتھ تعلق ویگانگت اور مسلمانوں کی دینی بدحالی اور بداعمالی پر آنسو بہائے گئے ہیں۔ بہت اہم اور رقت آمیز خطوط ہیں۔ اس کے 'مرتب' مولانا محمد شاہد سہارنپوری مدظلہٗ 'نقش آغاز' میں رقم طراز ہیں:

> واقعہ یہ ہے کہ طباعت سے قبل جس نے بھی ان خطوط کو پڑھا، ایک عجیب طرح کا تاثر اس پر طاری ہوا۔ بالخصوص حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کے غم وحزن اور رنج وفکر میں ڈوبے ہوئے خطوط پڑھ کر کتنے ہی لوگوں پر رقت طاری ہوئی اور دل پر چوٹ سی لگی، اور انھوں نے اپنی آنکھوں کو غسلِ صحت دیا۔ ہر پڑھنے والے کو محسوس ہوا کہ لکھنے والے نے یہ

خطوط عام سیاہی سے نہیں، بلکہ اپنے خونِ جگر سے لکھے ہیں۔ انتھی

بلفظہ۔(ص:۵)

⑦**تربیت السالکین:** حضرت شیخ الحدیثؒ کے مکاتیب کا ایک عظیم مجموعہ 'تربیت السالکین' کے نام سے حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن صاحب دامت برکاتہم (مجاز حضرت شیخ الحدیث، حال مقیم کینیڈا) نے شایع فرمایا ہے۔ یہ مجموعہ ان مکاتیب پر مشتمل ہے جو حضرت شیخؒ نے اپنے بزرگوں، ہم عصروں اور احباب کو لکھے ہیں۔

حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کے نزدیک ذکراللہ اور تعلق مع اللہ وہ دولتیں ہیں، جن کے بغیر انفرادی اور شخصی اور اجتماعی اور تحریکی کسی قسم کی بھی اصلاح کا خیال محض خام خیالی ہے۔آپ نے اس سلسلے میں اپنے معاصر علما اور مہتمم حضرات کو خاص طور پر مکتوب لکھے کہ مدارس میں فساد اور علما میں بگاڑ پیدا ہونے کی بنیادی وجہ خانقاہی نظام کا ختم ہوجانا ہے۔حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ،حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ نوراللہ مراقدہم کے نام آپ کے گرامی نامے اس سلسلے میں بہت اہم اور بار بار پڑھے جانے کے قابل ہیں۔

اسی طرح تبلیغی جماعت کے بعض اکابر کے نام آپ کے گرامی نامے اس بات کی طرف پوری شدت سے متوجہ کرتے ہیں کہ تبلیغی کام کے لیے بھی اساس اور بنیاد تعلق مع اللہ اور ذکراللہ کی کثرت ہے کہ اس کے بغیر نفسانیت اور شیطانی حملوں سے بچنا ممکن نہیں اور اب جو کچھ خرابیاں اس کام میں در آئی ہیں، اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ان گرامی ناموں میں

بہت سے اہم معاشرتی مسائل پر بھی گفتگو ملتی ہے اور پھر ان مسائل کا اسلامی روایات کے مطابق شرعی حل معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً عورتوں کی تعلیم، شادی بیاہ میں اسراف وغیرہ۔

باب اول کے اخیر میں وہ اقتباسات اکٹھے کردیے گئے ہیں جو سیکڑوں مکتوبات میں بکھرے پڑے تھے اور ہر ہر اقتباس اپنی جگہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ یہ مکتوبات مختلف مآخذ سے حاصل کیے گئے ہیں۔

بعض مکتوبات مکتوب الیہم سے ملے ہیں، وہ تو مکمل ہیں۔

بعض حضرت شیخ قدس سرہ کے پاس جن کی نقول محفوظ تھیں، ان میں دو طرح کے ہیں؛ ایک تو وہ ہیں جن کا جواب مکمل محفوظ فرمایا گیا تھا، بعض وہ ہیں جن کے جواب کا خلاصہ حضرت قدس سرہ نے اصل خط کے اوپر ہی تحریر فرمادیا تھا، وہ خط مکمل نہیں ہے، بلکہ صرف خلاصہ ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں: پیشِ لفظ تربیت السالکین)

مذکورہ بالا سطور میں اکابر کے مکاتیب کی فہرست پر طائرانہ نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ماضی قریب کے اکابر میں حضرت شیخؒ نے مکاتیب کی لائن سے بڑی وقیع خدمات انجام دی ہیں۔

احقر کا خیال یہ ہے کہ حضرت شیخؒ کے غیر مطبوعہ خطوط کی تعداد مطبوعہ کے بالمقابل زیادہ ہے۔ حضرت شیخؒ سے تعلق رکھنے والے اور جن کو حضرت شیخؒ کے ہاں آنے والے خطوط کی کثرت اور اہتمام سے جلد از جلد جواب تحریر فرمانے کا علم اور مشاہدہ ہے، وہ شاید میرے خیال کی تائید کریں گے۔

حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحبؒ بانیِ جماعت تبلیغ اور ان کے جانشین حضرت مولانا یوسف صاحب کاندھلویؒ کے مکاتیب بھی دینی دعوت کے اصول وآداب اوراسکی روح وضوابط کے لحاظ سے، بلکہ اپنے بلند مضامین اور دینی حقائق کے لحاظ سے ایک گراں قدر ذخیرہ ہیں۔

الحاصل! مشائخ و بزرگانِ دین اور علما و مصلحین نے ہر دور میں مکاتیب کے ذریعے دین کی بڑی وقیع خدمت انجام دی۔ بالخصوص ہندوستان کے علمااس باب میں پیش پیش ہیں، جن کی نظیر عرب جیسے ملک میں بھی مشکل ہے، جیسا کہ مفکر ملت حضرت مولانا ابو الحسن علی میاں ندویؒ کے حوالے سے گزرا۔ حضرت مولانا علی میاں ندویؒ فرماتے ہیں:

> یہ خطوط ان کے دلی جذبات اور اصلی خیالات کا آئینہ ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ (مکاتیب کے) مجموعے ان کے صحیح حالات وخیالات اوران کی دعوت وتحریک کے اصلی محرکات معلوم کرنے کا، ان کی سوانح وسیر کے مقابلے میں زیادہ مستند ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ سوانح اور سیرتیں دوسرے اشخاص کی مرتب کی ہوئی ہوتی ہیں اور ان میں ان کے مصنفین کے ذوق ورجحان کا اچھا خاصا دخل ہوتا ہے، کم سے کم ترجمانی اور استنباط تمام تر مصنفین کی طرف سے ہوتا ہے اور اپنے ذوق ورجحان سے بالکل آزاد اور مجرد ہوجانا نہایت مشکل بات ہے۔ اسلامی کتب خانے میں خطوط کے مجموعوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے، جو بڑی تاریخی اور علمی اہمیت رکھتا ہے۔ ہندوستان کے اسلامی دور

نے اس کتب خانے کو بڑے بڑے بیش قیمت عطیے پیش کیے ہیں۔

(مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحبؒ، ص:۳)

حضرت فقیہ الامتؒ کے مکتوبات

اسی سلسلۃ الذہب کی ایک پاکیزہ کڑی بلکہ سلسلۂ چشتیہ کی ایک سنہری لڑی سیدی وسندی فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ مفتیِ اعظم ہند و دارالعلوم دیوبند کے نامِ نامی گرامی کی ہے۔

حضرتؒ کو حق تعالیٰ شانہ نے جس مرجعیت سے نوازا، اس کی وجہ سے بے شمار مخلوق آپ کے دامنِ فیض سے وابستہ ہوکر فیض یاب اور صفتِ احسان سے مزین ہوئی۔ آپ کا فیضِ روحانی ہند سے تجاوز کر کے دور دراز ممالک تک پہنچا۔ باطنی امراض کی تشخیص اور ان کے معالجات کی تجویز میں حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو جو مہارتِ تامہ اور حذاقتِ وافرہ وحاضر جوابی عطا فرمائی تھی، وہ بے مثال ہے۔ مہلک سے مہلک باطنی امراض کے شکار چند یوم میں شفا یاب ہوجاتے تھے۔

حضرت قدس سرہ میں جہاں اور بہت سے کمالات و اوصاف حق تعالیٰ شانہ نے ودیعت فرمائے، وہیں یہ شان خصوصیت کے ساتھ نمایاں طور پر آشکارا ہوئی کہ اپنے متوسلین و متعلقین سے بے انتہا قلبی ربط اور تعلق رکھتے۔ سالکین کے خطوط پر بھی پوری توجہ رکھتے اور سفر وحضر میں نہایت اہتمام کے ساتھ خط کے ہر ہر جز کا جواب تحریر فرماتے یا املا کرواتے اور مکتوبِ گرامی میں سالکین کو اخلاقِ رذیلہ سے اجتناب کی تلقین

اوراخلاقِ حمیدہ گھول کر پلانے میں صَرفِ ہمت فرماتے۔آپ کے مواعظ و بیانات میں آب دار موتیوں کی طرح صاف ستھرے اور سیدھے سادے الفاظ ہوتے، نہ واعظوں جیسا جوش ہوتا، نہ آواز سخت اور تیز ہوتی، نہ تکلف وتصنع کا ذرا شایبہ۔آپ کی تحریر بھی بہت مختصر جملوں پر مشتمل ہوتی، گویا مغز ہی مغز اور متن ہی متن۔بعض جملے تو گویا دریا بہ کوزہ کے مصداق! یہ مکتوبات نمود ونمائش اور ریا کی پالش سے صیقل نہیں کیے گئے کہ قاری کو اپنے اندر جذب کرنے کی ایک سعی ہو، بلکہ ایک ایک لفظ سادہ مگر معرفت کے سوتے پھوٹتا اور خلوص میں ڈوبا ہوا ہے۔ایک ایک جملہ عرفانِ الٰہی کے لیے صادق جذبوں کا شاہ کار ہے۔تاثیر اس درجہ کہ ؎

از دل خیزد بر دل ریزد

کا مصداق۔

حضرت کے یہ گراں مایہ گرامی نامے ’مکتوباتِ فقیہ الامت‘ کے نام سے منصۂ شہود پرآئے ہیں۔اس کی پہلی، دوسری اور تیسری قسط ۱۴۱۴ھ، مطابق ۱۹۹۳ء میں طبع ہوئی۔قسط اول میں ۲۸۰/ اور دوم میں ۱۳۵/ اور قسط سوم میں ۵۹/مکتوبات گرامی ہیں۔یہ تمام قسطیں مختلف سالکین کی ڈاک اور حضرتؒ کی طرف سے املا کردہ جواب پر مشتمل ہیں۔

’مکتوباتِ فقیہ الامت، قسط: چہارم‘ کے نامہائے گرامی حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم (خلیفہ ومجاز حضرت فقیہ الامتؒ) کے نام ہیں۔یہ قسط ۱۴۲/ مکتوبات پر مشتمل ہے۔

مکتوباتِ فقیہ الامتؒ کی پانچوی قسط 'مکتوباتِ فقیہ الزمن' کے نام سے طبع ہوئی، یہ قسط حضرت اقدس مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم (خلیفہ ومجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ) کے نام ہے، جو بہت اہم اور دلکش مضامین پر مشتمل ہے۔اس قسط کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اکثر گرامی نامے حضرت فقیہ الامتؒ کے دستِ بابرکت سے تحریر کردہ ہیں۔

محمود المکاتیب

اسی سلسلے کی اہم کڑی زیرِ نظر کتاب 'محمود المکاتیب' ہے۔اس مجموعے میں مندرج گرامی نامے حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم نے اپنے متعلقین ومتوسلین کو وقتاً فوقتاً تحریر یا املا فرمائے ہیں، جو اہم ہدایات، مسائل، تعبیرِ رؤیا وغیرہ مضامین پر مشتمل ہیں۔

یہ نامہائے گرامی ایک عرصے سے راقمِ سطور کے پاس محفوظ تھے، جو کسی علم دوست، قدرداں، صاحبِ قلم کی خدمات کے منتظر تھے۔اللہ تعالیٰ حضرت کے تمام متعلقین کی طرف سے محترم ومکرم مولانا ندیم احمد انصاری سلّمہ واکرمہ (ڈیرکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا اور سابق استاذ اسماعیل یوسف کالج ممبئی) کو جزائے خیر عطا فرمائے-موصوف کئی کتابوں کے مصنف ہیں، اور ماشاء اللہ تصنیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں-انھوں نے 'محمود المکاتیب' کو خوبصورت گل دستے کی صورت میں مرتّب ومدلّل ومعنون فرما کر عظیم خدمت انجام دی۔

محمود المکاتیب پر کام کی نوعیت خود موصوف کے قلم سے آ گے آ رہی ہے۔

دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرتب کی مساعیِ جمیلہ کو بے حد شرفِ قبولیت سے نوازیں اور مزید علمی و دینی خدمات کے لیے موفق فرمائیں۔ آمین

العبد عبد القیوم راجکوٹی

۸/محرم الحرام، ۱۴۴۲ھ

یوم الجمعہ بوقتِ چاشت

عرضِ مرتّب

'محمود المکاتیب' عالمِ ربّانی، شیخِ لاثانی، سیدی ومرشدی حضرت مفتی احمد خانپوری دامت برکاتہم کے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عرصے سے حضرت مدظلہ سے جس نوع کی خدمات لیں اور تعلیمِ کتاب وحکمت کے ساتھ ساتھ تزکیہ واحسان کا جو عظیم الشان کام انجام پایا، یہ خاص اُسی کی عطا اور توفیق ہے کہ خلقِ کثیر آپ سے مستفید ہو رہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سلسلے کو عافیت کے ساتھ دراز تَر فرمائے۔ آمین

آپ اپنی دینی وعلمی گوناگوں مصروفیات کے باوجود آنے والی ڈاک کا بہت اہتمام سے جواب عنایت فرماتے۔ اگر حضر میں موقع نہ ملتا تو سفر اور چلتی ہوئی ٹرین میں جواب تحریر فرما دیتے۔ تقریباً بیس سالوں سے لکھنے سے قاصر ہونے کے باوجود کاتب سے بروقت جواب لکھوا کر ارسال کرتے۔ ہجومِ کار اور فتاویٰ وغیرہ کی کثرت کے باعث اگر کچھ تاخیر ہوتی تو اپنے چھوٹوں سے بھی معافی مانگنے میں عار نہیں محسوس کرتے اور اولین فرصت میں جواب مرحمت فرماتے۔ یہ تمام باتیں آپ کو ان مکتوبات کے مطالعے سے بہ خوبی معلوم ہوں گی، جو لائقِ عمل اور اتباع ہیں۔

ان مکتوبات میں دینی وفقہی مسائل کا حل، اسرار وحکم کی باتیں، انتظامِ مدارس کے گُر، گھریلو جھگڑوں کا علاج، خوابوں کی تعبیر اور سالکینِ راہِ طریقت کی رہنمائی اور طالبین صادقین کی علمی وسلوکی تربیت کا انمول خزانہ موجود ہے۔

اس مجموعے میں صرف وہ مکتوبات شامل ہیں، جو عرصۂ دراز قبل آپ کے معتمدِ خاص حضرت مفتی عبدالقیوم راج کوٹی زید مجدہ (معین مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل) نے جمع اور محفوظ کیے تھے۔ موصوف نے اپنے حسنِ ظن کی بنا پر اس سلسلے کی تین کا پیاں اور متعدد متفرق اوراق مجھے عنایت فرمائے۔ اس وقت تک ان کی اشاعت کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ لیکن مَیں نے ان مکتوبات کا مطالعہ کیا تو ان جواہر پاروں نے قلب کو روشن کر دیا اور دل میں شدّت سے ان کی طباعت و اشاعت کا داعیہ پیدا ہوا۔ اسی کے زیرِ اثر بہ نامِ الٰہی ترتیب کا آغاز کیا گیا، جس میں درجِ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

❑ حضرت دامت برکاتہم کے مکتوب الیہم / مُریدین میں بڑی تعداد اہلِ علم کی ہے، اس لیے بعض مکتوبات میں علمی مسائل و نکات کی طرف محض اشارہ کرنے پر اکتفا کیا گیا تھا، لیکن طباعت کے بعد چوں کہ پڑھنے والے ہر قسم کے لوگ ہوں گے، اس لیے حسبِ ضرورت حاشیے میں ایسے مقامات کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

❑ قرآن مجید کی کسی آیت یا حدیث کی کسی روایت کا تذکرہ آیا تو وہاں اصل سے مراجعت کے بعد مکمل حوالہ نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

❑ آیات کا ترجمہ اکثر حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے 'آسان ترجمۂ قرآن' سے نقل کیا گیا ہے۔

❑ حاشیے میں ایک مقام پر اگر کسی حدیث وغیرہ کو لکھا جا چکا ہو، تو پھر اسے مکرر ذکر کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

❑ حسبِ ضرورت عربی/ فارسی جملوں/ اشعار وغیرہ کا سلیس اُردو میں ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔

❑ مصلحت کے تحت اکثر مکتوب الیہم کے نام حذف کر دیے گئے ہیں۔

❑ اکثر مکتوبات پر ایک ہی عنوان قایم کیا گیا ہے، لیکن کہیں حسبِ ضرورت دو عنوانات بھی لگائے گئے ہیں۔

❑ بعض مکتوبات میں مندرجہ مواد کی اہمیت وافادیت کے پیشِ نظر ذیلی عنوانات بھی قایم کیے گئے ہیں۔

❑ کتابت میں اُردو تحریر و املا اور رموزِ اوقاف کے جدید اصولوں کو برتا گیا ہے، اور مرکب الفاظ کو جُدا جُدا لکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اضافت کی 'ے' پر ہمزہ زائد (ئے) لکھا جاتا ہے، جیسے 'مقتضائے حال' اور 'علمائے دین'، اسے 'مقتضاے حال' اور 'علماے دین' لکھا گیا ہے۔ نیز 'بخیر' اور 'دلچسپی' کو 'بہ خیر' اور 'دل چسپی' لکھا گیا ہے۔

❑ تقریباً بیس سالوں سے حضرت مدظلہ اپنے ہاتھ سے لکھنے سے قاصر ہونے کے سبب مکتوبات وغیرہ املا کراتے ہیں۔ اس لیے معدودے چند مقامات پر کوئی لفظ محذوف/ متروک محسوس ہوا تو اس کا اضافہ اس طرح کے قوسین [ ] میں کر دیا گیا ہے۔

❑ جو وضاحتیں خود حضرت مدظلہ سے موصول ہوئیں، حاشیے میں اس کے آخر میں '۱۲ منہ'، جو باتیں مفتی عبد القیوم راج کوٹی زید مجدہ نے درج کیں، ان کے آگے 'مفتی عبد القیوم'، اور جو باتیں مرتب نے بڑھائیں، ان کے آگے 'ندیم' لکھا گیا ہے۔

❑ بعض مکتوبات ایسے تھے جن میں ڈاک اور جواب دونوں موجود تھے، ان میں اول 'ڈاک' پھر 'مکتوب' نقل کیا گیا ہے۔ لیکن اکثر مکتوبات کی ڈاک محفوظ نہیں تھی، ایسے مکتوبات کو مسلسل درج کر دیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعے کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول عطا فرما کر سالکین کے لیے خصوصاً اور عامۃ مسلمین کے لیے عموماً مفید بنائے اور حضرت دامت برکاتہم کو اپنی شایانِ شان اس کا بہترین اجر دونوں جہان میں نصیب فرمائے۔ نیز حضرت مفتی عبدالقیوم راج کوٹی صاحب کو اس اہم کام کا محرک ہونے کے ناطے اجرِ جزیل سے نوازے۔ آمین

سالکین اس مجموعے کو 'محمود المکاتیب' کی جلد اوّل سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امیدِ قوی ہے کہ اسے دیکھ کر دیگر احباب بھی متوجہ ہوں گے اور اس سلسلے کو آگے بڑھانے میں تعاون پیش کریں گے۔ حضرت دامت برکاتہم سے جن حضرات کا خط و کتابت کا تعلق رہا ہے، ان سے التماس ہے کہ اپنے پاس محفوظ مکتوبات (اُردو ہوں یا گجراتی) روانہ کریں، تاکہ ان پر ترتیب وغیرہ کا کام کیا جا سکے۔

❑ مناسب ہوگا کہ اپنی تمام ڈاک اور حضرت کا مکتوب زیراکس کروا کر ہمیں بھیج دیں۔ اگر ڈاک کا خط پیش کرنا خلافِ مصلحت ہو، تو صرف حضرت کا مکتوب بھیجنے پر اکتفا کریں۔

❑ اگر زیراکس میں تحریر قابلِ استفادہ معلوم نہ ہوتی ہو، تو اپنے قلم سے

صاف صاف نقل کر کے بھیجنے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

❑ تکرار کو حذف کرنے کے بعد تمام اہم مکاتیب کو ترتیب میں شامل کرنے کی سعی کی جائے گی۔ ترتیب کے اصول وہی ہوں گے، جو اوپر بیان ہوئے اور اس مجموعے میں ملحوظ رکھے گئے ہیں۔

و آخر دعوانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعالَمِین

العبد ندیم احمد انصاری عفی عنہ

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

۲۶/ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ

مرشد العلما، شیخ شریعت وطریقت، حضرت مولانا

مفتی احمد خانپوری

صاحب دامت برکاتہم: ایک تعارف

بقلم: ندیم احمد انصاری

رکنِ شوری دارالعلوم دیوبند، مفتیِ اعظم گجرات، شیخ الحدیث وسابق صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، خلیفۂ اجل فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ، معتمدِ خاص سابق مفتیِ اعظم گجرات حضرت مفتی سید عبدالرحیم لاجپوریؒ، تلمیذِ رشید صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مفتی سعید احمد پالنپوریؒ یعنی سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم کے بارے میں کچھ عرض کرنے کا ارادہ ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ جنھیں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے 'اخص الخواص' میں شمار کیا، حضرت فقیہ الامتؒ نے اپنے متعلقین کے مکتوبات میں جنھیں 'مجمع الحسنات والبرکات'، 'جامع الکمالات'، 'جامع الاخلاق والاعمال'، 'مجمع الحسنات الظاہرۃ والباطنۃ' کے القاب سے نوازا، ان کے بارے میں مجھ جیسا بے سواد کیا عرض کرسکتا ہے!

آپ خودداری واستغنا کے پیکر، تواضع وخوردنوازی کی عظیم مثال ہیں۔

ولادت وطفولیت

حضرت مرشدی کی ولادت ۲۷/ ذی قعدہ ۱۳۶۵ھ بہ مطابق ۲۴/ستمبر ۱۹۴۶ء بہ روز منگل رات کو دس بجے، خانپور میں ہوئی۔ یہ علاقہ جمبوسر سے آٹھ کلومیٹر کی دوری پر ضلع بھروچ (گجرات) میں واقع ہے۔آپ کے والد گرامی کا نام 'محمد' تھا۔ وہ عالم نہیں تھے، مگر صوم وصلوٰۃ اور تہجد کے پابند ایک دین دار انسان اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے بیعت تھے۔

تکمیل تعلیم

حضرت مرشدی کی ابتدائی دینی و دنیوی تعلیم وطنِ مالوف خانپور کے ایک مکتب میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب ایک اسکول میں ماسٹر تھے۔ ان کا فیصلہ شروع ہی سے دینی تعلیم دلانے کا تھا۔ جس روز ناظرۂ قرآن شریف ختم ہوا، اس روز گھر میں بَہارِ مسرت چھا گئی اور باقاعدہ کھیر وحلوا پکانے کا حکم دیا، جس سے آپ کی حوصلہ افزائی مقصود تھی۔ اسکول کی پوری تعلیم ابتدا سے ساتویں کلاس تک خانپور میں ہی حاصل کی۔ وہاں رہ کر قاعدہ، قرآن شریف اور اردو وغیرہ کی تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے بعد جب اسکول کی تعلیم مکمل ہوگئی تو آپ کے بڑے بھائی نے آگے انگریزی پڑھانا چاہا، لیکن آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ 'احمد کو میں نے اپنی آخرت کے لیے رکھا ہے'۔ والد صاحب کا یہ فیصلہ شاید بڑے بھائی کے لیے ناگواری کا باعث ہوا، مگر آج اس کی قدر بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ملتے۔ اُن کا یہ فیصلہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا بڑا

انعام اور موجبِ ثمراتِ اخروی ثابت ہو ہی چکا اور بعد والوں کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی عظیم نعمت ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرشدی کو خلقِ عظیم کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا۔

خانپور میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے دارالعلوم اشرفیہ (سورت) میں اکتسابِ فیض کیا اور فارسی سے دورۂ حدیث تک تکمیلِ درسِ نظامی یہیں رہ کر کی اور امتحانات میں اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہوتے رہے۔ اس طرح ۱۸ /نومبر ۱۹۶۶ء کو کُل نو سال تین ماہ میں درسِ نظامی مکمل کرلیا۔

مفتیِ اعظم گجرات سے تعلق خاطر

راندیر کے قیام میں حضرت مفتی سید عبد الرحیم لاج پوریؒ (مفتیِ اعظم گجرات) سے تعلق قایم ہوا، جو روز افزوں ہوتا گیا۔ حضرت مرشدی فرماتے ہیں کہ ’احقر کو اپنے دورِ طفولیت سے حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل رہی، اسی زمانے میں حضرت کے فتاویٰ نقل کرنے کے لیے حضرت کے دولت کدے پر روزانہ حاضر ہوتا تھا اور فراغت تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ حضرت بھی احقر کے ساتھ پدرانہ شفقت و محبت فرماتے تھے‘۔

دارالعلوم دیوبند میں

اس کے بعد دارالعلوم دیوبند میں حضرت مرشدی نے دو سال تک اکتسابِ فیض کیا‘ پہلے سال فنون، دوسرے سال اِفتا۔ فنون کی کتابوں میں معیاری نمبرات حاصل

کیے۔ شوال ۱۳۸۷ھ میں افتا کے لیے درخواست دی، لیکن چوں کہ آپ نے دورۂ حدیث وہاں نہیں پڑھا تھا، اس لیے درخواست مسترد کر دی گئی، مگر مفتیِ اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی توجہ آپ پر پڑی اور آپؒ کی خصوصی نگرانی میں افتا کا کورس مکمل کرنے، فتاویٰ کی مشق کرنے نیز حضرت فقیہ الامتؒ کے قریب رہنے اور مسلسل حاضر باشی کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت شیخ الحدیثؒ سے بیعت

افتا کے سال فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ سے حضرت مرشدی کا جو رشتہ قایم ہوا، اس کے باعث حضرت فقیہ الامت کی معیت میں اسفار کی بھی سعادت میسر آئی اور ہر ہفتے جب حضرت فقیہ الامت، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے ہاں تشریف لے جاتے تو ایک جمعے کے ناغے سے حضرت مرشدی کو بھی ساتھ لے جاتے اور حضرت فقیہ الامتؒ نے ہی آپ کو ایک دن حضرت شیخ الحدیثؒ سے عرض کر کے بیعت کروا دیا اور چند ہی دن بعد ذکر بھی شروع کروا دیا۔

حضرت مرشدی کے متعلق حضرت شیخ الحدیثؒ نے حضرت فقیہ الامتؒ سے فرمایا تھا 'یہ تو آپ کا ہی ہے، آپ ہی اس پر توجہ فرمائیں' اور یوں حضرت مرشدی کو شیخ نہیں، شیخین کی توجہات حاصل رہیں۔

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل میں طویل ترین خدمات

افتا کا سال پورا ہونے پر رمضان المبارک کے بعد حضرت فقیہ الامتؒ نے

۱۳۸۸ھ میں تدریس کے لیے حضرت مرشدی کو جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل روانہ فرمایا۔ حضرت مرشدی کی تدریسی زندگی کا باقاعدہ آغاز یہیں سے ہوتا ہے۔ آپ نے یہاں متعدد شعبہ جات میں خدمات انجام دیں اور اُس وقت سے تادمِ تحریر آپ کی تدریسی خدمات کو تقریباً باون سال پورے ہورہے ہیں۔

آپ جس سال جامعہ میں آئے اس وقت عمر ۲۲/ سال تھی، شادی نہیں ہوئی تھی، ڈاڑھی کا ایک بال بھی ظاہر نہیں ہوا تھا، چھریرا دبلا پتلا بدن تھا، کوئی نووارد ظاہری حلیہ اور قامت و جسامت کو دیکھ کر بجا طور پر محسوس کرے کہ کوئی طالبِ علم ہے۔ کسے معلوم تھا کہ اسی چھریرے اور نحیف جسم کی جاں نثاری سے جامعہ اسلامیہ کی ایک نئی تاریخ وابستہ ہے۔ حضرت مرشدی نے عربی اول سے دورۂ حدیث تک متعدد فنون کی کتابیں بار بار پڑھائیں۔ اس عرصے میں بڑے بڑے علما کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ تدریس کے ساتھ نظامتِ کتب خانہ اور نظامتِ تعلیم کے میدان میں بھی خدمات انجام دیں۔

صدر مفتی کے عہدے پر

۳۰/ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ میں حضرت مرشدی کو جامعہ میں 'صدر مفتی' کا عہدہ تفویض کیا گیا، جس میں آپ نے بڑی تن دہی سے ۱۴۳۷ھ تک علمی و تحقیقی خدمات انجام دیں۔ آپ کے فتاویٰ کی تعداد چالیس ہزار سے متجاوز ہے۔

اکابرین کی نظر میں

حضرت مرشدی کے ایک استاذِ گرامی حضرت مفتی مصلح الدین صاحب مدظلہم -جن سے آپ نے عربی دوم کی سب کتابیں پڑھیں- وہ آپ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ 'ذہانت و ذکاوت، قوتِ حافظہ کے ساتھ ساتھ صلاح وتقویٰ، مطالعہ وتکرار، نمازِ باجماعت کی پابندی، اسباق میں بلا ناغہ وقت کی پابندی کے ساتھ شرکت اور استاذ کی تقریر کو بہ غور سننا، اساتذہ کا ادب واحترام، ان کی خدمات، تواضع وانکساری، ملن ساری وغیرہ اوصاف، جو حصولِ علم کے لیے نہایت ضروری اور کسی بھی علمی وعملی کمال کے حصول کے لیے اساس و بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں، مولانا احمد خانپوری صاحب کی ذاتِ گرامی بچپن اور طالبِ علمی کے زمانے ہی سے ان کی حامل تھی۔۔۔آپ ایک تجربے کار، سنجیدہ، کہنہ مشق، بالغ نظر مفتی ہیں۔ قرآنِ کریم، حدیث وفقہ پر عمیق نظر رکھنے والے بڑے صاحبِ قلم عالمِ دین ہیں'۔ (محمود الفتاویٰ:4/43-44)

حضرت مرشدی ایک طویل زمانے سے عوام الناس کے سامنے حدیث شریف کی نہایت سہل اور پُر مغز تشریح فرماتے ہیں۔ یہ مجلس ہر سنیچر کو عشاء بعد سورت میں سالہا سال سے جاری ہے۔ اس مجلس میں جاری آپ کے دروس کو نہایت اہتمام سے شایع کیا جاتا ہے۔ حضرت مفتی سید عبد الرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب حضرت موصوف کے ان دروس کا مجموعہ پیش کیا گیا تو انھوں نے بہ طور تقریظ تحریر فرمایا:

'دو آتشہ شراب اور سونے پر سہاگہ والی مثل مشہور ہے، اس درس پر

جو آپ کے ہاتھوں میں ہے دونوں مثالیں پورے طور پر صادق آتی ہیں۔ درس حدیث کا ہو اور صاحبِ درس ایک صالح، خدا ترس، پرہیزگار، وفا شعار اور عالمِ باعمل انسان ہو، جس کی طبیعت میں سادگی ہو، فکرِ آخرت ہو، دنیا سے دوری ہو اور امت وملّت کا درد ہو یعنی عزیزِ مکرم مولانا مفتی احمد خانپوری (سلمہ اللہ زادہ علماً وعملاً)، تو اس درس میں جتنی خوبیاں جمع ہوں، قرینِ قیاس ہے۔(حدیث کے اصلاحی مضامین: 1/22)

معاصرین کی نظر میں

حضرت مرشدی اور آپ کی خدمات کو معاصرین کے یہاں بھی نہایت احترام و محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم حضرت مرشدی کے فتاویٰ کے متعلق رقم طراز ہیں:

'حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خان پوری (امداللہ تعالیٰ عمرہ فی عافیۃ سابغۃ) ہمارے دور کے علماے اہلِ فتویٰ میں ممتاز مقام کے حامل ہیں، ان کا وجود ملت کا گراں قدر اثاثہ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری قدس سرہ کی روحانی اور حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ کی علمی تربیت سے انھیں علم وروحانیت دونوں کے کمالات سے حصہٗ وافر ملا ہے۔۔۔

[ان کے فتاویٰ] دیکھنے پر ہی اندازہ ہوا کہ ان میں علم اور فقہ کا بیش
بہا سرمایہ موجود ہے، اندازِ فکر واستنباط اپنے اکابر کا ہم رنگ ہے‘۔
(محمود الفتاویٰ: 4/36)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی درس گاہ، دارالعلوم دیوبند کے مہتمم، حضرت مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں کہ ’۱۳۸۷ھ کا زمانہ حضرت مفتی صاحب کے ساتھ رفاقت کے آغاز کا زمانہ تھا۔ جب حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہ کی خدمت میں دارالافتا، دارالعلوم دیوبند میں رہتے ہوئے مشقِ افتا اور استفادہ واستفاضے کی توفیق حاصل تھی۔ اس وقت بندہ جناب مفتی احمد صاحب کی علمی صلاحیت، استخراج اور اخذ واستنباط کے ملکے سے مرعوب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فراغت کے بعد جہاں موصوف سے افتا اور درسِ حدیث کی خدمت لی، وہیں بندگانِ خدا کی ہدایت اور اصلاح کے لیے بھی قبولیت سے نوازا۔ بفضلہٖ تعالیٰ موصوف کے وابستگان ومستفیدین کا دائرہ گجرات تک محدود نہ رہتے ہوئے افریقہ، امریکہ، ری یونین، انگلینڈ اور بہت سے ممالک تک پھیلا ہوا ہے‘۔

نیز حضرت موصوف حضرت مرشدی کے مکتوبات کی اشاعت پر ان کی قدر وقیمت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

’ان گرامی ناموں کے مکتوب الیہ حضرت مولانا مفتی احمد صاحب
خان پوری جیسے سراپا اخلاص ومحبت، پیکرِ سعادت، مرقعِ محبوبیت
اور مجمعِ فضل وکمال کی دل آویز شخصیت ہے اور صاحبِ مکاتیب

میں مرجعِ انام، فقیہ الامت، جامع شریعت وطریقت، ماہرِ علوم و فنون اور مشفق استاذ و مربی، حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی اور شیخِ اول، قطب الارشاد، حافظِ کتاب وسنت، محبوب العارفین، مصلح الامت، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی قدس سرہما جیسی قدآور علمی وعرفانی شخصیتیں شامل ہیں، اس پس منظر میں ان مکتوبات کی قیمت کا اندازہ کچھ مشکل نہیں ہے۔' (مکتوباتِ فقیہ الامت: 4/19)

بیعت واصلاح

زمانۂ دراز سے حضرت مرشدی کے یہاں بیعت واصلاح کا سلسلہ جاری ہے اور جن حضرات نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت وتوبہ کی، ان کا شمار ممکن نہیں۔ البتہ رمضان میں آپ کی خانقاہ میں آنے والے مریدین کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ جس میں ہندو پاک ہی کیا، دنیا بھر سے لوگ جوق درجوق چلے آتے ہیں اور اس نورانی ماحول میں اپنے قلب وجگر کو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے گرماتے ہیں۔ حضرت مفتی اسماعیل صاحب کی عدم موجودگی میں ۱۴۰۲ھ میں حضرت مرشدی نے جامعہ ڈابھیل کی مسجد میں پہلا اعتکاف کیا تھا۔ (مکتوبات فقیہ الامت: 4/242)

اس کے بعد سے یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے اور واردین کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک سلسلے کو عافیت کے ساتھ تادیر جاری رکھے۔ آمین

﴿۱﴾

اللہ تعالیٰ آپ کو دین وعلمِ دین کی مقبول اور پُرخلوص خدمات کے لیے قبول فرمائے

ڈاک: ۶ / رمضان، منگل

باسمہ تعالیٰ

بخدمت سیدی واستاذی جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون عرض یہ کہ بندہ عبد القیوم دیوبند خیریت سے رہ کر خداوندِ قدوس سے جناب والا کی خیریت چاہتا ہے۔ دیگر یہ کہ آپ سے ملاقات کی خاطر ہم دہلی زیادہ نہ رُکے، اس خوف سے کہ ملاقات نہ ہوسکے گی، مگر دیوبند پہنچتے ہی بھائی اسعد نے اطلاع دی کہ ابّا ۲۳ / مارچ کی صبح دیوبند سے دہلی روانہ ہوگئے۔ خیر ہماری قسمت!

الحمدللہ دیوبند آنے کے بعد حضرت قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کی۔ حضرت سے تعارفی گفتگو ہوئی، اس کے بعد شام کو عشاء کے بعد فرمایا کہ امتحان ہوگا، لہٰذا ۲ / شعبان کو صبح ۹ سے ۱۲ / بجے تک تقریری وتحریری امتحان ہوا۔

دیگر یہ کہ بھائی اسعد روزانہ سوا پارہ دَور سناتے ہیں اور مولانا یوسف صاحب کے کہنے کے مطابق روزانہ 'نورالایضاح' بھی پڑھا دیا کرتا ہوں۔

یہاں چھتہ مسجد میں تراویح میں سامع بندے کو مقرر کیا گیا ہے، اس پر استقامت کی دعا فرما دیں۔ آیندہ سال آپ کے فتاویٰ مدرسے کے رجسٹر سے الگ کرنے کے سلسلے میں میری طرف سے مفتی عباس صاحب نے جو درخواست کی تھی، وہ آپ کے علم میں ہوگی، اب پھر دوبارہ میں وہی درخواست کرتا ہوں، امید کہ قبول فرماویں گے۔ ویسے تو مَیں نے درجۂ عربی پنجم میں آپ کی خدمت میں آنے کا قصد کیا تھا، مگر بہ راہِ راست ذکر کرنے (سے) ڈر لگتا تھا، نیز اس کے متعلق عبد الرب ربانی حیدرآبادی کو بھی کئی بار کہا، مگر اس نے بھی توجہ نہ دی۔ پھر بعد کے سالوں میں شیطان نے یہ پٹی پڑھا دی کہ اگر خدمت میں جائے گا تو محنت نہ ہو سکے گی، اس لیے اس وقت بھی محروم رہا، اب جب کہ تعلیم سے فراغت ہو چکی ہے، اس لیے موقع غنیمت سمجھ کر یہ قدم اٹھایا ہے۔ آپ توجہ نہ فرمائیں گے تو یہ موقع بھی میری قسمت سے جاتا رہے گا، اس لیے بہ راہِ کرم اِس تازہ درخواست کو قبولیت سے نوازیں۔ بس یہی عرض کرنا تھا۔

میرے لیے خصوصی دعا فرماویں کہ خدا مرتے دم تک دین کا کام اخلاص کے ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔ آمین

نوٹ: شوال میں مدرسہ کُھلنے کے دو چار یوم بعد حاضرِ خدمت ہوں گا ان شاء اللہ۔ فقط والسلام

احقر آپ کا خادم

عبد القیوم، از دیوبند

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزِ مکرم مولوی مفتی عبدالقیوم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آپ کا محبت نامہ ملا۔ بہ خیر رسی اور بہ عافیت امتحان سے فراغت کی خبر سے مسرت ہوئی۔ خدا کرے اعلیٰ کامیابی سے ہم کنار ہوئے ہوں۔

دہلی پہنچ کر مَیں نے آپ حضرات کی تلاش مرکز میں کرائی، جب معلوم ہوا کہ آپ حضرات دیوبند روانہ ہو چکے ہیں، تو افسوس بھی ہوا۔ آپ دونوں حضرات کی سند مولانا یوسف صاحب کو حوالے کر کے آیا ہوں (دونوں کے نام بھی لکھوائے تھے، اس لیے آپ کے ضلع میں تردّد رہا، خدا کرے صحیح ہو)۔ مولانا یوسف صاحب سے عرض کر دیجیے کہ وہ مولانا ابراہیم پانڈور صاحب کے ذریعے ان دونوں پر حضرت مدظلہم کے دستخط کروالیں۔

عزیز اسعد سلمہٗ کا پارہ آپ سُن رہے ہیں اور 'نورالایضاح' بھی پڑھا رہے ہیں، اس سے مسرت ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آپ پر سماع کی جو ذمّے داری عائد کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کما حقہٗ اس کی ادائیگی آپ کے ذریعے کرائے۔

آپ کے متعلق میں نے مولانا غلام محمد وستانوی صاحب سے گفتگو کی تھی تو انھوں نے فوراً بھاؤنگر کے مدرسے میں آپ کا تقرر فرما دیا اور وہاں دارالافتا کے قیام کا بھی اعلان فرما دیا۔ وہ تو مجھے یہ کہہ گئے ہیں کہ شوال میں آپ کو وہاں بھیج دوں، لیکن

میرا اپنا ارادہ یہ ہے کہ عید الاضحیٰ بلکہ محرم الحرام تک آپ یہیں ڈابھیل کے دارالافتا میں قیام فرمائیں، اس لیے مدرسہ کھلنے پر آپ ڈابھیل آجائیں، مولانا غلام محمد صاحب سے جو گفتگو ہوئی ہے، اس پر عمل بھی اپنے وقتِ مقررہ پر ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آپ بھی اس ماہِ مبارک میں خصوصی دعا کا اہتمام فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و علمِ دین کی مقبول اور پُرخلوص خدمات کے لیے قبول فرمائے، مَیں بھی دعا کرتا ہوں۔ وہاں موجود حضراتِ پُرسانِ حال کی خدمت میں سلام اور درخواستِ دعا پیش فرمائیں۔

اس کے ساتھ رکھا ہوا پرچہ عزیز اسعد سلمہ کو دے دیں۔ آپ سے اس ماہِ مبارک میں دعا کی درخواست ہے۔ مولانا یوسف صاحب کو سلام۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۲/رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، یوم دوشنبہ

﴿۲﴾

زیادہ سے زیادہ وقت حضرت کے پاس گذارنے کی سعی کرو

باسمہ تعالیٰ

عزیزم اسعد اسعد اللہ تعالیٰ فی الدارین!

سلام مسنون!

ہم سب یہاں پر بہ عافیت ہیں اور آپ کی خیر و عافیت کے لیے دعا گو بھی۔ آپ کا بھیجا ہوا ایک کارڈ ڈاک سے اور ایک مولانا یوسف بسم اللہ صاحب کے ہاتھوں

ملا، خیریت معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ تراویح میں کتنی رکعتیں پڑھاتے ہیں، اس کی وضاحت کارڈ میں نہیں تھی۔

یہ خیال ہر وقت رہے کہ آپ کے وہاں قیام کا مقصد قبلہ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری اور اُن کی ذاتِ بابرکات سے فایدہ حاصل کرنا ہے، اس لیے اپنا زیادہ سے زیادہ وقت حضرت مدظلہم کے پاس گذارنے کی سعی کرو۔ بازار اور ہوٹل میں چکّر ہرگز نہ لگائیو۔ حضرت مدظلہم کی خانقاہ میں مِلنے والے کھانے پر قناعت کرنے میں برکت اور فایدہ زیادہ ہے۔

تمھارا واپسی کا ٹکٹ کس کے ساتھ کون سی تاریخ اور کس ٹرین کا بنا ہے۔ اس کی تفصیل ضرور لکھ دو۔ عید کے بعد وہاں سے چلنا ہے، اس سے پہلے نہیں۔ مَیں شروع رمضان سے مسجد میں معتکف ہوں۔ بھائی ارشد سلمہٗ گھر میں تراویح میں قرآن سناتا ہے۔ والسلام

﴿۳﴾

نفس بھاری ہوتا رہے، اس کی پرواہ نہیں

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

محترمی ومکرمی ومصلحی ومخدومی حضرت والا دامت برکاتکم ومدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) امید کہ حضرت والا بہ خیر وعافیت ہوں گے کہ بندہ بفضلہٖ تعالیٰ بہ خیر ہے۔ بعدہٗ عرض یہ ہے کہ اکثر ذکرِ جہری کی پابندی ہوتی ہے، البتہ تہجد کی نماز چھوٹ رہی ہے۔ تہجد کے وقت ورزش کر رہا ہوں، چوں کہ بدن بھاری ہوتا جا رہا ہے، اس لیے ورزش ضروری سمجھ رہا ہوں۔ فجر کے بعد مصلیوں کو چھوٹی سورتیں مشق کروا رہا ہوں۔

(۲) تدریسی خدمت کے لیے جب میرا یہاں تقرر ہوا تھا، اس وقت [سے] تعلیمی وتربیتی نظام میرے متعلق کر دیا گیا تھا۔ اب تک اساتذہ کم تھے، اس لیے اس ذمّے داری کو ادا کرنے کے سلسلے میں جمود وتعطل کا شکار رہا، اب اساتذہ بڑھ گئے، چار سال میں عربی سوم تک کے درجات قایم ہو گئے، حافظ صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے اب مجھے تنبیہ کی گئی، اب میں سوچ رہا ہوں کہ نظامِ تعلیم وتربیت کی ذمّے داری کو کس طرح ادا کروں؟

اس سلسلے میں حضرت والا سے رہنمائی ورہبری کا طالب ہوں، آں موصوف

سالہا سال جامعہ ڈابھیل میں ناظمِ تعلیمات وتربیت رہ چکے ہیں۔اور ساتھ میں خصوصی دعاؤں کا بھی طالب ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس ذمّے داری کو نبھانے کا اہل بنائے اور بہ حسن وخوبی اس کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

میری اہلیہ اور تمام گھر والوں کی اصلاح کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ والدین کا کچھ قرض ابھی باقی ہے، بہ عافیت جلد اس کی ادائیگی کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

حضرت کی زیارت وملاقات کا شدید داعیہ پیدا ہورہا ہے، رمضان المبارک دور ہے، ارادہ ہورہا ہے کہ جمادی الاولیٰ کے پہلے عشرے میں ششماہی امتحان کے بعد ایک ہفتے کی چھٹی ہونے والی ہے، اس میں ڈابھیل کا سفر کروں، پھر یہ بھی خیال ہورہا ہے کہ دیہاتوں میں مکاتب کے تعلق سے ان چھٹیوں میں کام کروں۔ میں کس کو ترجیح دوں، تردّد میں پڑا ہوا ہوں!

حضرت والا کی صحت کیسی ہے؟ تحریر فرمائیں۔ رفیقِ محترم جناب مفتی اسعد صاحب کی خدمت میں سلام، بہ شرط یاد۔ طالبِ دعا

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آپ کا خط ملا۔ تعجب ہوا کہ تہجد کے وقت ورزش کرتے ہیں اور تہجد کی نماز

چھوڑ دیتے ہیں۔ بدن بھاری ہو رہا ہے، اس کا علاج ضروری ہے؟ اور نفس بھاری ہوتا رہے، اس کی پرواہ نہیں! ویسے بھی آپ نے ایک مدت سے کوئی تعلق رکھا نہیں ہے، جو رکھنا چاہیے، اس لیے آپ کو جو اجازت دی تھی، اس کو واپس لیتا ہوں۔

(۲) کسی بھی ذمّے داری کی ادائیگی میں جمود و تعطّل کا شکار رہنا برا ہے، اپنا فرضِ منصبی تو ادا کرنا ہی ہے۔ حافظ صاحب کے مشورے سے کام کرتے رہیں، کرتے کرتے خود ہی آجاوے گا۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

اللہ تعالیٰ والدین کو قرض سے نجات عطا فرمائے، دعا کرتا ہوں۔

حافظ صاحب کو سلام مسنون۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

﴿۴﴾

ایک خواب کی تعبیر

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب وفقنی اللہ تعالیٰ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پورا وقت اصول وحدود کے ساتھ گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور مکمل نفع سے بہرہ ور فرمائے۔ تمام معمولات کی پابندی موجبِ مسرت ہے، اللہ تعالیٰ اس کو آپ کے حق میں اپنی ذاتِ عالی سے تعلق اور محبت کا ذریعہ بنائے اور اس میں ترقّیات سے نوازے۔

آپ کا خواب﴿۱﴾ مبارک ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی گزارنے کا جو طریقہ لے کر تشریف لائے، اس میں عذابِ قبر سے بھی حفاظت ہے۔ آپ جو درود شریف روزانہ پڑھتے ہیں، اس کی بڑی فضیلت ہے، 'فضائلِ درود شریف' میں اس کی تفصیل ہے۔ اس درود شریف کے اخیر میں بما ھو

---

(۱) تبلیغی جماعت کے دوران عریضہ ارسال کیا تھا کہ بعد ظہر یہ خواب دیکھا - اور مذکورہ وقت سے قبل 'حیاۃ الصحابہ' کا مطالعہ کر رہا تھا - کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیاہ جبّہ مبارک پہنا ہے اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے 'یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبّہ مبارک ہے، اس لیے آپ کو قبر میں کیڑے مکوڑے تکلیف نہ دیں گے'۔ اور فوراً آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد تعلیم شروع ہوگئی۔ مفتی عبدالقیوم

اھلہٗ﴿۱﴾ کا بھی اضافہ فرمالیں۔﴿۲﴾

اگر حجاب کی رعایت کے ساتھ اہلیہ درزی کا کام سیکھنے جانا چاہتی ہیں، تو اجازت دے دیجیے۔آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۸ر صفر ۱۴۲۰ھ

﴿۵﴾

بیعت کے سلسلے میں عجلت کی ضرورت نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ و عافاہٗ﴿۳﴾

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

---

(۱)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :مَنْ قَالَ جَزَى اللهُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ أَتْعَبَ سَبْعِينَ كَاتِبًا أَلْفَ صَبَاحٍ. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کہا- جَزَى اللهُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حضرت محمد ﷺ کو وہ جزائے خیر عطا فرمائے، جس کے آپ اہل ہیں-تو گویا اس نے ہزار صبحوں تک (ثواب لکھنے والے) ستر فرشتوں کو تھکا دیا۔(جامع المسانید والسنن:2054، رواہ الطبرانی: 11509، و قال الھیثمی فی مجمع الزوائد:رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط، و فی هَانِئ بْن الْمُتَوَكِّلِ، وھو ضعیف:10/163) ندیم

(۲)رات کو سونے سے پہلے جزی اللہ عنا محمداً ﷺ ایک ہزار بار پڑھتے تھے۔ مفتی عبدالقیوم

(۳)موصوف کاتبِ خط شش ماہی تعطیل میں ڈابھیل حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے مستفیض ہونے کے لیے تشریف لائے تھے۔ مفتی عبدالقیوم

مہمان نوازی کر کے میں نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا، اپنا فرضِ منصبی ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ آمین

بیعت کے سلسلے میں عجلت کی ضرورت نہیں ہے، استخارۂ مسنونہ فرما لیں۔ جب انشراحِ تام ہو، اس کے بعد ہی یہ تعلق قایم کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح عطا فرمائے اور حصولِ علم کے لیے کامل محنت اور جد و جہد کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۳/ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

﴿۶﴾

معمولات کی یہ ادائیگی بھی مفید اور ضروری ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ و عافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ کاروبار کی مصروفیت کے ساتھ وہ یک سوئی نہیں حاصل ہوسکتی جو اس کے بغیر تھی، لیکن معمولات کی یہ ادائیگی بھی مفید اور ضروری ہے۔ زبان و نگاہ کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ ارادے اور ہمت سے کام لیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان سے بچنا بھی آسان ہوجائے

گا۔اللہ تعالیٰ سے دعا کا بھی اہتمام فرمائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی حفاظت کی جائے۔تبلیغی احباب کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ضرور رکھیں تا کہ کارِ دین اس لائن سے انجام پاوے۔اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ دعا کرتا ہوں۔والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۳/ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

﴿۷﴾

جی تو بہت چاہتا ہے کہ جواب لکھ دوں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا فیکس ملا۔اس سے قبل محبت نامہ بھی ملا تھا،لیکن جواب نہ دے سکا،اس پر شرمندہ ہوں۔جی تو بہت چاہتا ہے کہ جواب لکھ دوں،لیکن جہاں اس کے ارادے سے بیٹھتا ہوں،کسی وجہ سے کام روکنا پڑتا ہے اور جواب رہ جاتا ہے۔بہ ہر حال! آپ کو انتظار کی زحمت ہوئی،معاف فرمائیں۔آپ کی خیریت و عافیت معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت و عافیت،صحت وقوت سے رکھ کر علمی و دینی خدمات کا سلسلہ اور توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے مقالے کا کام شروع فرما دیا،اس سے بے حد مسرت ہوئی۔اللہ

تعالیٰ بہ عافیت وسہولت، بلا مانع، جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔جزاکم اللہ تعالیٰ

حضور اکرم ﷺ کے فتاویٰ کے ماتحت جو فتاویٰ اہم اور مقتضائے حال کے مطابق معلوم ہوں، نقل فرمائیں۔ اور دیگر فتاویٰ کے سلسلے میں اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا حوالہ دے دیں۔قرآن میں ان الفاظ سے جو احکام بتلائے گئے ہیں -یستفتونك الخ- ان کا بھی تذکرہ فرما دیں۔آپ پر جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی، اس سے یہ نہ سمجھیں کہ آپ کی یاد نہیں ہے ۔

گرچہ دوریم بیاد تو قدم نوشیم
کہ بعد منزل نہ بود در سفر روحانی

والدِ بزرگ وار کی خدمت میں سلام و درخواستِ دعا کے ساتھ یہ پیام بھی پہنچا دیں کہ آپ کی مطلوبہ استانی اس وقت نظر میں نہیں، مستقبل میں کامیابی ہوئی تو اطلاع کر دوں گا۔اگر اہلیۂ مرغوب احمد سے ہی معلوم کیا جائے تو ممکن ہے کچھ رہنمائی ہو جائے۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔مولوی عبد المقتدر سلمہ کی خدمت میں بھی سلام مسنون و درخواستِ دعا۔والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۴ / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ، ۲۷ / ۹ / ۱۹۹۷ء

﴿۸﴾

وسعت سے فایدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزِ مکرم مولوی۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون!

آپ کا مؤرخہ ۱۸؍جون کا تحریر فرمودہ محبت نامہ مجھے ۱۳؍جولائی کو ملا۔ خیریت معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ مَیں بھی یہاں بہ خیر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اوقات میں خیر وبرکت مقدر فرمائے۔ کتابیں اب تک ملی نہیں۔ فہرستِ افادات چھپ کر آ چکی ہے۔ فہرستِ فتاویٰ چھپ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تدریس میں خیر وبرکت مقدر فرما کر قبولیت ومقبولیت سے نوازے۔ طلبہ پر خوب محنت وتوجہ فرمائیں۔ 'شامی'﴿۱﴾ کا بالاستیعاب مطالعہ جاری رکھیں اور اگر وہ مکمل ہو چکا ہو تو 'بحر الرائق'﴿۲﴾ کا شروع

(۱) فتاویٰ شامی علامہ ابنِ عابدین شامیؒ کا درِمختار پر لکھا ہوا حاشیہ ہے۔ موصوف نے اس کی تصنیف کے وقت متقدمین کی ان کتابوں کی مراجعت کا التزام کیا ہے، جن کی طرف یہ حضرات مسائل منسوب کرتے ہیں۔ وہ ایسی جگہوں میں اصل عبارت ذکر کرتے ہیں، جس کو نقل کرنے میں سہو واقع ہوا ہے۔ پھر اس کے ساتھ مزید حوالے بڑھاتے ہیں، جن سے اصل عبارت کی تائید ہوتی ہے۔ اس وجہ سے وہ حاشیہ بے نظیر ہے اور فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دینے والے اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ (دیکھیے آپ فتویٰ کیسے دیں، ص:۲۸)　ندیم

(۲) 'البحر الرائق' فقہِ حنفی کے مشہور متن 'کنز الدقائق' کی شرح ہے۔ یہ علامہ ابن نجیم مصریؒ کی تصنیف ہے۔ معلومات کی کثرت اور مثالوں اور جزوی احکام کے استیعاب کے باعث یہ کتاب نہایت اہم اور بے نظیر ہے۔　ندیم

کیجیے۔لوگ فون پر مسائل دریافت فرماتے ہیں، اگر کوئی مسئلہ غور وفکر یا رجوع الی الکتب کا محتاج ہوتو ان کو جواب میں کہیے کہ آیندہ کل فلاں وقت فون کریں، وہاں تک تحقیق ہوجاوے گی۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کام میں خصوصی مدد فرمائے۔ دعاؤں کا بھی اہتمام فرمائیں۔

عشاء کے وقت کے سلسلے میں صاحبینؒ کے قول پر بھی بہت سارے حضرات کا فتویٰ ہے، اگر چہ ابن ہمامؒ نے کلام کیا ہے، لیکن وسعت سے فایدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مقالہ جلدی تیار فرمالیں تو اچھا ہے۔ والدِ محترم، بھائی صاحبان، اہلیہ محترمہ کو سلام و درخواستِ دعا۔ آج کل امتحان چل رہا ہے، جمعرات کو تعطیلات ہوں گی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۲/ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

۲۸/۷/۱۹۹۷ء

﴿۹﴾

میری اس کوتاہی میں بھی مجھے معذور گردانیں گے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں بحمداللہ بہ خیروعافیت ہوں اور آپ کی خیر و عافیت کے لیے دعا گو۔ ۳۰ر مارچ کوڈابھیل سے چلا ہوں، اس کے بعد سے وہاں کا حال معلوم نہیں۔ آپ حضرات پر بھی کوئی خط لکھ نہ سکا، جس پر مجھے ندامت اور قلق ہے۔ آپ کو میرا حال خوب معلوم ہے، اس لیے میری اس کوتاہی میں بھی مجھے معذور گردانیں گے، ایسا یقین ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ

یہاں سے دو روز بعد واپسی ہے۔ آپ اپنے کام میں مصروف رہیں۔ آپ کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں۔ جو مضمون (مقالہ لکھنا) آپ کے حوالے کیا تھا اس کا کیا ہوا؟ آپ نے خط میں جن کتب کے بھیجنے کا تذکرہ کیا تھا، وہ میرے وہاں سے روانہ ہونے تک ملی نہیں تھیں۔ اگر معلوم ہو جاتا کہ کس کے ساتھ بھیجیں اور کون سی کتابیں بھیجیں، تو پتہ چلانے کی سعی کرتا۔ آپ کا نکاح ہو گیا' اللہ تعالی خیر و برکت مقدر فرمائے ازدواجی زندگی کی حقیقی مسرتوں سے مالا مال فرمائے۔ طرفین کو ادائیگیِ حقوق کی توفیق دے۔ اولادِ صالح کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنائے۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۴؍محرم الحرام ۱۴۱۸ھ، یومِ یک شنبہ

مدینہ منورہ

﴿۱۰﴾

اس زمانے میں جو بھی محنت کرلیں، وہ غنیمت ہے

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ یہ وہی خط ہے جو آپ نے بہ ذریعۂ فیکس بھیجا تھا اور اس کا جواب بھی میں ہمروزہ دے چکا ہوں اور اس کو فیکس بھی کرچکا ہوں۔

یہاں بھی بحمد اللہ تعالیٰ تمام حالات ٹھیک ہیں۔ اسباق برابر چل رہے ہیں۔ احقر کا ارادہ حج کا ہے۔ امید ہے کہ ۷۲؍تک ڈابھیل سے نکل جاؤں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر کو بہ عافیت مکمل کرا کر برکات وانوارِ حج وحرمین شریفین کے فیوض سے حظِ وافر دے۔

آپ کے لیے دعا گو ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی تدریس اور تمام دینی خدمات میں خیر و برکت و دیعت فرمائے۔ مکارہ وفتن سے حفاظت فرمائے۔ اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔

اس زمانے میں جو بھی محنت کرلیں وہ غنیمت ہے، اس لیے اگر دیر میں آرام کا موقع ملتا ہے، تو اس کو بار نہ تصوّر فرمائیں۔

آپ نے جو کتابیں بھیجنے کا تذکرہ سابقہ خطوط میں فرمایا تھا، اب تک تو وہ پہنچی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رکاوٹ دور فرمائے۔

والدِ محترم، بھائی منصور صاحب، بھائی ابراہیم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون درخواستِ دعا۔ احقر کی بینائی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۶/ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ، ۱۶/ ۳/ ۱۹۹۸ء

﴿۱۱﴾

معمول کیا ہے اس کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا مفتی۔۔۔صاحب بارک اللہ تعالیٰ فی علومکم و أعمالکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ رات آپ کا فیکس ملا۔مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔آپ کی تعلیمی وتدریسی مصروفیات اور معمولات کا علم ہوا۔اللہ تعالیٰ آپ کے ان علمی وسلوکی مشاغل میں خیر وبرکت مقدر فرما کر اس کے ثمرات سے بھی مالا مال فرمائے۔۔۔کا معمول کیا ہے،اس کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی!

والدِ بزرگوار نے رسالہ مسماۃ ’قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی اور دیگر اکابر کا رمضان‘ بھیجا،وہ بھی موصول ہوکر موجبِ منت ومسرت ہوا۔فجزاھم اللہ تعالی احسن الجزاء۔میرا اسلام اور ہدیۂ تشکر اور اطلاعِ وصول یابی ان کی خدمت میں پہنچادیں۔

یہاں کے احوال ٹھیک ہیں۔امتحانِ ششماہی کی آمد آمد ہے،بارش بھی شروع ہوچکی ہے۔دعاؤں میں یاد فرمائیں۔گھر پر فون آچکا ہے،اس پر فیکس بھی لگا دیا ہے، آیندہ اس پر بھی رابطہ قایم فرما سکتے ہیں۔نمبر 0263762721 یہ ہے۔

حافظ مرغوب احمد صاحب اور برادران کی خدمت میں سلام مسنون و درخواستِ دعا۔

نوٹ:اگر فیکس چالو نہ ہو تو پہلے کہہ دیجیے،تاکہ فیکس چالو کردیا جائے۔والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

یومِ شنبہ

۸؍ربیع الاول ۱۴۱۹ھ، ۴؍۷؍۱۹۹۸ء

﴿۱۲﴾

نماز میں واجب ترک ہوگیا، تو اعادہ کب تک واجب ہے؟

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے دو فیکس موصول ہو کر موجبِ منت و مسرت ہوئے۔ میری طرف سے جواب میں تاخیر ہوئی، جو آپ کے لیے باعثِ کلفت ہوئی ہوگی، لیکن چوں کہ تعلیمی سال ختم ہونے والا ہے، بعد العشاء 'بخاری شریف' کا سبق ہو رہا ہے اور ملاقاتیوں کا ہجوم اتنا ہے کہ وقت نکالنا دشوار ہے۔ بہ ہر حال! آپ اس تاخیر کو منافیِ الفت نہ سمجھیں۔ امید کہ مقالہ تیار ہو گیا ہوگا۔ جو تیار ہو چکا ہے، بھیج دیجیے۔ اس لیے کہ جن کے لیے تیار کرایا تھا، وہ مطالبہ فرما رہے ہیں۔ کمی یہاں پوری کر دی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مولانا ابراہیم صاحب (پانڈور) مدظلہم کا رمضان المبارک مدراس کا تجویز ہوا ہے۔ مَیں تو حسبِ معمول ان شاء اللہ تعالیٰ یہیں جامعہ کی مسجد میں رمضان المبارک گزاروں گا، البتہ درمیان میں دو تین یوم کے لیے مدراس جاؤں گا۔

آپ نے رمضان المبارک یہاں گزارنے کا ارادہ فرمایا ہے، اللہ تعالی آپ کے ارادے کو بہ عافیت پورا کرے اور آپ کے ساتھ آپ کے حسنِ ظن کے مطابق معاملہ فرمائے۔ (آمین)

'فتاویٰ محمودیہ' میں ہے 'جس نماز میں واجب ترک ہوگیا ہو، وہ واجب الاعادہ ہے، مگر یہ اعادہ وقت باقی رہنے تک ہے، وقت ختم ہونے پر وجوب ساقط ہوجاتا ہے۔ اس وقت استغفار کے ذریعے مکافات کی جائے'۔(۱۴۳/۲)

علامہ شامیؒ نے بعد الوقت بھی وجوب ہی کو ترجیح دی ہے، جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔

حضرت والدِ محترم مدظلہم کی خدمت میں سلام مسنون و درخواستِ دعا۔ گھر کا فیکس چوں کہ فون کے ساتھ لگا ہوا ہے، اس لیے سامنے سے جب کہا جاتا ہے کہ فیکس چالو کیجیے، تب چالو کیا جاتا ہے۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ تمام برادران اور اہلیہ کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۵/ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ، ۷/ ۱۰/ ۱۹۹۸ء

﴿۱۳﴾

جوانی کے ایام ہیں، ان کو خوب وصول کیجیے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ مع اہل و والدین و بھائی صاحبان و احباب بہ خیر ہوں۔ بحمداللہ تعالیٰ اپنے سفرِ حج سے بہ عافیت ڈابھیل واپس آیا اور اپنے روزمرہ کے کاموں میں آتے ہی لگ گیا ہوں۔

آپ کے نام ایک عریضہ مدینہ منورہ میں بہ دست والدِ محترم بھیج چکا ہوں، جو غالباً موصول ہو چکا ہوگا۔ جب سے یہاں آیا ہوں ایسا مصروف ہوں کہ [سر] کھجلانے کی بھی فرصت نہیں ہے، پھر بھی آپ پر خط لکھنے کے لیے رات پونے بارہ بجے وقت نکال ہی لیا ہے۔

مولانا عبدالمقتدر صاحب سلمہٗ کا کیا حال ہے؟ ان کا یا آپ کا کوئی تفصیلی خط آج تک ملا بھی نہیں ہے، حالاں کہ انھوں نے بعد میں تفصیل سے آگاہ کرنے کا وعدہ بھی لکھا تھا۔ غالباً مطلوبہ تفصیل ابھی تک میسّر نہیں آئی ہوگی، جب آئے گی لکھیں گے۔

دارالافتا میں اب کمپیوٹر آ چکا ہے۔ میں بھی سیکھنے کو سوچ رہا ہوں، لیکن وقت کی قلّت سے دوچار ہوں۔

آپ دونوں حضرات خوب جی لگا کر وہاں کام کیجیے، جوانی کے ایّام ہیں، ان کو خوب وصول کیجیے۔ خوب مطالعہ بھی کرتے رہیے۔ ضاع العلمُ بین أفخاذِ النساء﴿۱﴾ کا مصداق نہ بنیے۔

---

(۱) ترجمہ: علم عورتوں کی رانوں میں ضایع ہوگیا۔ مفتی عبدالقیوم

﴿۱﴾

شناسائی کی قلّت کی وجہ سے سکون سے کام کا وقت زیادہ بھی مل جاتا ہوگا، ہم تو یک سوئی کو ترستے ہیں۔

یہاں کے احباب مفتی عباس صاحب اور مفتی عبدالقیوم صاحب اور طلبۂ دارالافتا بہ خیر ہیں۔ سلام عرض کرتے ہیں۔ والدین، بھائی صاحبان، اہلیہ وغیرہ کی خدمت میں سلام عرض ہے اور درخواستِ دعا بھی۔ آپ بھی یاد فرمائیں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

مؤرخہ ۲۶ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ

---

(۱) ضاع العلمُ بين أفخاذِ النساء: ليس بحديث، بل يروى بمعناه عن بشر الحافى فقال: لا يفلح من ألف أفخاذ النساء، وعن ابراهيم بن أدهم قال: من ألف أفخاذ النساء لا يفلح۔ و قال ابن الغرس: و فى معناه قال: بعضهم:

أعص النساء فتلك السنة الحسنة
فليس يفلح من أعطى النساء سنه
يبعدنه عن كثير من فضائله
و لو غدا طالبا للعلم ألف سنه

(کشف الخفا و مزیل الالباس، برقم:1636) ندیم

﴿۱۴﴾

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے رمضان کی یاد تازہ ہوگئی

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بہ خیر وعافیت ہوں اور آپ تمام حضرات کی خیر وعافیت کے لیے دعا گو ہوں۔ آپ کا مؤرخہ ۲/ ۳/ ۱۹۹۸ء کا تحریر فرمودہ فیکس ملا، اس سے قبل بھی ایک فیکس اور خط قبل رمضان المبارک ملا تھا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ کی درسی مصروفیات اور ماہِ مبارک کی مصروفیت کا علم ہوکر مزید مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا فیض عام وتام فرمائے۔ (آمین)

اپنے فرائضِ منصبی کو پوری امانت و دیانت اور محنت وتوجہ سے انجام دیں۔ معمولات کی ادائیگی کا کیا حال ہے؟ یہ معلوم نہ ہوسکا۔ خدا کرے اس کا اہتمام و پابندی بھی ہورہی ہو۔

یہاں امسال رمضان المبارک میں حضرت مولانا ابراہیم صاحب مدظلہم نے قیام فرمایا تھا، اس لیے انڈیا میں موجود حضرتؒ کے اکثر مجازین وخُلفا تشریف لائے اور بحمد اللہ تعالیٰ رمضان بھر خوب بَہار رہی اور حضرتؒ کے رمضان کی یاد تازہ ہوگئی۔ آپ بھی آگئے ہوتے، اس بہار کو لوٹتے۔ یہاں کے دیگر حالات ٹھیک ہیں۔

والدِ بزرگوار، مولانا منصور صاحب اور دیگر برادران و اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ آپ کے لیے دعا گو ہوں، اللہ تعالیٰ علمی و روحانی ترقیات سے مالا مال فرمائے اور علم و دین کی مقبول خدمات کے لیے قبول فرمائے۔

آپ بھی دعا میں یاد فرمائیں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۵﴾

میں تو یہ سمجھتا رہا کہ آپ اس میں لگے ہوئے ہیں

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ و عافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں بہ خیر ہوں، آپ کی خیر و عافیت کے لیے دعا گو ہوں۔ آپ نے اپنے اس لفافے میں جو خط بھیجا ہے، اس کا جواب تو مَیں اُسی وقت بہ ذریعۂ فیکس بھیج چکا ہوں۔ گذشتہ ہفتے آپ کا ایک فیکس ملا، اس میں آپ اس مقالے کے متعلق دریافت فرما رہے ہیں جس کی تیاری کا کام مدّت ہوئی، آپ کو حوالے کر چکا ہوں۔ درمیان میں ایک مرتبہ آپ نے اطلاع دی تھی کہ وہ کام چل رہا ہے، اب آپ معلوم فرما رہے ہیں کہ تیار کروں

یا نہیں؟ آپ کا یہ سوال سمجھ میں نہیں آیا، مَیں تو یہ سمجھتا رہا کہ آپ اس میں لگے ہوئے ہیں اور اب وہ تیار ہونے کے قریب ہوگا۔ پھر یہ سوال کیا معنی رکھتا ہے؟ بہ ہر حال! آپ جلد اس کو مکمل فرمالیں۔ ہمّت سے کام لیں، دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

گذشتہ دس دن ہوئے میری دائیں آنکھ کا موتیا اور کالے پانی کا آپریشن ہوا ہے۔ اس وقت گھر پر ہی ہوں، یہ خط بھی اندازے سے دیکھ کر لکھ رہا ہوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرما کر آئندہ مکمل حفاظت فرمائے۔

والدِ محترم اور برادرانِ گرامی کی خدمت میں سلام اور درخواستِ دعا۔

احقر کے بہنوئی کا گذشتہ جمعرات کو انتقال ہوگیا، ان کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۸/۴/۱۴۱۹ھ

﴿۱۶﴾

رفیق سفر کے طور پر کسی طالبِ علم کو نہ لیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آیندہ بھی آپ کی تمام گناہوں سے حفاظت فرمائے۔ نفس کے تقاضوں پر قابو نصیب فرمائے۔

تعطیلات میں آپ چاہیں تو حضراتِ اکابر کی زیارت وملاقات کے لیے جائیں اور چاہیں تو یہاں تشریف لائیں، میری طرف سے آپ کو اختیار ہے۔ اور جانے کا نظام بنے تو میرا بھی ان اکابر کی خدمت میں سلام پیش فرمائیں اور درخواستِ دعا بھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سفر میں خیر وبرکت مقدّر فرمائیں۔ رفیقِ سفر کے طور پر کسی طالبِ علم کو نہ لیں، اس کا خیال رہے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ

《۱۷》

دورِطالب علمی میں اسباق کا مطالعہ اور تکرار زیادہ اہم ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مدرسے میں جو مدرسین درجۂ حفظ پڑھاتے ہیں، اُن میں سے کسی کے ساتھ رابطہ قائم کر کے روزانہ ان کو پاؤ یا آدھا پارہ سنانا تجویز کیجیے۔ اس کے لیے اوقاتِ درس کے علاوہ کوئی وقت مقرّر کیجیے اور پھر روزانہ اہتمام سے ان کو سنائیے۔ ممکن ہے اس تدبیر سے روزانہ تلاوت کی پابندی ہو سکے۔

آپ کے لیے دورِطالب علمی میں نوافل کے مقابلے میں اسباق کا مطالعہ اور تکرار زیادہ اہم ہے، اس لیے اپنا وقت اس میں صَرف فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ماموں کو صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرمائے۔

لفافے میں کاغذ رکھ کر اس طرح بند کیجیے کہ وہ اندر سے چپک کر خراب نہ ہو۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۲ر صفر المظفر ۱۴۲۰ھ

﴿۱۸﴾

مَیں نے آپ پر جو زیادتیاں کی ہوں گی، اس کو آپ معاف فرمادیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم قاری۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ خواب میں اس سیاہ کار کو دیکھنا آپ کی محبت کی بات ہے اور اسی محبت کے ایک حق کی ادائیگی کے طور پر محبت نامہ بھیجا، یہ مزید عنایت ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

آپ اس وقت جو دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اس کے برکات سے نوازے۔

'پیر کاٹنا' خدمتِ دین میں استقامت کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

طلبہ زمانۂ طالبِ علمی میں اپنی نادانی وغفلت میں جو کچھ کرتے ہیں (یعنی گستاخی وغیرہ)، احقر اس کا کوئی اثر اپنے دل میں نہیں رکھتا اور اُسی وقت معاف کر دیتا ہے۔ آپ بھی اس سلسلے میں متفکر نہ ہوں، احقر کی طرف سے یہاں اور وہاں سب معاف ہے، البتہ مَیں نے آپ پر جو زیادتیاں کی ہوں گی، اس کو آپ معاف فرمادیں۔

تلک بتلک﴿۱﴾۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا و محبت عطا فرما کر اخلاص و استقامت سے نوازے، فتن و مکارہ سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

دعاؤں میں یاد فرمائیں، احباب و پُرسانِ حال کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۰ر شوال ۱۴۱۶ھ

﴿۱۹﴾

تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور انابت کا اہتمام کیجیے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ایک پرانا خط ہے، اس کا جواب مَیں اپنے خط میں دے چکا ہوں، لیکن آپ کا مرسلہ جوابی [لفافہ] اب تک پڑا ہوا تھا تو اس کو بھی لکھ رہا ہوں۔ پچھلے کچھ دنوں

(۱)واذا کبّر وسجد فکبّروا واسجدوا، فان الامام یسجد قبلکم ویرفع قبلکم۔ فقال رسول اللہ ﷺ: فتلک بتلک۔ و قال القرطبی علیہ الرحمۃ: (و قولہ فتلک بتلک) ھذا اشارۃ الی ان حق الامام السبق۔ (المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم:2/38، دار ابن کثیر، بیروت) ندیم

سے آپ کا کوئی خط نہیں ہے۔

غصّے کے اسباب میں بڑا سبب کبر ہے، اپنے حالات پر غور فرما کر، اپنے نفس کو اُس کے عیوب یاد دلا کر، سرزنش کرتے رہیے۔ معمولات مکمل اہتمام اور پابندی سے ادا ہونے چاہئیں، تب ہی اس کا اثر ظاہر ہوگا۔ چند یوم کر کے چھوڑ دینے سے فایدہ نہیں ہوتا۔ جو عملِ خیر شروع فرمائیں، اس پر مداومت ہونی چاہیے: خیر العمل مادیم علیہ﴿۱﴾۔ اور أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلی اللهِ أَدْوَمُهُ ﴿۲﴾۔ دونوں حدیثوں کو پیشِ نظر رکھیے۔ پانی کا قطرہ جب مسلسل پتھر پر ٹپکتا رہتا ہے تو اُس میں بھی سوراخ پیدا ہو جاتا ہے۔

تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور انابت کا اہتمام کیجیے، ہر چیز اُس سے مانگیے، اس کے بعد مطمئن ہو جایئے اور باری تعالیٰ کا جو بھی فیصلہ ہو، اُس پر دل سے راضی رہیے۔

یہاں پر خیریت ہے۔ ۱۰؍دسمبر کو یہاں سالانہ اجلاسِ دستار بندی ہوگا۔ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہم [رحمۃ اللہ علیہ] تشریف لائیں گے۔ ممکن ہے حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم کی تشریف آوری بھی ہو جائے۔ ماہِ رجب تعلیمی سال کا آخری مہینہ ہے، مختلف مصروفیات کا زمانہ ہے۔

---

(۱) عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتَا : مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ۔ (ترمذی:2856، مسلم:783، بخاری:6462) ندیم

(۲) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ۔ (مسلم:2818، بخاری:6464) ندیم

وہاں موجود احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ مولانا عبدالمقتدر صاحب سلمہ پر فون کریں، تو میرا بھی سلام عرض فرمائیں۔ آپ کے سالے مولوی ایوب سلمہ آئے ہوئے ہیں، ایک دن ملاقات ہوئی تھی۔ اہلیہ کو سلام عرض ہے۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۲۰﴾

بیوی کو فجر کا پابند بنانے کا گُر

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔ صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا۔ مژدۂ خیر وعافیت سے مسرت ہوئی۔ میں شبِ یک شنبہ مَیں سفر سے واپس لوٹا۔ آپ ذکر کی پابندی فرما رہے ہیں، اس سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت اور اخلاص عطا فرما کر اس کے ثمرات اور برکات سے مالا مال فرمائے۔ معمولات کی پابندی جاری رکھیے، ان شاء اللہ طبیعت میں سکون وقرار آ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ عالی کے ساتھ اُنس ومحبت عطا کرے۔

سنتِ مؤکدہ تو کسی حال میں چھوٹنی ہی نہیں چاہیے، عزم وہمت سے کام لے کر اس پر مداومت کیجیے، مَیں بھی دعا کرتا ہوں۔ اور تدریسی وتعلیمی مشغولی کی وجہ سے اگر سننِ غیر مؤکدہ چھوٹ رہی ہے، تو حرج کی بات نہیں۔ لیکن فرصت کے اوقات میں

ان کا بھی اہتمام ضروری ہے[۱]۔

اہلیہ محترمہ کو نماز کی تاکید فرماتے رہیں، غصّہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ آسان علاج یہ ہے کہ جس روز وہ فجر کی نماز قضا کردے، آپ ناشتہ اور کھانا نہ کھایئے اور یوں کہہ دیں کہ تو نے فجر کی نماز چھوڑ دی، میں تیرے ہاتھ کا ناشتہ اور کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اس میں آپ کو تھوڑی بہت زحمت تو ہوگی، لیکن ان شاء اللہ بہت جلد اس کی اصلاح ہوجائے گی۔

آپ سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔ حرمین شریفین کے سفر میں بھی آپ تمام احباب کے لیے دعاؤں کا اہتمام کیا تھا اور سب کی طرف سے صلوٰۃ وسلام بھی پیش کرتا رہا۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۶ / رمضان ۱۴۲۰ھ

---

(۱) قال ابن عابدين: ولهذا كانت السنة المؤكدة قريبةً من الواجب في لحوق الإثم كما في البحر ويستوجب تاركها التضليل واللوم، كما في التحرير: أي على سبيل الإصرار بلا عذر۔ (فتاویٰ شامی: 2/451، مطلب: فی السنن والنوافل، دار عالم الکتب، ریاض) ندیم

﴿۲۱﴾

ماحول کو بدل لیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز محترمی مولوی۔۔۔صاحب زید احترامہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، کیفیت پڑھ کر دل متاثر ہوا۔ضرورت ہے کچھ دن کے لیے اس ماحول کو بدل لیں جس میں رہ کر طبیعت گناہوں کی طرف چلتی ہے۔اگر کسی بزرگ سے بیعت کا تعلق قایم کر چکے ہیں، تو کچھ دن ان کی صحبت میں ضرور گزاریں۔اور اگر اب تک کسی سے بیعت نہیں ہوئے ہیں، تو جن کی طرف قلب کا میلان ہو، ان سے رجوع فرمالیں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ ہماری سب کی، گناہوں سے مکمل حفاظت فرمائے۔فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۶رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

﴿۲۲﴾

دونوں پاک ناموں کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیز مکرم مولانا ۔۔۔ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں اپنے سفرِ افریقہ وحرمین شریفین سے شبِ یک شنبہ میں واپس لوٹا۔ کھانسی اور ضعف کا اثر ہے۔ آج ڈاک میں آپ کا خط بھی پڑھا (غیر حاضری کی ڈاک میں)۔

اللہ تعالیٰ آپ کے لیے حلال، برکت والا اور کشادہ ذریعۂ معاش محض اپنے فضل سے مقدر فرمائے۔ آپ نے جو طریقہ لکھا ہے، اس سے بندہ واقف نہیں، بس اتنا جانتا ہوں کہ قرآن پاک کی مسلسل تلاوت کے درمیان جب یہ آیتِ کریمہ آ جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے دونوں پاک ناموں کے درمیان جو دعا مانگی جاتی ہے، وہ قبول ہوتی ہے۔ ﴿۱﴾

میرے خیال میں تو آپ تدریسی سلسلہ شروع فرما دیں اور روزانہ صلاۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا کا معمول بنائیں۔

---

(۱) سورۃ الانعام کی آیت:124 ہے، {وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ} ۔ اس آیت میں دو مرتبہ اسمِ ذات ’اللہ‘ آیا ہے۔ اجابتِ دعا کے لیے پہلی مرتبہ لفظ اللہ کے آنے پر ٹھہر جائے اور دعا کرے، اس کے بعد پھر آگے تلاوت شروع کرے۔ ۱۲ منہ

پرسنل لا بورڈ کے اجلاس کے موقع پر بمبئی حاضر ہوا تھا۔ اگر آپ جلسہ گاہ میں آتے تو ملاقات کی امید تھی۔ سفر تو اس کے چار روز بعد ہوا۔

بہ ہر حال! آپ کے لیے دعا گو ہوں۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۶ ر رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

﴿۲۳﴾

اللہ تعالیٰ تمام کا آنا قبول فرمائے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ۱۷ ر رمضان المبارک کا تحریر فرمودہ محبت نامہ یہاں مجھے ۲۷ ر رمضان المبارک کو ملا۔ اللہ تعالیٰ مولانا ۔۔۔ سلمہٗ کی آمد اور تقرر کو مدرسے کے لیے موجبِ خیر وبرکت بنائے۔ آج شام مولانا عبداللہ صاحب مدظلہم ختمِ قرآن ہی میں شرکت کی غرض سے آنے والے ہیں، اگر یاد آئی تو ان سے بھی تذکرہ کر دوں گا اور تنخواہ کے سلسلے میں ان کی رائے معلوم ہو جائے گی۔

یہاں الحمد للہ سو کے قریب مہمان ہیں۔ آج رات تراویح میں قرآن پاک ختم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام کا آنا قبول فرما کر ماہِ مبارک کے برکات وانوار سے حظِ وافر عطا

فرمائے۔ (آمین) اہلیہ محترمہ کو ذیابطیس سے نجات عطا فرما کر صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرمائے۔ (آمین)

دیگر احوال ٹھیک ہیں۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

مولانا ولی آدم صاحب ایک یوم کے لیے آئے تھے۔

تمام احباب کو سلام مسنون

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۸ ؍رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

﴿۲۴﴾

مدرِّس کے لیے قیمتی نصیحتیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولوی۔۔۔ سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آپ کا دستی خط ملا، مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ تدریسی سلسلہ شروع فرما دیا، اس سے مزید مسرت ہوئی۔ تمام کتابیں بہ ذریعۂ مطالعہ پہلے خود اچھی طرح حل فرما لیں، اس کے بعد ہی پڑھائیں۔ کوشش اس بات کی ہو کہ طلبہ کو اصل فن سے مناسبت پیدا ہو۔ مسئلہ سمجھا کر کتاب سے بھی تطبیق دے کر بتلا دیں۔

’نورالایضاح‘ کے لیے ’مراقی الفلاح‘ اور ’طحطاوی‘ کا مطالعہ مفید ہے۔ ’ہدایۃ النحو‘ کے لیے دیگر کتب کا مطالعہ فرما کر وہ مسئلہ اس میں دیکھ لیں۔ ’شرح شذور‘ کا بھی مطالعہ فرمالیں۔ ہر کتاب کے مصنف کو روزانہ ایصالِ ثواب کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

انتظامیہ کے کام میں از خود دخل نہ دیں، وہ لوگ آپ کا تعاون چاہیں، تو اس میں دریغ بھی نہ فرمائیں۔ کسی کے بھی سامنے انتظامیہ پر تنقید یا اُس کی برائی یا شکایت ہرگز نہ فرمائیں۔ اس سے مسئلہ تو حل نہ ہوگا، البتہ آپ کی مشکلات میں اضافہ ہوگا۔ ہاں اللہ تعالیٰ سے ضرور دعا کا اہتمام فرمائیں۔ وہی تمام ضرورتیں پوری کرنے والا ہے۔

طلبہ کے حال پر شفقت و محبت فرمائیں۔ ان کی اخلاقی نگرانی بھی فرماتے رہیں اور کوتاہی نظر آنے پر روک ٹوک کرتے رہیں۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۷/شوال ۱۴۱۹ھ

﴿۲۵﴾

آپ چند کلمات املا کرا دیں

باسمہ تعالیٰ

مخدومی و مطاعی حضرت اقدس مفتی (عبدالرحیم لاجپوری) صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز مولوی مفتی عبدالقیوم سلمہٗ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو رہے ہیں۔ان کی تمنا ہے کہ انھوں نے 'فتاویٰ محمودیہ' کی سترہ (۱۷) جلدوں کی جوفہرست تیار کی ہے (۱)، اس پر آپ چند کلمات املا کرادیں، جو ان کے لیے سرمایۂ فخر وسعادت ہوں۔وہ فہرست ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب طباعت کے لیے پریس میں جاوے گی۔

احقر اپنے لیے دعا وتوجہ کا طلب گار ہے۔والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۴رصفر ۱۴۱۸ھ

﴿۲۶﴾

اللہ نے سحر خیزی کی توفیق عطا فرمارکھی ہے، یہ اس کا کرم واحسان ہے

باسمہٖ تعالیٰ

عزیزم مولانا۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

---

(۱) فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی حیات میں 'فتاویٰ محمودیہ' شایع ہوا تو ایک ہی باب سے متعلق مسائل مختلف جلدوں میں موجود تھے۔مفتی عبدالقیوم راجکوٹی مدظلہ نے محنت کر کے فقہی ابواب کے تحت مفصل فہرست (اشاریہ) ترتیب دیا تھا، اس کا ذکر ہے۔حضرت لاجپوریؒ کی یہ تقریظ فہرست کے شروع میں موجود ہے۔ ندیم

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ نے پروگرام بنایا تھا لیکن مدرسے کی ضرورت کی وجہ سے نہیں آ سکے، اللہ تعالیٰ اس کا نیک بدلہ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بہ عافیت ملاقات کرائے۔

میرا دائیں آنکھ کا موتیا اور کالے پانی کا آپریشن کر دیا۔ آج گیارہ دن ہو رہے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ اچھا ہوں، دعا فرمائیں۔

اللہ نے سحر خیزی کی توفیق عطا فرما رکھی ہے، یہ اس کا کرم و احسان ہے کہ اپنے عبادِ صالحین کی روش﴿۱﴾ پر مستقیم فرمایا۔

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے مالا مال فرمائے۔ اپنی رضا و محبتِ خاص سے نوازے۔ میرے لیے بھی دعا فرمائیں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۹/ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

---

(۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ۔ (ترمذی:3549) ندیم

﴿۲۷﴾

اللہ کا شکرادا کیجیے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مکتب میں تدریس کی صورت میں دین کی خدمت کا جو موقع عطا فرمایا، اُس پر اللہ کا شکر ادا کیجیے اور اِس کام کو پوری توجہ وانہماک سے انجام دیجیے۔ اللہ تعالیٰ حلال وجائز کاروبار کے لیے بھی راہیں کھولے۔ معمولات کی پابندی کا اہتمام فرمائے۔ ذکر کا وقت بدل کر دیکھ لیجیے۔

مولانا اسعد اللہ صاحب کی خدمت میں حاضری سے مسرت ہوئی۔ جماعتی کام میں دلچسپی بھی باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ خیرات وبرکات سے مالا مال فرمائے۔

دعا کرتا ہوں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۷ر محرم الحرام ۱۴۱۷ھ

﴿۲۸﴾

اس سے تو آپ دونوں پر ترس بھی آیا

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا مفتی ۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بہ خیر ہوں۔آپ کی خیریت وعافیت کے لیے دعا گو ہوں۔آپ کا محبت نامہ بہ وساطت مفتی عبدالقیوم سلمہ اللہ [ملا]،(اس سے پہلے والا،جس کا اس میں حوالہ دیا گیا ہے،نہیں ملا ہے)۔یہ پہلا خط ہے جس سے تفصیلی حالات معلوم ہوئے۔خصوصاً دارالعلوم ۔۔۔ سے دی گئی تشبیہ نے تو بہت سے مخفی گوشے اجاگر کر دیے۔آپ اور آپ کی اہلیہ کی وہاں کی تنہائی اور غریب الوطنی کی جو جھلک نظر آئی،اس سے تو آپ دونوں پر ترس بھی آیا۔آپ دونوں کے لیے دل سے دعا گو ہوں،اللہ تعالیٰ اپنی رضا ومحبت کے ساتھ اپنی ذاتِ عالی سے انس ایسا عطا فرمائے کہ سب پریشانی کافور ہو۔ساتھ ہی صالح فرزند دل بند وجگر پیوند کی نعمت سے بھی مالا مال فرمائے۔

مطالعۂ کتب،تلاوتِ کلام پاک اور ذکر میں جی لگائیے،اللہ تعالیٰ معمولات کی پابندی نصیب فرمائے۔

اہلیہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

ہمارے گھر میں سے بھی سلام کہلوا رہے ہیں اور دعا کی درخواست بھی۔ اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

مولانا عبداللہ صاحب مدظلہم، مولانا بھولا صاحب سلمہٗ وغیرہ سے فون پر رابطہ ہونے کی صورت میں سلام و دعا عرض فرمادیں۔ وہاں موجود احباب سے بہ شرطِ سہولت وصواب دید سلام کہہ دیں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۴ رصفر ۱۴۱۸ھ، ۳۰ / ۶ / ۱۹۹۹ء

﴿۲۹﴾

اصل تو علوم میں پختگی کا حصول ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بہ خیر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وعافیت عطا فرمائے اور آیندہ صحت وعافیت سے رکھے۔ امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ یہ محنت وتوجہ پر موقوف ہے اور اصل تو علوم میں پختگی کا حصول ہے۔ امتحان کے نام سے کی جانے والی محنت تو ایک بہانہ ہے۔ ہمارا علم ہی کیا ہے، جس پر تکبّر ہو۔ ہماری مجہولات کی مقدار ہر زمانے میں

معلومات کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ وَالْحُكْمُ لِلْأَكْثَرِ.

آنے کا نظام بنانے سے پہلے معلوم فرمالیں کہ اُن ایّام میرا قیام ڈابھیل ہی میں ہے، تاکہ پریشانی نہ ہو۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۴ رصفر ۱۴۲۰ھ

﴿۳۰﴾

دلی مناسبت کے بعد دوری مضر نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ موصول ہوکر موجبِ مسرت ہوا۔ مژدۂ عافیت سے مزید مسرت ہوئی۔ ذکر کی پابندی رکھیں، قلب کی حالت تو مختلف ہوتی ہی رہتی ہے: سُمِّيَ الْقَلْبُ قَلْبًا لِتَقَلُّبِهِ۔

دین کا کام کرتے رہیے، جتنا زیادہ کام کریں گے، اسی مناسبت سے وقت میں برکت ہوگی۔ دلی مناسبت کے بعد دوری مضر نہیں ہے۔ ؎

بعد منزل نہ بود در سفر روحانی

اور بسیار دوری ضروری بودٗ پیشِ نظر رہے۔ اب الحمدللہ طبیعت ٹھیک ہے، دعا فرماتے رہیں۔ سب کو حسبِ صواب دید سلام عرض ہے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۲؍صفر المظفر ۱۴۲۰ھ

﴿۳۱﴾

دل کا تعلق ہو تو آدمی دور رہ کر بھی خالی نہیں رہتا

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی محبت نامہ ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ معمولات کا اہتمام مزید مسرت کا باعث ہے۔

فجر وعصر بعد کی تسبیحات کے لیے بھی وقت نکالنا ہے، جب بھی رات دن میں موقع ملے، پڑھ لیا کیجیے۔ عصر بعد اگر تفریح میں جاتے ہوں، تو اُس وقت دونوں وقت کی تسبیحات بہ سہولت پڑھی جاسکتی ہیں۔

دل کا تعلق ہو تو آدمی دور رہ کر بھی خالی نہیں رہتا کہ

بعد منزل نہ بود در سفر روحانی

وہاں رہ کر معمولات وہدایات پر پابندی کامیابی کی ضامن ہے اور پاس رہ کر ان سے غفلت موجبِ حرمان ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: 'ان أَوْلَى النَّاسِ بِيْ الْمُتَّقُوْنَ، مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا' ۔حضرت معاذؓ کو جب یمن بھیجا جارہا تھا اور انھوں نے جدائی کا شکوہ فرمایا، اُس وقت کا یہ ارشاد ہے﴿۱﴾۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع وعملِ صالح وخلقِ حسن سے مالا مال فرمائے۔آپ کے وہاں کے قیام کو پوری طرح مفید ونافع بنائے۔امتحانِ شش ماہی میں اعلیٰ کامیابی سے ہم کنار فرمائے۔(آمین)

اپنے اوقات کو معمور وآباد رکھیں۔ہر لمحہ قیمتی ہے۔

تیرا ہر سانس نخلِ موسوی ہے یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۲؍صفر المظفر ۱۴۲۰ھ

---

(۱)عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوصِيهِ مُعَاذٌ رَاكِبٌ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ، إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا، لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي وَقَبْرِي، فَبَكَى مُعَاذٌ خَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي هَؤُلَاءِ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِي، وَإِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ، مَنْ كَانُوا حَيْثُ كَانُوا، اللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أُحِلُّ لَهُمْ فَسَادَ مَا أَصْلَحْتَ، وَأَيْمُ اللهِ لَيَكْفَؤُونَ أُمَّتِي عَنْ دِينِهَا كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ فِي الْبَطْحَاءِ۔(صحیح ابنِ حبان:649) ندیم

﴿۳۲﴾

حضرت مولانا شاہ عبدالحلیم صاحبؒ کی وفات پر تعزیت

باسمہ تعالیٰ

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب زیدت مکارمکم وعظم اللہ اجورکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والدِ بزرگوار حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالحلیم صاحب﴿۱﴾ نوراللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات خبرِ صاعقہ اثر سُن کر غم وحزن کی کیفیات دل پر طاری ہوگئیں۔ إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، مَا شَاءَ اللہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، لِلّٰہِ مَا أَعْطٰی وَلَہٗ مَا أَخَذَ، وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّی، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ، غَفَرَ اللہُ وَأَسْکَنَہٗ جَنَّۃَ الْفِرْدَوْسِ، وَأَفَاضَ عَلَیْہِ شَآبِیْبَ رَحْمَتِہٖ وَمَغْفِرَتِہٖ، وَأَدْعُوْا اللہَ أَن یُّفْرِغَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ صَبْراً جَمِیْلاً وَعَلٰی مَنْ فَقَدْ تَمَّ أَجْراً جَزِیْلاً۔ حضرت اقدس مرحوم کی شخصیت اکابر واسلاف کی یادگار اور نمونہ تھی اور اکابرِ دیوبند کے عظیم سلسلہ ہائے تصوف کی جامع بھی۔

اس دورِ قحط الرجال میں جن معدودے چند حضرات کا وجود باجود مرجعِ خلائق اور مرکزِ عقیدت تھا، اُن میں آپؒ بھی تھے۔ آپ کی وفات سے امتِ مسلمہ ہندیہ ایک

---

(۱) حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوریؒ کو اولاً حضرت مولانا وصی اللہ صاحبؒ الہ آبادی اور ثانیاً شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے خلافت حاصل تھی۔ موصوف کا انتقال ۱۰؍محرم الحرام ۱۴۲۰ھ، ۲۷؍اپریل ۱۹۹۹ء کو ہوا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: ماہ نامہ ریاض الجنۃ، مدرسہ عربیہ ریاض العلوم، جون پور، مرشدِ امت نمبر، بابت: جولائی تا نومبر، ۱۹۹۹ء) ندیم

بڑی خیر اور عظیم برکت سے محروم ہوگئی۔ آپ کا سایۂ عاطفت سب کے لیے باعثِ طمانیت وسکینت تھا۔ اب جب کہ وہ ہمارے سروں سے اٹھ گیا، تو ہم اپنے آپ کو یتیم محسوس کر رہے ہیں اور جنابِ والا نیز مرحوم کے دیگر متعلقین کے لیے تو یہ بہت بڑا حادثہ ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے حیات وممات کا جو قانون ازل سے مقرر فرمایا ہے، اس کی گرفت سے نہ کوئی بچا ہے نہ بچے گا۔ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾(۱) ایک حقیقت ہے، اس لیے اس موقع پر ہم سب کو وہی کرنا چاہیے جس کے ہم مکلف ہیں، یعنی صبر وتحمل سے کام لے کر اجر وثواب حاصل کریں۔ اگر آپ صبر وثبات اور ہمت واستقامت سے کام لیں گے تو حضرت کے دیگر متعلقین کے لیے بھی اس راہ پر گامزن ہونا آسان ہو جاوے گا۔

حضرت مرحوم نے دین وعلمِ دین کی خدمت کا جو سلسلہ اپنی حیاتِ طیبہ میں شروع فرمایا تھا، اُس کو سنبھالنا اور بڑھانا آپ کا فریضہ ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے لیے ہمت وحوصلہ اور اخلاص واستقامت عطا فرمائے اور آپ کو نِعْمَ الْخَلَفُ لِلسَّلَفِ بنائے۔ (آمین)

ساتھ ہی تمام مکارہ وفتن اور آفات وشرور سے آپ کی اور آپ کے تمام رفقاے کار کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

اس کٹھن اور صبر آزما ساعت میں مجھے بھی اپنا شریک ومعاون سمجھیں۔

حضرت مرحوم کے لیے دعا اور ایصالِ ثواب ہمارا فریضہ اور سعادت ہے، جس کی ادائیگی اور حصول کے لیے ہم کوشاں ہیں۔

---

(۱) سورۃ الرحمن، آیۃ:26۔ ندیم

حضرت کے دیگر متعلقین کی خدمت میں بھی سلام مسنون و درخواستِ دعا۔
جنابِ والا سے بھی درخواستِ دعا ہے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۱رمحرم الحرام ۱۴۲۰ھ

﴿۳۳﴾

آج کل بہوؤں میں ساس سسر کی خدمت کا جذبہ نہیں رہا

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ میں بہ خیر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ محترمہ کو صحت وقوت وعافیت عطا فرما کر ان کی برکات سے مالا مال فرمائے۔ اگر آپ کی اہلیہ صاحبہ والدہ محترمہ کی خدمت خوش دلی اور ہمت سے کرنے کے لیے تیار ہوں، تو اپنے پاس بھی رکھ سکتے ہیں، اس صورت میں والدِ محترم کو بھی ساتھ رکھنا ہوگا، اس لیے خوب غور فرمالیں اور ان تمام باتوں کا نباہ ہو سکے گا یا نہیں؟ یہ سوچ لیجیے۔ ورنہ پھر اس وقت جو الزام بڑے بھائی کے گھر والوں پر آ رہا ہے، وہ آپ پر قایم ہوگا۔ دعا کرتا ہوں۔

آج کل بہوؤں میں ساس سسر کی خدمت کا جذبہ نہیں رہا۔ آپ بھی دور رہتے

ہیں، اس لیے یہ احساس ہے، ساتھ قریب میں رہنے کی صورت میں اس معاملے میں آپ کو اہلیہ کی روِش سے شکایت ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ دعا کا بھی اہتمام کرتے رہیں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۰ر رجب ۱۴۱۸ھ

《۳۴》

اس حالت میں یہی کامیاب علاج ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔ صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں سفرِ عمرہ میں گیا تھا، ۱۱ر رمضان کو واپس ہوا۔ ڈاک میں آپ کا خط بھی ملا۔ معمولات شروع فرما کر اس کی پابندی کے اہتمام کی اطلاع سے دلی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے برکات وثمرات سے دارین میں متمتع فرما کر پر استقامت واخلاص عطا فرمائے۔ آمین

وساوس میں کمی سے بھی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ بے چینی دور فرما کر طمانیت کی دولت سے قلب کو معمور فرمائے، فرحت وانبساط عطا فرمائے۔ اس حالت میں صبر وتحمل اور قضا وقدر پر رضامندی عمل میں لائیے تو ان شاء اللہ رفعِ درجات کا ذریعہ ہوگا، البتہ

اللہ تعالیٰ سے تضرع کے ساتھ دعا فرماتے رہیں۔ ﴿أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾[۱] اس حالت میں یہی کامیاب علاج ہے۔ ؎

اندریں راہ می تراش ومی خراش　　تا دم آخر دمے فارغ مباش

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے قربِ خاص سے نواز کر قلب و قالب کو مسرت و ابتہاج وطمانیت وسکون سے بھر دے۔ اللہ تعالیٰ ابتلا کے بغیر بہ عافیتِ تمام مکان کا اپنے خزانۂ غیب سے نظم فرمائے۔ گھر میں سب کو سلام عرض ہے۔ یہاں بھی خیریت ہے۔ وہاں موجود احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۵؍ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

﴿۳۵﴾

اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط ہو رہا ہے، یہ کیا کم ہے؟

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا ۔۔۔ سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مصروفیت کا علم ہوا، معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ اللہ

(۱) سورۃ النمل، آیۃ: 62۔ ترجمہ: بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کر دیتا ہے؟ ندیم

تعالیٰ اس کے ثمرات و برکات سے مالا مال فرمائے۔ ’حزب الاعظم‘﴿۱﴾ کے لیے بھی چاہیں گے تو ان شاء اللہ وقت نکل ہی آوے گا۔

اللہ تعالیٰ بہن کے لیے صالح رشتہ عطا فرمائے اور آپ کو بھی صالح جوڑ نصیب فرمائے اور مستقل معقول ذریعۂ معاش کی صورت پیدا فرمائے۔

ماں کے پیٹ میں بچّہ پرورش پا رہا ہوتا ہے، لیکن ماں کو پتہ نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ذکر اپنا اثر کر رہا ہے، آپ کو محسوس نہ ہو، اس کی پروا نہ کریں، کرتے رہیں۔ حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ ’اللہ تعالیٰ کا پاک نام چاہے کتنی غفلت سے لیا جائے، اپنا اثر رکھتا ہے‘۔ ایک وقت آئے گا کہ اس کے برکات و ثمرات ظاہر ہوں گے۔ مَیں بھی آپ کی طرح یہی کہتا تھا کہ کوئی اثر تو نظر نہیں آتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط ہو رہا ہے، یہ کیا کم ہے؟ کہ پابندی نصیب ہو رہی ہے۔ آپ اپنے گھر دوسری مرتبہ اُسی کو آنے کی اجازت دیں گے، جس سے راضی اور خوش ہوں، ورنہ قدم نہ رکھنے دیں گے۔ اس لیے آپ تو ذکر کرتے جایئے، معمولات کی پابندی پر قائم رہیے، ان شاء اللہ تعالیٰ تبدیلی پیدا ہوتی رہے گی اور دنیا محسوس کرے گی۔

دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۶؍رمضان ۱۴۱۹ھ

---

(۱) الحزب الاعظم والورد الافخم مشہور محدث ملا علی قاریؒ کا تالیف کردہ اذکار و ادعیہ کا مجموعہ اور سلسلۂ محمودیہ کے معمولات میں شامل ہے۔ ندیم

﴿۳۶﴾

جب توبہ کرلی، اب گناہوں کی وجہ سے مایوسی کیوں؟

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ صحت کی خرابی سے بے حد فکرمند ہوں۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرما کر خدماتِ دینی وعلمی میں رواں دواں اور پُردم رکھے۔

جی آمادہ ہو یا نہ ہو، اپنے معمولاتِ یومیہ میں پابندی کا اہتمام فرمائیں۔ کھانے کو بھی جی نہیں کرتا، پھر بھی آدمی جسمانی زندگی کے بقا کے لیے کھاتا ہے، یہاں روح کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ ماہِ مبارک میں تلاوت بھی کثرت سے کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کے یہاں توبہ کا دروازہ﴿۱﴾ نہایت وسیع ہے اور توبہ سے زیادہ آسان کوئی کام نہیں، جب توبہ کرلی، اب گناہوں کی وجہ سے مایوسی کیوں رہتی ہے؟

اہلیہ کو امید ہے، اس سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ صالح نرینہ اولاد عطا

---

(۱) عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ۔۔۔ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا عَرْضُهُ، أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا، قَالَ سُفْيَانُ: قِبَلَ الشَّامِ، خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ، لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. (ترمذی:3535) ۱۲منہ

فرمائے۔آپ دونوں کی دلی مُرادیں برآویں۔

اجتماع کی تفصیلات مسرت کُن ہیں۔اللہ تعالیٰ بچّیوں کو ایسا صالح جوڑ عطا فرمائے کہ ایمانی زندگی کی مزید تقویت کا سامان ہو۔

امسال یہاں ماہِ مبارک گزارنے کے لیے حضرت مولانا ابراہیم صاحب مدظلہم (خادمِ خاص حضرت اقدس مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ) تشریف فرما ہیں، ان کی برکت سے دور دور سے حضرات کی آمد کا بھی سلسلہ خوب ہے۔ ما شاء اللہ بڑی بہار ہے۔اللہ تعالیٰ حقیقی برکات وخیرات سے مالا مال فرمائے۔

آپ کا ہدیہ ملا تھا، جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدارین۔

دعا کرتا ہوں، آپ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا ومحبت عطا فرمائے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۷؍رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ، ۷؍۱؍۱۹۹۸ء

﴿۳۷﴾

لوگوں کا مزاج ایسا ہو چلا ہے

باسمہ تعالیٰ

محبِ محترم جناب الحاج۔۔۔صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوکر موجبِ منت ومسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت وعافیت کے ساتھ اپنی مرضیات پر بہ طریقِ سنت چلا کر نامرضیات سے مکمل حفاظت فرمائے اور ماہِ مبارک کی برکات وثمرات سے بھی استفادے کا موقع عطا فرمائے۔

امسال یہاں حضرت مولانا ابراہیم صاحب افریقی مدظلہم (خادمِ خاص حضرت فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن صاحبؒ) رمضان بھر قیام فرمائیں گے۔

آپ کا یہاں تشریف آوری کا ارادہ بڑا مبارک ہے، اللہ تعالیٰ آسان فرمائے، لیکن میرا خیال یہ ہے کہ آپ کی کمزوری اور مرض کی نقاہت کی وجہ سے یہاں کے مجمع میں آپ کو دشواریاں پیش آ سکتی ہیں، اس لیے کہ عموماً بڑے مجمع میں بیماروں اور کمزوروں کا لحاظ نہیں ہو پاتا، پھر بھی جس بات پر دل مطمئن ہو، اُس پر عمل فرمالیں۔ دعا کرتا ہوں۔

کبھی کبھی دل میں آپ کی ملاقات کا خیال وجذبہ آتا ہے، لیکن حاضر نہیں ہو پاتا، اب کی مرتبہ ان شاء اللہ کوشش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عافیت سے ملاقات کرائے۔ آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

آپ ملاقات کے لیے یہاں آنے کا ارادہ ہرگز نہ فرمائیں، مَیں ہی آجاؤں گا۔

آپ کے استفتا کا جواب الگ سے دیا ہے۔ آج کل لوگوں کا مزاج ایسا ہو چلا ہے کہ شریعت کی بات بتلائی جاتی ہے تو بھی باوجود مزعومہ دین داری کے قبول کرنا، گراں معلوم ہوتا ہے، اس لیے میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کی اِن حرکتوں

سے اعراض فرمائیں۔ اصل تو یہ تھا کہ خود ان لوگوں کے دل میں مسئلہ معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کا جذبہ پیدا ہوتا، آپ کے بتلانے کے بعد بھی عمل کی طرف توجہ کرنے کے بجائے آپ سے رنجش بڑھ جائے گی۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۳ / جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ

﴿۳۸﴾

ہمیں لوگوں کو تو دیکھنا نہیں ہے

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم مولانا ۔۔۔ صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ مجھے ماہِ رمضان المبارک سے ایک تکلیف تھی، جس کو مَیں بواسیر کی تکلیف سمجھتا رہا، بعد میں جب اس میں شدت آئی اور ایک ماہر سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ وہ نواسیر ہے، جس کا آپریشن ضروری تھا۔ چناں چہ آپریشن کرانا پڑا۔ اس کے بعد معالجے کی کچھ پابندیاں ایسی تھیں کہ روانگی سے ایک ہفتے پہلے سفر ملتوی کرنا پڑا، اس طرح اپنی بدعملی محرومی کا باعث ہوئی۔

بیرون درچہ کردی کہ درونِ خانہ آئی﴿۱﴾

کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم فرما کر آیندہ حفاظت فرمائے ﴿**هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ**﴾﴿۲﴾۔

(۱) آپ تو حکیم الامتؒ کے ارشادات پڑھتے رہتے ہیں جن میں حضرتؒ بار بار فرماتے ہیں کہ 'ارادہ وہمت سے کام لینا ہوگا'۔ آپ اگر فضول گوئی چھوڑنے کا ارادہ فرما چکے ہیں، تو اب ہمت سے کام لے کر ان آنے والوں پر روک لگایئے۔ اگر صاف صاف منع کرنے کی ہمت نہیں ہے، تو تدبیر سے کام لیجیے۔ مثلاً ان کے آنے کے وقت مسجد میں چلے جایئے اور وہاں مطالعہ کیجیے یا اور کوئی مناسب تدبیر اختیار کی جاسکتی ہے۔

(۲) 'لوگ کہیں گے کہ بہت نیک ہے' نماز کا کما حقہ اہتمام نہ کرنا یہ محض نفس کی منطق ہے۔ کیا جو لوگ نماز کا اہتمام کرتے ہیں، ان تمام کو آپ بہت نیک سمجھتے ہیں؟ کسی کے بہت نیک ہونے کا حکم محض نماز پر کوئی نہیں لگاتا، نیز یہ تو سوچا کہ 'لوگ کہیں گے کہ بہت نیک ہے' لیکن یہ نہ سوچا کہ نماز کے معاملے میں غفلت کا مرتکب کہیں گے۔ پھر ہمیں لوگوں کو تو دیکھنا نہیں ہے، وہ جو چاہیں کہیں ۔

---

(۱) یہ ایک فارسی شعر کا دوسرا مصرع ہے۔ پہلا مصرع یہ ہے ۔

چوں بطواف کعبه رفتم به حرم ر ہم نه دادند

ترجمہ پورے شعر کا یہ ہے: میں جب کعبے کے طواف کے لیے گیا تو مجھے حرم میں جانے کا راستہ نہیں دیا کہ تو نے باہر رہ کر کیا کارنامہ انجام دیا جو اندر آرہا ہے۔ ۱۲ منہ

(۲) سورۃ المدثر، آیۃ: 56۔ ترجمہ: وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی اس کا اہل ہے کہ لوگوں کی مغفرت کرے۔ ندیم

خلق می گوید کہ خُسرو بُت پرستی می کند

آرے آرے می کنم، با خلق مارا کار نیست﴿۱﴾

ہمیں تو مسلمان بننا ہے، نماز کا اہتمام تو اسلام و ایمان کا تقاضا ہے﴿۲﴾، چاہے کسی سے بیعت وارادت کا تعلق ہو یا نہ ہو، طاعت میں تو کسی کو نمونہ بنا سکتے ہیں، معصیت میں نہیں۔ اس لیے وہ مرید ہیں اور نماز کا اہتمام نہیں کرتے تو ہم بھی نہ کریں، یہ کہاں تک درست ہے؟

حدیثِ پاک میں 'إِمَّعَة'﴿۳﴾ بننے سے ممانعت آئی ہے۔

(۳) لوگوں کے ڈر سے مشتبہ کھانا کھالیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس کو چھوڑتے نہیں! یہ بھی نفس کا کَید ہے۔

دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۲/ذوالحجۃ الحرام ۱۴۱۹ھ

---

(۱) **ترجمۂ شعر:** بُت پرستی کا ہے خسرو پہ جو الزام تو ہو+ ہاں صنم پوجتا ہوں، خلق سے کچھ درکار نہیں۔ ندیم

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ. (ترمذی:2621) ندیم

(۳) عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَكُونُوا إِمَّعَةً، تَقُولُونَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا، وَلَكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ، إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا. (ترمذی:2007) ۱۲منہ

﴿۳۹﴾

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ سے فایدہ ہوگا

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ سفرِ حج کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی۔ خیریت معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ دینی خدمت میں مصروفیت سے مزید مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اخلاص وقبولیت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مرگی سے مکمل صحت یاب فرمائے۔ حضرت جیؒ نے جو عمل بتلایا ہے، وہ پڑھتے رہیے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے خوب فایدہ پہنچائے۔ مرحوم دادا صاحب کی اللہ تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائے، اور تمام پس ماندگان کو صبرِ جمیل واجرِ جزیل عطا فرمائے۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے مواعظ کا مطالعہ فرماتے رہیں، اس سے فایدہ ہوگا اور وعظ کا سلیقہ بھی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے لوگوں کو اس لائن کا فایدہ بھی خوب پہنچائے۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۷ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ

﴿۴۰﴾

رشتۂ نکاح کے لیے ایک وظیفہ

باسمہ تعالیٰ

عنایت فرمایم حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیریت معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ آپ کی چھوٹی بہن کے لیے اللہ تعالیٰ کوئی صالح جوڑ عطا فرما کر، ازدواجی زندگی کی حقیقی مسرتوں اور کامیابی سے آخر دم تک مالا مال فرمائے۔ آمین

فجر کی سنت و فرض کے درمیان 'اکتالیس مرتبہ سورۂ الحمد شریف مع بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' اور اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ (مرتبہ) پڑھنے کی بہت تاکید فرمادیں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۷ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ

﴿۴۱﴾

والدِ محترم کا وجود ایک بیش بہا نعمت

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مسلام مسنون!

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آج کل آپ﴿۱﴾ چلّے میں چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اصول کی رعایت اور حقوق کی ادائیگی کے ساتھ وقت گزاری کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح اس پاک ذات نے اس سفر کو اپنے بہت سے بندوں کی زندگیوں میں تبدیلی اور انقلاب کا ذریعہ بنایا، اسی طرح آپ کے حق میں بھی خوش گوار انقلاب کا ذریعہ بنائے اور اس کام کی برکات اور اس کے حقیقی ثمرات سے آپ کو مالا مال فرمائے۔ آمین

اس وقت آپ کے لیے اچھا موقع ہے کہ اپنے احوال پر غور وفکر کر کے ان کا جایزہ لیں اور جو باتیں اصلاح کے قابل ہیں، ان کی اصلاح کا عزم کر کے آج ہی سے اس پر عمل شروع فرما دیں۔ والدِ محترم نے آپ سے جو توقعات قایم فرمائی ہیں، ان پر پورا اترنے کی کوشش آج ہی سے شروع کر دیں۔ والدِ محترم کا وجود اور ان کا سایۂ عاطفت اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمت ہے، اس کی شکر گزاری یہ ہے کہ ان کی اطاعت اور فرماں برداری کر کے، ان کی ہدایات پر عمل کر کے، ان کی رضا اور خوشنودی کے واسطے

(۱) سنہ ۱۴۱۹ھ میں کاتبِ خط چلّے کی جماعت میں تھے، اُس وقت عریضہ تحریر فرمایا تھا۔ مفتی عبدالقیوم

سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کی جائے۔ اس میں آپ کی دین اور دنیا کی بھلائی اور ترقی مضمر ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنی سابقہ روش چھوڑ کر مذکورہ بالا طریقہ اختیار فرمائیں گے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے یہ آسان فرما کر، اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۵ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

﴿۴۲﴾

مایوسی شیطان کا کَید ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے دستی خط مولانا بشیر الدین صاحب کے ساتھ بھیجا، وہ دینا بھول گئے اور نذیر احمد کے حوالے کر گئے۔ انھوں نے بھی اس وقت پہنچایا، جب میں کتاب ختم کرانے کی فکر میں رات میں بھی پڑھا رہا تھا۔ اب جب کہ موقع ملا، آپ کا جواب لکھ رہا ہوں۔ میری طرف سے جو تاخیر ہوئی، اس پر عذر خواہ اور شرمندہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علمی وعملی فیوض کو عام وتام فرمائے۔ اخلاص واستقامت عطا فرمائے۔ اپنی رضاومحبت سے نوازے۔ معمولات کی پابندی مبارک ہے۔ حضرت گنگوہیؒ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ کا پاک نام کتنی ہی غفلت سے لیا جائے، اپنا اثر دکھلاتا ہے"۔

حضرت تھانویؒ نے فارسی والے مشہور شعر میں ترمیم فرمائی ہے۔ ع

ایں چنیں تسبیح ہم دارد اثر(۱)

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ایک عضو یعنی زبان کو اپنی یاد اور اطاعت میں لگایا تو اس کی برکت سے دل بھی مشغول ہوگا، ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾(۲)۔

مایوس نہ ہوں، کام میں لگے رہیں۔ ؎

تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

یہ مسئلہ تو موت تک چلنے والا ہے۔ شیطان اپنی کوشش میں لگا ہوا ہے، ہم اپنی والی سعی کرتے رہیں۔ مایوسی شیطان کا کید ہے، اس کے بعد اس کو بہ آسانی آدمی پر قابو مل جاتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حادثۂ وفات سے حضرات صحابہؓ پر مایوسی طاری ہو رہی تھی، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تھا: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ

---

(۱) سلطان باہو 'عین الفقر' کا فارسی شعر اس طرح تھا: برزباں تسبیح ودردل گاؤخر + ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر۔ ترجمہ: زبان پر اللہ اللہ اور دل میں گائے گدھے (یعنی مال ومتاع) کا تصور ہے، اگر اس طرح تسبیح پڑھے تو اس کا اثر کیا ہوگا؟ ندیم

حضرت حکیم الامتؒ نے بجائے 'کے' 'ہم' فرمادیا، اب اس کا ترجمہ ہوگا 'ایسی تسبیح بھی اپنے اندر اثر رکھتی ہے'۔ ۱۲ منہ

(۲) سورۃ ابراہیم، آیۃ: 7۔ ترجمہ: اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔ ندیم

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ﴾ الخ۔ [۱]

روزانہ صبح اٹھیں (اور) اپنے جذبۂ عمل کو تازہ و بیدار کرلیا کریں۔ دن بھر کیا کرنا ہے، اس کا نظام دل ہی دل میں سوچ لیں۔ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگ لیں اور شر سے پناہ بھی۔ آپ کی بیماری 'برص' کے لیے دعا کرتا ہوں۔ وہ عمل جاری رکھیں۔

دعا کرتا ہوں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۰/رجب ۱۴۱۸ھ

(۱) أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَأَبَى، فَقَالَ: اجْلِسْ فَأَبَى، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ إلى الشَّاكِرِينَ۔ (سورۃ آل عمران، آیۃ: 144) وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ، فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا. (بخاری: 1241، 1242) ندیم

﴿۴۳﴾

ورنہ ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھی غافل ہو جائیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ فرزند کی ولادت کو مبارک فرمائے۔ علم دے، عمل دے، عمر دے، عزت دے، عافیت دے۔ والدین کے زیرِ سایہ پروان چڑھائے۔ آپ کی ضرورتیں جب پوری ہو جاتی ہیں، چاہے کبھی تشویش بھی لاحق ہوتی ہو، تو اب کیوں یہ تمنا ہے کہ چین وسکون کی بنسری بجا کر ضرورتیں پوری ہوں۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض نہیں لیا؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تمنا کی، جو آپ کر رہے ہیں؟ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ تمنا فرمائی کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھانا ملے۔ اس لیے آپ کا یہ مطالبہ اور تمنا درست نہیں ہے۔ ہم لوگوں کا جو حال ہے، اس کے پیشِ نظر یہی مناسب ہے، ورنہ ہم اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھی غافل ہو جائیں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ تمام قرض کی ادائیگی بہ سہولت کرا دے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۵/صفر المظفر ۱۴۲۰ھ

﴿۴۴﴾

خونِ جگر دیے بغیر کسی بھی چیز میں جان نہیں آتی

باسمہٖ تعالیٰ

محبِ محترم زیدت محامدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ آپ نے جن نکات کی طرف توجہ دلائی ہے، وہ تمام کمزوریاں ہمارے معاشرے میں موجود ہیں، لیکن ان کا علاج یہ ہے کہ کام کرنے والوں میں جوشِ عمل اور اخلاصِ نیت ہو۔ اپنی ذمّے داری کا احساس اور پوری امانت و دیانت کے ساتھ اس کی ادائیگی کا اہتمام ہر فرد میں آجائے۔ اس کے لیے ضرورت ہے کہ اہلِ اخلاص اہل اللہ کی صحبت اختیار کی جائے۔ خونِ جگر دیے بغیر کسی بھی چیز میں جان نہیں آتی۔ ؏

رنگ ہو یا خِشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

ہمارے اسلاف نے جو کارنامے انجام دیے، ان کے پیچھے ان کا اخلاص اور دل سوزی ہی کارفرما تھی۔ چند باہمت اور امت کا درد رکھنے والے مخلصین اگر آپس میں مِل کر اِس کام کے لیے بھی تعاون وتناصر فرمائیں تو بہت اچھا ہے، اور کمیٹی کی حقیقت بھی اتنی ہی ہے۔ لیکن موجودہ دَور میں ایک رسم سی چل پڑی ہے کہ کمیٹیاں بنائی جاتی

ہیں۔ جب کوئی کمیٹی بنتی ہے اس کا بڑے زور وشور سے اعلان ہوتا ہے، اغراض ومقاصد دیکھ کر لوگوں کو بھی امیدیں قائم ہوتی ہیں، لیکن قلیل عرصے کے اندر وہ سرد خانے میں ڈال دی جاتی ہے، یا آپسی اختلاف وانتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ عموماً یہ ہوتی ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی اندر آجاتے ہیں جو اخلاص اور امانت ودیانت سے محروم ہوتے ہیں۔ اندر موجود مخلصین کو پہلے سے اُن کا حال معلوم ہوتا ہے، لیکن حالات وظروف نیز معاشرے کی کچھ کمزوریوں کی بنا پر، وہ ان کو اندر آنے سے نہ روک سکے، بلکہ بعضوں نے اُن کو اپنی تقویت کا ذریعہ سمجھ کر شریکِ کار کیا۔ البتہ اگر کوئی آدمی اخلاص کے ساتھ کام کرنا شروع کرتا ہے، چاہے وہ تنہا کیوں نہ ہو، اس میں کامیابی ہوتی ہے۔

میری رائے یہ ہے کہ آپ اپنے طور پر یہ کام شروع فرما دیں۔ کمیٹی بنانے کے چکر میں نہ رہیں۔ رہا اس کا طریقِ کار، تو اس کے لیے آپ اپنے ذہن میں جو طریقِ کار ہے اُس کو تحریری شکل میں ترتیب دے کر ایسے مختلف حضرات -جو اہل الرائے ہوں اور اس نوع کے کاموں کا اُن کو تجربہ بھی ہو، ان- کی خدمت میں خود حاضر ہو کر زبانی گفتگو اور تبادلۂ خیالات فرما لیں۔ ڈاک سے خط بھیجنے پر اکتفا نہ فرمائیں۔ پھر کام شروع فرما دیں، آگے کی راہ خود بہ خود نظر آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (۱)۔

---

(۱) سورۃ العنکبوت، آیۃ: 69۔ ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ہے، ہم انھیں ضرور بالضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے۔ ندیم

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اخلاص و استقامت اور ہمت و حوصلے کے ساتھ اپنے پاکیزہ عزائم کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۶/شوال المکرم ۱۴۱۹ھ

﴿۴۵﴾

آدمی اس طرح تیار ہوتے ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا مفتی۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مولانا۔۔۔صاحب سلمہٗ کے ذریعے ملا (جن صاحب کے ساتھ بھیجا تھا، وہ اُن کے حوالے کر گئے تھے)۔حالات معلوم ہوئے۔والدہ محترمہ کی وفات کے بعد خاندان اور گھر کے حالات میں پیدا شدہ اثرات کم ہو رہے ہیں، خصوصاً دونوں بھائیوں اور بہن کی طبائع اصلی حالت پر آ گئی ہیں، یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ تمام کو پروان چڑھائے۔آپ نے اس موقع پر اپنے فرضِ منصبی کو جس طرح ادا کیا، اس سے مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ کو بھی دارین کی بھلائیاں عطا فرمائے۔اب والد صاحب کی بھی دوسری شادی کی فکر کریں، تاکہ ان سے متعلق آپ پر جو فرض ہوتا

ہے، وہ بھی ادا ہو جائے۔

(۱) اگر اہلیہ کے اسکول میں پڑھانے سے مسلم لڑکیوں کی نماز و اخلاق ولباس وغیرہ میں نمایاں فرق محسوس ہو رہا ہے، تو اسکول میں بھی تدریسی سلسلہ جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، خصوصاً اگر یہ اندیشہ ہے کہ گھر پر پڑھانے کی صورت میں تمام لڑکیاں نہیں آئیں گی۔ اور اگر گھر پر تعلیم دینے کی صورت میں بھی تمام لڑکیوں کا آنا متوقع ہے، تو پھر گھر پر ہی یہ سلسلہ رہے۔ مفتی یعقوب صاحب سے بھی اس سلسلے میں مشورہ فرمالیں۔

(۲) اگر 'کالوں' میں پڑھانے کے لیے آپ کے ملک میں آدمی میسر نہیں ہیں اور زامبیا، ملاوی وغیرہ سے دستیاب ہو سکتے ہیں، تو وہاں سے بلوائیں، ورنہ آپ اپنے مقدور بھر سعی جاری رکھیں۔ مولانا اسماعیل عبدالرزاق صاحب (لیڈی اسمتھ والوں) سے بھی اس سلسلے میں رہنمائی حاصل فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ وہاں کام کرنے کا مفید طریقِ عمل آپ حضرات پر القا فرمائے۔

(۳) آپ پہلے کچھ آدمیوں کا (جو باصلاحیت اور مخلص ہوں) انتخاب فرمالیں، اگر اس میں آپ کے برادران اور دیگر اہلِ خاندان میں جو نئے فارغ التحصیل ہیں، وہ ہوں، تو زیادہ اچھا رہے گا (انتخاب کرنے میں مفتی یعقوب صاحب سے بھی مشورہ فرمالیں)، اس کے بعد آپ جن جن کاموں کو سنبھال رہے ہیں، ان میں سے ایک ایک، دو دو کام بالترتیب ان میں سے ایک ایک کو دینا شروع کریں۔ اس طرح کہ شروع میں ان کاموں کی انجام دہی میں ان کو اپنے ساتھ رکھیں، چند دن بعد ان کاموں کو تھوڑا تھوڑا

اپنی نگرانی میں کرائیں، یہاں تک کہ جب وہ حضرات ان کاموں کو انجام دینے لگیں، تو آہستہ آہستہ وہ کام مکمل طور پر ان کے حوالے فرما دیں۔ آدمی اس طرح تیار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ہر مہینے ان کا محاسبہ فرماتے رہیں۔

مَیں جب ہرارے [(Harare) زمبابوے کا دارالحکومت] گیا تھا، مفتی یعقوب صاحب میرے ساتھ تھے، وہاں مولانا موسیٰ صاحب نے اپنے کام کی جو ترتیب بتلائی تھی، وہ آپ مفتی یعقوب سے معلوم فرمالیں۔ اگر مفتی صاحب کو یاد نہ ہو، براہِ راست مولانا موسیٰ صاحب سے معلوم فرمالیں۔

(۴) آپ کلارکس دورپ میں ہی رہیں۔ اپنے علاقے میں کام کی ضرورت ہے، اس کو نہ چھوڑیں۔ اپنی جمعیۃ کا کام ضرور کریں۔ ریڈیو اسلام کا کام بھی اپنے گھر رہ کر جتنا کر سکتے ہیں کریں۔ کیسیٹ تیار فرما کر بھیج دیا کریں، وہ لوگ اس کو ریڈیو سے نشر کر دیا کریں۔

(۵) کبھی کبھار اس میں شرکت کریں، تاکہ ان کو ناراضگی نہ ہو۔

(٦) ان صاحب کو وقت دوں گا، ان شاء اللہ۔

(۷) اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا ذاتی مکان کشادہ اور تمام ضروریات وسہولیات پر مشتمل عطا فرمائے۔ آپ کی یہ ضرورت اپنے خزانۂ غیب سے پوری فرمائے۔

(۸) ویزا نہ مل سکا، اس لیے سفر نہ ہو سکا، اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ ملاقات کرائے۔

مفتی یعقوب صاحب، والد صاحب، دادا صاحب، اہلیہ محترمہ کی خدمت میں

سلام مسنون، بچوں کو پیار۔ دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۶/۴/۱۴۲۱ھ، ۹/۷/۲۰۰۰ء

﴿۴۶﴾

معمولات کی پابندی ہی ترقی کا زینہ/ عقدِ نکاح پر دعائیں

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

واجب الاحترام جناب حضرت اقدس مرشدی ومولائی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے کہ حضرت کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قایم رہے۔

(۱) کچھ عرصے سے معمولات میں پابندی نہیں ہو پا رہی ہے، کبھی تلاوت میں ناغہ اور کبھی اوراد و وظائف میں ناغہ، کبھی تسبیحات میں۔

(۲) غصہ بھی حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ خلافِ طبع کوئی معاملہ پیش آجانے پر غصہ بے حد بڑھ جاتا ہے اور زبان سے بھی غلط قسم کے الفاظ نکلتے ہیں۔

(۳) مطالعے میں بھی سُستی آرہی ہے، پڑھنے لکھنے کو جی نہیں چاہ رہا ہے۔

(۴) آپ کی دعاؤں کی برکت سے بغیر کسی رسم کے گذشتہ ۱۷/ جون کو دار العلوم قاسمیہ کی مسجد میں حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ [رحمۃ اللہ علیہ] نے میرا نکاح پڑھایا ہے۔ وہ عمر فاروق صاحب کا نکاح پڑھانے کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ دعا فرمائیں کہ رخصتی بھی بغیر کسی رسم و رواج کے، جلد ہی بہ خیر و خوبی انجام ہو۔

(۵) حج میں جانے کی تمنا ہے، حرم پاک اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر دعا فرماویں۔ مزید جملہ احوال قابلِ تشکر ہیں۔

ردِ عیسائیت کے سلسلے میں دار العلوم دیوبند ۳/ ۴/ جولائی میں کیمپ منعقد ہوا تھا، اسی سلسلے میں یہاں آنا ہوا اور یہاں سے ہی خط لکھ رہا ہوں۔ مزید دعاؤں اور توجہات کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدتِ مدیدہ کے بعد محبت نامہ ملا۔

(۱) جب پابندی نہیں ہو رہی ہے تو پھر وہ معمولات کہاں رہے، بلکہ متروکات بن گئے۔ یہ یاد رہے کہ معمولات کی پابندی ہی ترقی کا زینہ ہے۔

(۲) جس پر غصہ آیا ہو، اس کے پاس سے فوراً ہٹ جائیں، اور غصّے کی حالت میں جس کی حق تلفی ہوئی ہو، اس سے علانیہ معافی مانگیں۔

(۳) یہ معصیت کا اثر معلوم ہوتا ہے، توبہ اور استغفار کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ آپ کے اس عقدِ نکاح کو موجبِ خیر و برکت بنائے۔ طرفین میں مودّت اور رحمت پیدا فرمائے۔ آپسی حقوق کی ادائیگی کا اہتمام نصیب فرمائے۔ آپس کی حق تلفی سے مکمل حفاظت فرمائے۔ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا معین اور مددگار بنائے اور برائی اور گناہوں کے کاموں سے ایک دوسرے کی حفاظت کا ذریعہ بنائے۔ خوش گوار، قابلِ رشک ازدواجی زندگی عطا فرمائے اور ازدواجی زندگی کی حقیقی مسرتوں سے مالا مال فرمائے۔ اس نکاح کو شرم گاہ اور نگاہ کی عفت وعصمت اور اولادِ صالح کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنائے۔ دونوں کی روزی میں برکت اور وسعت پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ رخصتی کے مرحلے کو بھی بغیر رسم ورواج کے بہ عجلت وعافیت بہ خیر وخوبی انجام دلوائے۔

(۵) اللہ تعالیٰ آپ کو حرمین شریفین کی زیارت بہ عافیت نصیب فرمائے۔

دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

۲۵ / ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ

﴿۴۷﴾

قرآن پاک کا صرف ترجمہ، بغیر عربی الفاظ کے لکھنا اور شایع کرنا

باسمہ تعالیٰ

مخدوم، محترم و معظم حضرت مولانا اسماعیل صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے جناب والا بہ خیر و عافیت ہوں۔ احقر کے علم میں یہ بات آئی کہ حضرت والا نے قرآن پاک کا صرف اردو ترجمہ بغیر عربی متن کے شایع فرمانے کا ارادہ کیا ہے۔ سن کر تشویش ہوئی۔ آپ کا یہ ارادہ عملی صورت اختیار کرے، اس سے پہلے ہی 'الدِّینُ النَّصِیحَۃُ' ﴿۱﴾ پر عمل کرتے ہوئے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔

قرآن پاک کا صرف ترجمہ، بغیر عربی الفاظ کے لکھنا اور شایع کرنا بہ اجماعِ امت حرام اور بہ اتفاق ائمۂ اربعہ ممنوع ہے۔ (خیر الفتاویٰ:۱/ ۲۱۴) فتاویٰ محمودیہ:۱/ ۲۰، امداد الاحکام:۱/ ۱۴۷، کفایت المفتی:۱/ ۱۲۶ میں بھی ملاحظہ فرمالیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ 'کیا قرآن مجید کا صرف ترجمہ شائع کیا جا سکتا ہے؟' کے نام سے تحریر فرمایا ہے، جو 'جواہر الفقہ، پہلی جلد از ص:۹۵ تا ص:۱۱۸' پر موجود ہے۔ ملاحظہ فرمالیں۔

---

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللہِ، لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰہِ، وَلِكِتَابِہِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ۔ (ترمذی:1926) ندیم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو مقامِ رفیع عطا فرمایا ہے اور دین کے مختلف شعبوں میں آپ کی خدمات قابلِ قدر ہیں، نیز آپ کے اس اقدام کا اثر آپ کی ذات تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ جن اداروں اور اشخاص کی آپ سرپرستی فرمارہے ہیں، ان تک بھی پہنچے گا۔ چوں کہ آپ کے ساتھ دِلی محبت ہے اور آپ کی دینی وملّی خدمات کی دل میں قدر بھی [ہے]، جس نے ان چند سطور کے تحریر کرنے پر مجبور کیا۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ فقط۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۸ر محرم الحرام ۱۴۲۰ھ، ۵/ ۵/ ۱۹۹۹ء

یوم چہارشنبہ

﴿۴۸﴾

توحیدِ مطلب ضروری ہے، اس کے بغیر نفع نہیں ہوتا

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ باتیں ہیں، جن کو حضرت والا سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) ابھی گذشتہ دو ہفتے پہلے حضرت مولانا ذوالفقار احمد صاحب پاکستانی مدظلہ العالی تشریف لائے تھے۔ بندے نے ان کے ساتھ سفر بھی کیا اور کاپودرا میں فجر کے

بعد بیعت کی مجلس ہوئی، جس میں مَیں نے بھی اس خیال سے بیعت کر لی کہ چلو گناہ معاف ہو جائیں گے اور دل نرم ہوگا، (اصل شیخ و مربی تو آپ ہی ہیں)۔تو اس بیعت کرنے سے کچھ نقصان ہو سکتا ہے؟ اگر ان کی بیعت توڑنا ہو، تو کوئی شکل؟

(۲) معمولات جو آپ نے تجویز فرمائے تھے، اس پر پابندی سے عمل ہوتا ہے، لیکن تسبیحات کی پابندی نہیں ہو سکتی، اس لیے کہ صبح وقت کم ملتا ہے۔ باقی وقت پڑھنے پڑھانے میں نکل جاتا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کی ۔۔۔ یا اس کی برائی دل میں آتی جاتی رہتی ہے۔

دعا فرمائیں؛ اللہ تعالیٰ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین کی خدمات کے لیے تا موت قبول فرمائے۔ فقط۔ والسلام۔

دعا کا طالب

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ ملاقات کے لیے آنا چاہیں تو فون سے معلوم فرمالیں۔

(۱) بیعت کی ایک قسم 'بیعتِ توبہ' ہے، جس کا حاصل تجدیدِ توبہ ہے، جس کا بار بار کرتے رہنا ثابت ہے: کلکم خطاء وخیر الخطائین التوابون﴿۱﴾۔ (توّاب یعنی

(۱) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ۔ (ترمذی:2499) ندیم

بار بار توبہ کرنے والا)۔ نماز اور خارجِ نماز میں بہ کثرت توبہ واستغفار منقول ہے۔

بیعت کی دوسری قسم ہے 'بیعتِ سلوک'، جس کا حاصل طریقِ سلوک میں ان سے ہدایت ورہنمائی حاصل کرنا ہے۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے- حضرت مولانا ذوالفقار احمد صاحب مدظلہم کی مجلس میں الفاظِ بیعت بہ غرضِ توبہ ہی کہے ہیں، تو کوئی ضرر نہیں ہے، البتہ توحیدِ مطلب ضروری ہے، اس کے بغیر نفع نہیں ہوتا۔

(۲) تسبیحات کے لیے زیادہ وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ ۱۲/۱۵/منٹ کافی ہیں۔ نمازِ فجر سے پہلے یہ سب وقت نکل سکتا ہے۔ ارادہ اور ہمت شرط ہے۔ گناہوں سے بچنا بہت اہم ہے۔　　دعا کرتا ہوں۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۴۹﴾

لڑکیوں کے لیے اقامتی درس گاہوں کا قیام

باسمہٖ تعالیٰ

محبِ مکرم ومحترم حضرت مولانا ابراہیم صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تفصیلی گرامی نامہ اپنی ڈاک میں موجود پایا۔ کس طرح یہاں پہنچا، یہ معلوم نہ ہوسکا۔ ان دنوں مختلف اسفار اور دیگر مصروفیتوں کے ساتھ لکھنے سے معذوری

کی وجہ سے فوری جواب نہ دے سکا۔

آپ نے جس رسالے کا حوالہ دیا ہے، وہ کس کی تصنیف ہے، یہ نہیں لکھا۔ بہ ہر حال! یہ مسئلہ قدیم زمانے سے ہمارے علماے ہند کے درمیان موضوعِ بحث چلا آرہا ہے اور جب سے لڑکیوں کے لیے اقامتی درس گاہوں کا قیام وجود میں آیا، تب سے اس میں مزید شدت آچکی ہے۔ میں خود بھی اقامتی درس گاہوں کا دل سے مخالف رہا ہوں اور اس سلسلے میں اپنے حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن نور اللہ مرقدہ سے بھی اعتراض کے انداز میں گفتگو کرنے کی کئی مرتبہ نوبت آئی۔ ہمارے یہاں دار الافتا میں بھی اس نوع کے سوالات مختلف اوقات میں آتے رہے اور اس کے جوابات بھی دیے جاتے رہے۔ سب سے آخر میں ایک تفصیلی سوال بعض علما کی طرف سے آیا تھا، اس کا جواب دار الافتا میں پڑھنے والے طلبہ سے لکھوایا۔ حذف و ترمیم کے بعد جو جواب سائل کو بھیجا گیا، اس کی ایک نقل آپ کی خدمت میں بھی روانہ ہے۔

ویسے اس مسئلے میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا سکتا ہے، لیکن اب تو طبیعت بھی اس کی طرف سے سرد ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ آپ کی خدمت میں بھیجی جانے والی سابقہ جواب کی نقل آپ کے لیے موجبِ تسلی ہو [گی]، خدا کرے!

ماہِ مبارک میں آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں، خصوصاً ہاتھ لکھنے سے قاصر ہو چکا ہے، اس کے لیے دعا کا اہتمام فرمائیں۔ فقط

املاہ: احمد خانپوری

۲ر رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

﴿۵۰﴾

قرض کی ادائیگی کے لیے دعا

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے حالات تفصیل سے معلوم ہوئے۔ آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام قرضوں کو بہ عافیت وسہولت جلد از جلد ادا کروا کر، آپ کو سبک دوش فرمائے۔ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ اس دعا کو پڑھنے کا اہتمام کریں: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ [۱]

رات اور دن میں جو وقت آپ کے لیے دل جمعی اور یک سوئی کا ہو (بشرطیکہ

---

(۱) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي، قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک غلام نے ان کے پاس آکر کہا کہ مَیں اپنی آزادی کی رقم ادا نہیں کر پا رہا ہوں، آپ ہماری کچھ مدد فرما دیجیے، تو انھوں نے فرمایا: کیا مَیں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں، جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھائے تھے؟ اگر تیرے پاس 'صیر' پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو، تو تیری جانب سے اللہ اسے ادا فرما دے گا۔ انھوں نے کہا: کہو: 'اے اللہ! تو ہمیں حلال دے کر حرام سے کفایت کر دے، اور اپنے فضل سے نواز کر اپنے سوا کسی اور سے مانگنے سے بے نیاز کر دے۔ (ترمذی:3563) ندیم

وقتِ مکروہ نہ ہو) اس میں دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجۃ ﴿۱﴾ کی نیت سے پڑھنے کی عادت بنالیں۔ ان شاء اللہ اس کے بھی اچھے ثمرات ونتائج ظاہر ہوں گے۔

معمولات کی پابندی کا اہتمام فرمائیں، اس کا چھوٹنا بھی مختلف النوع پریشانیوں کا باعث ہوتا ہے۔ فقط۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۵۱﴾

گناہ کی طرف رجحان کم ہونا بھی اچھی علامت ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا ۔۔۔ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیر و عافیت معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ معمولات کی پابندی مزید باعثِ مسرت ہے۔ کوتاہی کی نوعیت آپ نے واضح نہیں فرمائی ہے کہ اس پر کچھ

---

(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. (ترمذی:479) ندیم

لکھا جاسکے۔

گناہ کی طرف رجحان کم ہونا بھی اچھی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی بڑی مصیبت سے آپ کی حفاظت فرمائیں۔

حج کا ارادہ قابلِ مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سفرِ حج کو سہولت و عافیت کے ساتھ مکمل کرائیں۔ تمام مناسک سنت کے مطابق اپنے اپنے وقت پر ادا کرائیں۔ ہر نوع کی جنایت سے حفاظت فرمائیں۔ حرمین شریفین کی برکات و انوار سے زیادہ سے زیادہ مستفید فرمائیں۔

اہلیہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی مرضیات پر چلا کر دارین کی خیرات و برکات سے مالا مال فرمائیں۔

آپ کے لیے، آپ کے والدین کے لیے اور تمام متعلقین کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط۔　　والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۵۲﴾

زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ بچّے کو اپنے پاس رکھ کر ہی پڑھایا جائے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب دیولوی سلمہ اللہ تعالیٰ و عافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدّتوں بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوکر موجبِ مسرت ہوا۔ اپنی معذوری اور کسی کاتب کے میسر نہ آنے کی وجہ سے فوری جواب دینے سے عاجز رہا، اس پر نادم اور معذرت خواہ ہوں۔ اپنے بچّے کو حفظ کرانے کا ارادہ قابلِ مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت سہولت و عافیت کے ساتھ بچّے کو حفظِ قرآن کی دولت سے مالا مال فرمائیں اور اس کے بعد قرآنی علوم ومعارف سے بھی نوازیں۔ زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ بچّے کو اپنے پاس رکھ کر ہی پڑھایا جائے، تاکہ اس کے عادات واخلاق پر بھی آپ کی نگرانی رہے اور خود ہی اس کی تربیت بھی فرمائیں۔ لیکن اگر گھر پر رکھنے کی صورت میں غلط ماحول کا شکار ہوکر اخلاق کے فاسد ہونے کا اندیشہ ہو، تو دوسری ایسی جگہ جہاں اس اندیشے سے حفاظت ہو، رکھا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کے اہلِ علم احباب میں جو لوگ آپ کے بچّے کے مزاج وطبیعت سے واقف ہیں، ان سے مشورہ لینا مناسب ہے۔

میں دعا کرتا ہوں۔　　　فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۵۳﴾

یک طرفہ حقائق کو پیش کرنا

باسمہ تعالیٰ

ازدواجی زندگی میں میاں بیوی کے درمیان پیش آنے والے وہ معاملات اور نزاعات جن کو آپ نے تفصیل سے تحریر کیا ہے، اس کا حل یہ نہیں ہے کہ کسی مفتی کے

پاس استفتا کی صورت میں پیش کر کے اس کا جواب حاصل کرلیا جاوے۔ یہ صورت اس وقت مفید ہوسکتی ہے، جب دونوں فریق مِل کر سوال تیار کریں اور پہلے سے اس پر اتفاق کرلیں کہ اس کا جو جواب آئے گا، اس کو دل سے تسلیم کر کے، اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ ورنہ یک طرفہ حقائق کو پیش کر کے جواب حاصل کرنا' جیسا کہ آپ کر رہے ہیں، اس جھگڑے کی آگ میں تیل کا کام دیتا ہے۔

اس لیے آپ دونوں میاں بیوی دونوں خاندان کے ایسے تین چار حضرات کو حَکَم تجویز کریں، جن کی دیانت وثقاہت، معاملہ فہمی اور علم وتقوے پر سب کو اتفاق ہو۔ اس کے بعد ان کے سامنے دونوں فریق اپنی باتیں پیش کریں، اور وہ حضرات جو فیصلہ دیں، اس کو دل سے مان کر عمل پیرا ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۵۴﴾

ایک خواب اور اس کی تعبیر

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

واجب الاحترام والتکریم حضرت اقدس مفتی احمد صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد التحیۃ المسنونۃ، اللہ رب العزت سے امیدِ قوی ہے کہ آں حضرت والا کا مزاجِ گرامی بہ خیر وعافیت ہوگا۔

بعدہٗ عرض ایں کہ راقم الحروف کو مؤرخہ ۱۸؍رمضان کو ایک خواب یہ آیا کہ حضرت مولانا قمر الزماں صاحب (جو فی الحال دار العلوم کنتھاریہ میں خانقاہ چلا رہے ہیں) کا انتقال ہوگیا۔ پھر ۱۹؍رمضان المبارک کو یہ خواب آیا کہ حضرت مولانا قمر الزماں صاحب بیان فرما رہے ہیں اور راقم الحروف خانقاہ میں گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ مہاراشٹر، ناسک کے لوگ کثیر تعداد میں مولانا کے بیان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت متاثر ہو رہے ہیں۔

حضرت والا سے مذکورہ دونوں خوابوں کی تعبیر دریافت طلب ہے، امید کہ جلد از جلد تعبیر تحریر فرمائیں گے۔

اپنی ادعیۂ صالحہ میں بندۂ سیاہ کار کو یاد فرمائیں۔

مکتوب:

باسمہٖ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کو چاہیے تھا کہ ان دونوں خوابوں کی تعبیر خود حضرت مولانا دامت برکاتہم سے دریافت فرماتے۔

پہلے خواب میں ایک مخصوص مقام کے حصول کی طرف اشارہ ہے۔ دوسرے

خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ قریب والوں کے مقابلے میں دور والے حضرت مولانا کی ذات سے زیادہ فایدہ اٹھارہے ہیں۔فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۵۵﴾

اس میں لذّت کا احساس روحانی اعتبار سے بڑا خطرناک ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا قاری۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں یہاں بہ خیر وعافیت رہ کر آپ کی خیریت وعافیت کے لیے دل سے دعا گو ہوں۔پچھلے کئی دنوں سے آپ پر جواب لکھوانا چاہتا تھا، لیکن کوئی کاتب نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر پر تاخیر ہوتی گئی، یہاں تک کہ آج آپ کا ۲۹/انتیس جنوری کا تحریر فرمودہ گرامی نامہ موصول ہوا اور اس نے مہمیز کا کام دیا۔

آپ کے لیے نیز آپ کے صاحب زادے محمد کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت وقوت وعافیت سے نواز کر، اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمائیں۔ آپ کی بیٹی کے لیے صالح جوڑ نصیب فرمائیں اور اس طرف سے آپ کو بے فکر فرمائیں۔ آپ جوابی ایر لیٹر کی فکر نہ کریں، اس کے بغیر بھی ان شاء اللہ آپ پر جواب آتا رہے گا۔

(۱) خواہشات تو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، اس لیے ان کے ہونے سے پریشان نہ ہوں، البتہ ان کے تقاضے پر عمل کرتے ہوئے کسی معصیت کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

(۲) اگر معذوری اور بیماری کی وجہ سے فجر کی جماعت میں پہنچ نہیں سکتے، تو اس کی گنجائش ہے، ورنہ اپنی اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے ہمت اور ارادے سے کام لینا ضروری ہے۔

(۳) گناہ سے بچنے کے لیے بار بار ہمت کو استعمال کریں گے تو اس میں قوت پیدا ہوگی، اور پھر گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ نیز ایسے لوگ جو گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں' ان کی صحبت بھی مفید ہے۔ نامحرم عورتوں کے ساتھ بات چیت اور اس میں لذت کا احساس، روحانی اعتبار سے بڑا خطرناک ہے، اس سے اپنے آپ کو دور رکھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمت و توفیق عطا فرمائیں۔

(۴) تلاوت و ذکر کی پابندی موجبِ مسرت ہے۔

انکم ٹیکس والوں کے مطالبے سے اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں۔ رمضان میں آنے کا اگر نظام بنالیں، تو بہت مناسب ہے۔ وہاں کے حضرات علمائے کرام مولانا سعید و مولانا فرید و مولانا ممتاز الحق و مولانا سعید الرحمان و مولانا سراج اور حافظ سراج تمام کی خدمت میں سلام اور درخواستِ دعا۔ مولانا طاہر اور مولانا الیاس کی خدمت میں بھی۔

مولانا سعید اور مولانا فرید کے لیے خدمتِ دین کی بہترین شکلیں اللہ تعالیٰ مقدر فرمائیں۔ آپ بھی اپنی دعاؤں میں یاد شاد فرمائیں۔ آیندہ ہفتے میں حج کے لیے

جانے کا ارادہ ہے، دعا فرمائیں۔ گھر میں سلام عرض ہے۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

۲۳؍ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ، ۷؍فروری

﴿۵۶﴾

اور وقت آئے گا کہ پوری نماز میں یہ تصور باقی رہے گا

ڈاک:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

من جانب۔۔۔الی الشیخ دامت برکاتہم

محترم ومکرم حضرت شیخ دامت برکاتہم سے بعد سلام عرض ہے کہ الحمد للہ اسباق کے زیادہ ہوجانے کی وجہ سے یا تقریر یاد کرنے کی وجہ سے کبھی کبھی کچھ قرآن پڑھنا رہ جاتا ہے، اس لیے معافی کا خواستگار ہوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میرا نماز میں دھیان نہیں رہتا۔ اگر توجہ لاتا ہوں، تب بھی توجہ ہٹ جاتی ہے۔ اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ دھیان برقرار رہے۔ اور یہ کہ میں نے پہلے خط میں جو معمولات کا تذکرہ کیا تھا، وہ یہ ہیں: ہر نماز کے بعد استغفر اللہ ۳؍مرتبہ۔ چوتھا کلمہ ۱۱؍مرتبہ۔ رب اشرح لی الخ ۳؍مرتبہ۔ اللہ ۱۰۰؍مرتبہ۔ یا علیم

۱۰۰ ر مرتبہ۔ تسبیحِ فاطمی۔ آیۃ الکرسی۔ یا قادر المقتدر قونی قلبی ۱۱ ر مرتبہ اور صبح سورۂ یٰس، رات کو سورۂ ملک اور چار قُل۔ تسبیحِ فاطمی۔ یا رشید ۱۰۰ ر مرتبہ۔ یا وھاب ۱۰۰ ر مرتبہ۔ آیۃ الکرسی۔ اور جمعے کے دن اکثر تقریباً ایک یا ڈیڑھ ہزار مرتبہ درود شریف۔ تو کیا مَیں اپنے اِن اعمال پر برقرار رہوں؟

اور آخری بات یہ ہے کہ آپ سے مِلنے کا کیا وقت ہے؟ اسے بھی تحریر فرما دیں۔ اور آپ کی دعا کا طلب گار ہوں۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات پورے ہو رہے ہیں، یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کی مقررہ مقدار مکمل کرنے کا بھی اہتمام کریں۔ نماز کے دوران یہ تصور کریں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں﴿۱﴾۔ شروع میں یہ تصور تھوڑی دیر رہے گا، پھر اس میں تھوڑا تھوڑا اضافہ ہوتا رہے گا، اور وقت آئے گا کہ پوری نماز میں یہ تصور باقی رہے گا، یک بارگی یہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نماز کا خشوع نصیب فرمائے۔

---

(۱) فی حدیث طویل؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ:۔۔۔ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ، كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (مسلم:1) ندیم

آپ اپنے طور پر جن معمولات کو انجام دے رہے ہیں، اس کی اجازت ہے۔
عصر اور مغرب کے درمیان ملاقات کا وقت ہے۔ آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ فقط

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۵۷﴾

ایک خواب کی تعبیر

ڈاک:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم ومکرم واجب الاحترام جناب حضرت مولانا احمد صاحب دامت برکاتہم

خواب: منگل کی رات کو مَیں سویا ہوا تھا، تو مَیں نے دیکھا کہ میری بیوی کا انتقال ہو گیا۔ تو دیکھا مَیں نے انتقال کے بعد دفن کرنے کے بعد ایسی کوئی نوبت پیش آئی کہ میت نکالنا پڑی۔ تو مَیں نے دیکھا کہ مَیں خود اور دوسرے ساتھی نے مِل کر قبر میں سے یا صندوق میں سے نکالا اور مَیں نے میری بیوی کو پشت کی جانب سے اٹھایا۔ نکالنے کے بعد کفن بھی سلامت، اور پوری میت نورانی لگتی تھی۔ بعد میں گھبراہٹ کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔

پس اس کی تعبیر آپ مجھے سمجھائیے۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

مکرمی !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ شعبۂ تحفیظ القرآن میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں، یہ معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

خواب میں جس ہیئت میں بیوی کو دیکھا ہے، وہ اچھی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ دین داری میں ترقی عطا فرمائیں۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ فقط

أملاہ: احمد خانپوری

۱۳ رصفر ۱۴۲۳ھ

﴿۵۸﴾

پھر آپ کو کیوں وقت نہیں ملے گا؟

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طویل مدت کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوکر کاشفِ احوال ہوا۔ آپ تدریسی مشغلے میں مصروف ہوگئے ہیں، یہ معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے

علمی فیض کو عام وتام فرمائیں۔

(۱) معمولات بالکل ترک ہو گئے، یہ معلوم ہو کر بہت دکھ ہوا۔ دوبارہ شروع فرما دیں اور آیندہ پابندی کا اہتمام کریں۔ ذکرِ جہری کے چھوٹنے کے نتیجے میں سارا نظام درہم برہم رہے گا۔ ہم بھی اپنے سارے معمولات کی ادایگی کے ساتھ مطالعہ اور دیگر امور کے لیے وقت اور فرصت پاتے ہیں، پھر آپ کو کیوں وقت نہیں ملے گا؟

(۲) نماز کے دوران آنے والے وساوس اور خیالات کی طرف مطلق دھیان نہ دیں، خود ہی ختم ہو جائیں گے۔ یہی اس کا علاج ہے۔

(۳) ہمت اور ارادے سے کام لے کر بدنظری سے بچا جا سکتا ہے، اس کے روحانی نقصانات بہت ہیں۔

(۴) جب وضو ٹوٹ جائے، نیا وضو کر لیا کریں، چاہے ایک گھنٹے میں کئی مرتبہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۵) فقہ وفتاویٰ کا مطالعہ جاری رکھیے اور کسی ماہر تجربے کار مفتی کی خدمت میں بھی آتے جاتے رہیں۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط

اُملاہ: احمد خانپوری عفی عنہ

﴿۵۹﴾

کیا آپ کو اپنی ذات پر اتنا بھی کنٹرول نہیں؟

ڈاک:

۲۷/ربیع الاول، بروز پیر

باسمہ عزوجل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاجِ عالی بہ خیر وعافیت ہوں گے۔

بعدہٗ عرض خدمت [یہ ہے] کہ ایک عرصۂ دراز سے معمولات میں بے حد غفلت ہو رہی ہے، لہٰذا تنبیہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

اخیر میں دعا اور توجہ فرمانے کی درخواست کے ساتھ حضرت والا کی طبیعت اور بھائی کے احوال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ فقط

والسلام

مکتوب:

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ جب آپ خود محسوس فرما رہے

ہیں کہ معمولات کی ادائیگی میں بے حد غفلت ہو رہی ہے، تو خود ہی اس احساس کی بنیاد پر اپنی غفلت کو دور کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ آخر آپ کو اپنی ذات پر اتنا بھی اختیار اور کنٹرول نہیں ہے کہ اس غفلت پر اس کو تنبیہ فرما کر کوئی مقررہ سزا دے سکیں؟

مناسب طریقہ یہی ہے کہ ایسی کوتاہی اور غفلت کے لیے مناسب سزا پہلے ہی سے تجویز فرمالیں اور پھر ہمت وقوت سے کام لے کر اس کو نافذ بھی فرمالیں۔ سزا کے طور پر؛ روزے رکھنا، ایک دو وقت کا کھانا نہ کھانا، ایک مقررہ تعداد میں صدقہ کرنا وغیرہ تجویز فرما سکتے ہیں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے لیے معمولات کی پابندی آسان فرمائیں۔ میری طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے، بھائی کے لیے دعا کی ضرورت ہے۔

فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۶۰﴾

اپنا وقت ضایع نہ ہو اس کا خیال رکھے، یہی بات اہم ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا مفتی۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دستی ارسال فرمودہ گرامی نامہ موصول ہوا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت

ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آیندہ بھی ہر طرح خیر و عافیت سے رکھیں۔

آپ لکھ رہے ہیں کہ وقت میں برکت نہیں ہے، حالاں کہ آپ 'جلالین اول' اور 'ہدایہ ثانی و ثالث' پڑھاتے ہیں، اور دیگر دینی امور انجام دیتے ہیں، پھر بھی برکت نہ ہونے کا کیا مطلب؟ اللہ تعالیٰ ہماری زندگی کے ان اوقات کو دین وعلمِ دین کی خدمت میں استعمال کروادے، اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوسکتی ہے؟ آدمی کام کرتا رہے، اپنا وقت ضایع نہ ہو اس کا خیال رکھے، یہی بات اہم ہے اور آپ بحمد اللہ اسی نہج پر اپنے اوقات کو گزار رہے ہیں۔ بچّوں کی نماز کی ذمّے داری بھی بہت بنیادی اور اہم کام ہے، اس کی طرف خصوصی توجہ رکھیں۔ اس کام کی بھی بڑی برکات ہیں۔

کتاب میں مسئلہ لکھا ہے کہ سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز کی دونوں رکعتوں میں الحمد للہ کے سوا چالیس یا پچاس آیتیں پڑھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ساٹھ سے سو تک پڑھے۔ ظہر کی دونوں رکعتوں میں بھی فجر کے مثل پڑھے۔ (آگے لکھا ہے) مفصلات کا پڑھنا الگ سنّت ہے اور مقدارِ معیّن یعنی آیتوں کی تعداد کے لحاظ سے- جو اوپر مذکور ہوئی- پڑھنا الگ سنت ہے۔ حسبِ موقع جس پر چاہے عمل کرے، لیکن مفصلات کا اختیار کرنا مستحسن ہے۔ (عمدۃ الفقہ: ۱۱۶/۲)

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے پارے سے شروع کر کے نماز میں قرآن ختم کرنے کو- جو آپ نے سوچا ہے- اس کی بھی اجازت ہے، لیکن ممکن ہے [کہ] مصلیوں میں کسی کو یہ چیز گوارا نہ ہو اور وہ مفصلات پر اصرار کرے۔ بہ ہر حال! اپنے یہاں کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور مولانا سلیم صاحب سے مشورے کے بعد، جو چاہے

عمل کریں۔

مولانا سلیم صاحب کی بیماری سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ سے نواز کر ان کے فیوض و برکات کو عام و تام فرمائے۔ میری طرف سے ان کی خدمت میں سلام اور درخواستِ دعا فرما دینا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو، اہلیہ کو اور دونوں بچوں کو دارین کی بھلائیوں سے خوب خوب نوازے۔ سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

﴿۶۱﴾

اللہ تعالیٰ شافیِ مطلق ہے

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم جناب مولانا قاری ابراہیم صاحب زید مجدہم و مدت فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ بیماری کا حال معلوم ہو کر فکر لاحق ہوئی۔ دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ شافیِ مطلق ہے، ان شاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ تشویش میں نہ پڑیں۔ مندرجۂ ذیل کلمات صبح صادق کے بعد اور طلوعِ آفتاب سے پہلے چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر اُسے پانی یا دودھ سے دھو کر نہار منہ پی لیں۔ وہ کلمات یہ ہیں: یاحی حین لا حی فی دیمومۃ ملکه وبقائه یاحی۔

یہ عمل چالیس روز مسلسل کرتے رہیں۔

ازدواجی زندگی کو پیش آمدہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ بہ عافیت دور فرمائے اور ہر شر سے حفاظت فرمائے۔ فقط۔ والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۶۲﴾

باطنی امراض کے لیے صرف خط و کتابت کافی نہیں

باسمہ تعالیٰ

مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ باطنی امراض کے علاج کے لیے صرف خط و کتابت کافی نہیں، ایک مدت تک صحبت کے بعد خط و کتابت مفید اور مؤثر ہوتی ہے۔ لیکن چوں کہ آپ طلبِ علم میں مصروف ہیں، اس لیے اس وقت اپنے آپ کو تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بچانے کا اہتمام کرتے رہیں۔ اپنے فرائضِ منصبی (درس کی پابندی، مطالعہ، تکرار) کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ اوقات کو ضایع کرنے سے بچیں۔ بری صحبتوں سے خصوصی طور پر دور رہیں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح عطا فرمائے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۶۳﴾

نظرِ بد کے اثرات کے ازالے کے لیے عمل

باسمہٖ تعالیٰ

مکرمی سلمکم اللہ تعالیٰ وعافاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی، تدریسی خدمات کو قبول فرما کر مزید ترقیات سے مالا مال فرمائے۔ آپ کے پاس پڑھنے والے بچوں میں جو بیمار ہیں، ان کو صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرمائے۔ نظرِ بد کے لیے سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور معوذتین اور اول وآخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیر لیں۔ اس عمل کے بار بار کرنے سے ان شاء اللہ نظرِ بد کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

آپ کے اور آپ کے اہل وعیال کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۶۴﴾

سفر کے دوران تو آدمی کو وقت زیادہ ملتا ہے

باسمہ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات پابندی سے پورے پورے ادا کرنے کا اہتمام کیجیے۔ معمولات کی پابندی ہی ترقی کا زینہ ہے۔ جس روز کمی رہ جائے، بہ طور سزا چند رکعات نفل یا ایک دو روزے رکھ لیا کریں۔ سفر کے دوران تو آدمی کو وقت زیادہ ملتا ہے، اس وقت معمولات کا چھوٹنا سمجھ میں نہیں آتا۔ بس یا ٹرین کی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بہت کچھ پڑھ سکتے ہیں۔ آیندہ اہتمام کریں۔ دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

نوٹ: سانگلی سے ملا مصطفی اور جناب محمد عمر صاحب کا خط بیعت کے سلسلے میں موصول ہوا ہے۔ ان دونوں صاحبان کی خدمت میں سلام مسنون کے ساتھ یہ عرض کر دیں کہ یہ دونوں حضرات اس سلسلے میں استخارۂ مسنونہ کا اہتمام کریں، اس کے بعد بھی اگر ان کا قلبی رجحان احقر سے بیعت کا باقی رہے تو اطلاع دیں، ان شاء اللہ بیعت کر لیا جائے گا۔ فقط والسلام۔

﴿۶۵﴾

آنکھ کھلنے پر ہمت سے کام لے کر اٹھ بھی جایا کریں

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم ومحترم مولانا خلیل الرحمن صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات پر مداومت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا ومحبت عطا فرما کر دوامِ طاعت کی توفیق سے نوازے۔ تہجد کے سلسلے میں اس وقت جو عمل کر رہے ہیں، وہ بھی غنیمت ہے۔ کوشش یہی رہے کہ اٹھنا نصیب ہو جائے اور آنکھ کھلنے پر ہمت سے کام لے کر اٹھ بھی جایا کریں۔ اللہ تعالیٰ 'تذکرۃ الرشید'﴿۱﴾ کا مطالعہ نافع اور مفید بنائے۔ جو باتیں سمجھ میں نہ آویں، ان کو مکرر سہ کرر پڑھیں، ان شاء اللہ فایدہ ہوگا۔ مولانا اسیر ادروی نے حضرت گنگوہیؒ کی جو سوانح﴿۲﴾ ترتیب دی ہے اور 'شیخ الہند اکیڈمی' نے اس کو نشر کیا ہے، وہ بھی مطالعے میں رکھیں۔ 'فضائلِ صدقات'﴿۳﴾ کی دوسری جلد کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مع اہل وعیال صحت وعافیت سے نواز کر دارین کی خیرات و

---

(۱) تذکرۃ الرشید حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی سوانح حیات ہے، اس کے مصنف حضرت مولانا عاشقِ الٰہی میرٹھی ہیں۔ ندیم

(۲) اس کا نام ہے: 'حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ: حیات وکارنامے'۔ ندیم

(۳) فضائلِ صدقات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی تصنیف اور فضائل اعمال جلد دوم میں شامل ہے۔ ندیم

برکات سے مالا مال فرمائے۔

دعا کرتا ہوں۔فقط والسلام۔

أملاہ: احمد خانپوری

۳؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

﴿۶۶﴾

جو کچھ ہونے والا ہے، وہ مقدّر ہے

ڈاک: ۷۸۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیمات

بندہ ریگنٹوی گاؤں کا رہنے والا [ہے]۔آپ کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ بندہ چند تکلیفات سے دو چار ہے۔ بندے کو کوئی خوشی برداشت ہے، نہ غم۔اور نہ کوئی تکلیف، نہ غصہ، نہ بھوک۔اور ہر کام میں عجلت ہوتی ہے۔اگر کوئی غم کی بات سننے میں آتی ہے تو اتنا ٹینشن چڑھ جاتا ہے کہ پسینہ نکل جاتا ہے۔اور بھوک کی حالت میں یہ امراض زیادہ ہوتے ہیں۔اور سوچ بہت ہوتی ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ ان تمام تکلیفات کا کوئی اچھا حل بتا کر شکریے کا موقع عنایت فرمایئے۔آپ سے دعا کی درخواست ہے۔فقط والسلام

۴؍۷؍۲۰۰۲ء

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کا حال معلوم ہوکر دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت و عافیت سے نوازکر مزاج میں اعتدال پیدا فرمائے۔ ہمیشہ یہ سوچتے رہیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارا خالق و مالک اور علیم وقدیر ہے۔ نیز وہ ہمارے لیے ماں سے بھی زیادہ مہربان اور شفیق ہے﴿۱﴾۔ وہ جو کچھ بھی ہمارے لیے تجویز کرتا ہے، اس میں ہماری خیر و بھلائی پوشیدہ ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے، وہ مقدر ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر تکلیف ومصیبت سے محفوظ رکھے۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

(۱) أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ. (بخاری:6000) ندیم

﴿۶۷﴾

اعتدال کی تعریف اور اس کا حکم

ڈاک:

باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ

منجانب بندہ۔۔۔عفی عنہ

محترم المقام واجب الاحترام حضرت دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون عرض خدمتِ اقدس میں یہ ہے کہ الحمد للہ بہ خیر وعافیت سے رہ کر آپ کی خیر وعافیت کا طالب ہوں۔

دیگر عرض یہ ہے کہ بندہ بہت ساری بیماریوں کا شکار ہے، اس میں سب سے بڑی بیماری خیالی ہے۔ اگر کہیں سے کچھ خبر مل جائے، تو دل ودماغ بے چین رہتا ہے اور عوام وخواص کا کہنا ہے اعتدال واستقامت نہیں ہے۔ اب استقامت تو سمجھ میں آتا ہے، مگر اعتدال سمجھ میں نہیں آتا اور نہ سمجھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ عوام تو عوام، مگر خواص بھی ناخوش نظر آتے ہیں۔ جب کوئی اللہ کا بندہ کہنے والا مل جاتا ہے تو بے ساختہ کہتا ہے 'تیرے اندر گلو [غلو] کرنے کی عادت ہے'۔

علاج فرما کر آپ کی بابرکت ورحمت والی دعاؤں میں یاد فرمائیں اور ابھی امتحان چل رہا ہے، بچّوں کے لیے بھی دعا فرمائیں اور گھر والوں کے لیے بھی دعا فرمائیں اور

آپ کی شان میں جو بے ادبی ہوئی، اسے بھی معاف فرما کر مشکور وممنون فرمائیں۔

۲۷/ ۴/ ۱۴۲۳ھ، منگل

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

'اعتدال' کا مطلب ہے 'میانہ رَوی' یعنی ہر چیز میں درمیانی راستہ اختیار کرنا۔ نہ تو اس میں حد سے آگے بڑھے، نہ کوتاہی سے کام لے۔ مثلاً بیوی کے حقوق کی ادائیگی شریعت کا ایک اہم حکم ہے، بعض لوگ اس میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں، اسی کو 'تفریط' کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس میں اتنے زیادہ حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں کہ اس کے حقوق کی ادائیگی کے عنوان پر ماں باپ اور دوسرے رشتے داروں کی حق تلفی کرنے لگتے ہیں۔ اس کو 'افراط' کہا جاتا ہے۔ اعتدال یہ ہے کہ اس کے حقوق اس طرح ادا کیے جائیں کہ اس کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی کا ارتکاب بھی نہ ہو اور اس کی وجہ سے دوسروں کی حق تلفی بھی نہ ہو، اسی کو میانہ رَوی اور اعتدال کہا جاتا ہے۔ شریعت کے ہر حکم کی بجا آوری میں اور زندگی کے دوسرے معاملات میں بھی اعتدال مطلوب ہے۔ غلو افراط ہی کا دوسرا نام ہے۔ فقط۔ والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۶۸﴾

نکاح سے متعلق دعائیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ نے رمضان میں حاضر نہ ہوسکنے کی وجہ مالی مجبوری لکھی، اگر کسی سے قرض لے کر آجاتے تو اس کی ادائیگی کا انتظام کردیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور بہن دونوں کو رشتہ عطا فرمادیا، یہ معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ امید ہے کہ نکاح کا مرحلہ بھی بہ عافیت پار ہو چکا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں بھائی بہن کو خوش گوار اور قابلِ رشک ازدواجی زندگی عطا فرمائے اور آپسی حقوق کی ادائیگی کا اہتمام نصیب فرمائے۔ اس نکاح کو نظر اور شرم گاہ کی عفت وعصمت اور اولادِ صالح کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنائے اور نکاح کی نسبت سے جو خیر وبھلائی ہو سکتی ہے، عطا فرمائے اور تمام شرور سے مکمل حفاظت فرمائے۔

جواب دینے میں تاخیر ہوئی، اس کو معاف فرمائیں۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۶۹﴾

شاگردوں کو بھی اولاد سمجھ کر یہی معاملہ کیا جائے

باسمہ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ تفصیل معلوم ہوئی۔ غیبت سے بچنے کا آسان علاج یہی ہے کہ ساتھیوں کی مجلس میں ہرگز نہ بیٹھیں، اس لیے کہ عام طور پر جب چند ساتھی بیٹھتے ہیں تو ابتدا میں اگرچہ اچھی گفتگو ہوتی ہے، لیکن درمیانِ گفتگو کسی کا تذکرہ آجاتا ہے تو اس کی غیبت پر بات چلی جاتی ہے اور پھر مجلس کے درمیان سے اٹھنا بھی بھاری معلوم ہوتا ہے، اس لیے آسان صورت یہی ہے کہ ایسی مجالس سے احتراز کیا جائے۔

بدنگاہی کی عادت جڑ پکڑ چکنے کی وجہ سے آدمی کے لیے باوجود چاہنے کے اس سے بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے، لیکن یہ نفس کا ایک دھوکا ہے۔ عین اسی وقت جب وہ محسوس کر رہا ہے کہ میرے لیے بچنا مشکل ہے، اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ اس وقت بدنظری کرتے ہوئے مجھے لوگ دیکھ رہے ہیں، تو ضرور بالضرور وہ اپنے آپ کو اس سے بچائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس کا یہ سمجھنا کہ بچنا مشکل ہے، محض ایک دھوکا تھا۔ بہ ہر حال! ہمت سے کام لیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعے مدد بھی مانگتے رہیں، اس کے باوجود کبھی ہو جائے تو فوراً تجدیدِ توبہ کرلیں، ان شاء اللہ اس پر مداومت سے اس رذیلے سے نجات ملے گی۔

پڑھانے کے دوران شاگردوں پر نظر نہ کریں۔ یہ سوچیں کہ یہ میری روحانی اولاد ہے، اگر میرا حقیقی بیٹا سامنے ہوتا- چاہے وہ کتنا ہی خوب صورت کیوں نہ ہو- کیا مَیں اس کو دیکھ کر لذت حاصل کرتا؟ جب حقیقی بیٹے کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو شاگردوں کو بھی اولاد سمجھ کر یہی معاملہ کیا جائے۔ تنہائی میں ان کے ساتھ خلط ملط رکھنے سے مکمل احتراز کریں۔ اگر ہو سکے تو ذکرِ جہری لے کر اس پر مداومت کریں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچا کر اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۷۰﴾

ہمت اور ارادے سے کام لیں گے تو معاملہ آسان ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مدتِ مدیدہ کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ معمولات کی کوتاہی سے دکھ اور افسوس ہوا۔ اگر خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھتے، اسی طرح ماہ دو ماہ میں ایک آدھ مرتبہ تشریف لاتے، تو غفلت اور کوتاہی کا کچھ مداوا ہو جاتا۔

نمازوں کی جماعت کا چھوٹنا یا اس کا قضا ہوجانا بہت زیادہ قابلِ فکر چیز ہے۔ اپنے لیے کوئی سزا مقرر فرمالیں کہ آیندہ جب ایسا ہوگا تو اتنی رکعات نماز پڑھوں گا یا اتنے روزے رکھوں گا یا اتنی رقم کا صدقہ کروں گا، تاکہ غفلت پر ایک طرح کی روک لگ جائے۔ گناہوں سے بچنے کے معاملے میں بھی (خاص کر بدنگاہی اور فضول گوئی) کوتاہی ہوئی ہوگی، غفلت میں اس کو بھی بڑا دخل ہے۔ بہ ہرحال! اگر ہمت اور ارادے سے کام لیں گے تو معاملہ آسان ہے۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ آپ کو اور گھر والوں کو صحت و عافیت سے رکھ کر صالح و نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۷﴾

والدہ اور بیوی کے جھگڑے میں نہ پڑیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ مژدۂ خیر و عافیت سے مسرت ہوئی۔ جب سے بارش ہوئی ہے، فون خراب پڑا ہے۔ درمیان میں کبھی کبھار چلتا ہے، پھر خراب ہوجاتا ہے۔

کچھ عملے والوں کی شرارت بھی ہے۔

معمولات کی پابندی باعثِ مسرت ہے۔ ذکر [کا] جو اثر آپ نے تحریر فرمایا ہے، مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک نام کی برکت سے ہماری گندگیوں کو دور فرمائے اور اپنے ذکر کی لذت وحلاوت سے مالا مال فرمائے۔

والدہ اور بیوی کے جھگڑے میں مناسب تو یہ ہے کہ آپ نہ پڑیں، اور بیوی کو اپنے طور پر یہ سمجھا دیں کہ والدہ کی طرف سے کوئی بات ناگواری کی سنے تو صبر سے کام لے، اور والدہ جب آپ سے بیوی کو ڈانٹ ڈپٹ کے لیے کہیں تو ان کو بتلا دیں کہ مَیں ان شاء اللہ اس کو سمجھا دوں گا۔ گھر میں جب آویں تو ایسے وقت آویں کہ ان کو اس قسم کے شِکوُوں کا موقع ہی نہ ملے۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اطمینان اور سکون کی فضا پیدا فرما کر، اس مخمصے سے نجات عطا فرمائے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۷۲﴾

جب باہر نکلیں، اپنے عزم کو تازہ کر کے نکلیں

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیریت سے مسرت ہوئی۔ استاذ نے تعطیلات میں اپنے اوقات کو صحیح گزارنے کے لیے ہدایات دی تھیں اوران پر عمل کا وعدہ لیا تھا، اس میں جو کوتاہی ہوئی، ظاہر ہے اس کی وجہ سے وعدہ خلافی کے ساتھ استاذ کے اعتماد کو بھی مجروح کیا گیا۔ اس لیے ان کے سامنے صحیح صورتِ حال پیش فرما کر آیندہ اپنے اوقات کو صحیح گزارنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے، معافی مانگ لیں۔

خیالات کی طرف توجہ نہ کریں۔ کسی گناہ کا وسوسہ آوے، تو اس پر عمل نہ کریں۔ بدنظری سے بچنے کے لیے ارادے اور ہمت کی ضرورت ہے، ساتھ میں یہ بھی استحضار رہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے، اور جب باہر نکلیں، اپنے عزم کو تازہ کر کے نکلیں۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ علمِ نافع اور عملِ صالح سے نوازے۔ آپ کے استاذ کی خدمت میں بھی سلام عرض ہے۔ فقط والسلام

أملاه: احمد خانپوری

﴿۷۳﴾

گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ساتھ تھے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

مکرمی ومحترمی بہ خدمت مفتی صاحب دامت برکاتہ ومدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون! بعد گذارش ایں کہ میں نے خواب دیکھے ہیں، اس کی تعبیر بتا کر مجھے ممنون ومشکور فرماویں۔

(۱) ہماری جماعت سال کی' سوڈان میں کام کر رہی تھی۔ ہمارے ساتھ میں ایک عرب ساتھی اُردن سے جُڑے تھے، اُن کی شکل میں حضور پاک ﷺ کو مَیں نے خواب میں دیکھا اور دیکھا کہ ہماری جماعت ہے، کسی عرب ملک میں کام کر رہی ہے، ہمارے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے ہیں اور حضور پاک ﷺ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ مَیں اللہ کا نبی ﷺ ہوں، میرا نام محمد ﷺ ہے، میرا نام احمد ﷺ ہے، اور دونوں شانوں کے درمیاں مجھے مہرِ نبوت بتلائی۔

یہ خواب میں نے رمضان میں دوپہر کو ظہر سے پہلے دیکھا تھا۔

یہ خواب اپنے مقام بمبئی میں دیکھا تھا۔

(۲) ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس مَطاف میں اپنے سب بال بچوں کے ساتھ کھڑا ہوں اور تھوڑی ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ ایسا مَیں نے خواب میں دیکھا ہے۔ تعبیر بتلا کر عین ممنون ومشکور فرماویں۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خواب کی تعبیر ظاہر ہے۔ آپ کی جماعت حضور ﷺ کے

طریقے کو لے کر چل رہی تھی، گویا حضور ﷺ آپ کے ساتھ تھے۔ دوسرے خواب کی تعبیر بھی واضح ہے کہ اللہ کے گھر کے سامنے آپ لوگ اللہ کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ کی رحمت آپ پر برس رہی ہے۔ ان شاء اللہ زیارت بھی نصیب ہوگی۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط۔ والسلام۔ أملاہ: احمد خانپوری

﴿۷۴﴾

اس طرح کی تمام چیزوں سے ان شاء اللہ حفاظت ہوگی

باسمہ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیریت معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ جناب فرید بھائی سے آپ خواب کی تعبیر پوچھ سکتے ہیں اور وہ بتا بھی سکتے ہیں، میری طرف سے اس کی اجازت ہے۔

آپ جس پریشانی میں مبتلا ہیں، اس سے نجات کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے چوتھا کلمہ ﴿۱﴾ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ

(۱) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ السَّبَائِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ، بَعَثَ اللّٰهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ۔ (ترمذی:3534) ندیم

وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] دس دس مرتبہ پڑھنے کی عادت بنالیں، اس طرح کی تمام چیزوں سے ان شاء اللہ حفاظت ہوگی۔

حضرت انس﷜ ﴿۱﴾ والی دعا بھی صبح وشام پڑھنے کا معمول بنالیں۔

یہ دعا﴿۲﴾ فرید بھائی کے پاس مِل جائے گی۔ اپنے آپ کو ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچانے کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صالح جوڑ عطا فرمائے اور جلدی سے

---

(۱) عن أبان عن أنس، أنه دخل على الحجاج ابن يوسف، فعرض عليه أربعمائة فرس مائة جذع، ومائة ثني ومائة رباع، ومائة قارح، ثم قال: يا أنس هل رأيت عند صاحبك مثل هذا؟ يعني النبي ﷺ، فقال أنس: قد والله رأيت عنده خيرا من هذا، سمعت رسول الله ﷺ يقول: الخيل ثلاثة: رجل ارتبط فرسا في سبيل اللہ فروثها وبولها ولحمها ودمها في ميزان صاحبها يوم القيامة ورجل ارتبط فرسا يريد بطنها، ورجل ارتبط فرسا رياء وسمعة، فهو في النار، وهي خيلك يا حجاج، فغضب الحجاج وقال: أما والله لولا خدمتك رسول الله ﷺ، وكتاب أمير المؤمنين إلي فيك لفعلت بك وفعلت، قال: كلا، لقد احترزت منك بكلمات لا أخاف من سلطان سطوته، ولا من شيطان عتوه، فسري عن الحجاج، فقال: علمناهن يا أبا حمزة، فقال: لا والله إني لا أراك لهن أهلا. فلما كان مرضه الذي مات فيه دخل عليه أبان، فقال: يا أبا حمزة أريد أن أسألك، قال: قل ما تشاء، قال: الكلمات التي طلبهن منك الحجاج؟ فقال: إي والله إني أراك لهن أهلا، خدمت رسول الله ﷺ عشر سنين، ففارقني وهو عني راض، وأنت خدمتني عشر سنين وأنا أفارقك وأنا عنك راض، إذا أصبحت وإذا أمسيت فقل: **بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِيَ اللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ، وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ.** (آپ کے مسائل اوران کا حل ۸/ ۲۵۲)

(۲) دعائے انس﷜ کے کلمات مختلف روایات میں الگ الگ طریقوں سے منقول ہیں’ آپ کے مسائل اوران کا حل‘ اضافہ شدہ جدید ایڈیشن میں ص:272، جلد چہارم میں ’تحفۂ دعا‘ (دعائے انس﷜) کے عنوان سے ہے۔ ۱۲منہ

نکاح کی شکلیں پیدا فرمائے۔فقط والسلام۔

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۷۵﴾

اللہ کی نسبت سے رہنے والوں کی خدمت اپنی سعادت سمجھتا ہوں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام بیماریوں سے مکمل صحت عطا فرمائے۔ ذکر وتلاوت وغیرہ جاری ہیں، اس سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ استقامت واخلاص عطا فرمائے۔ رمضان المبارک میں قیام کرنا چاہیں، تو اس کی اجازت ہے۔

آپ کا ارادہ کم سے کم ایک سال رہنے کا ہے، اس وقت تو میرے پاس اس طرح کے لوگوں کے واسطے قیام کی مستقل جگہ نہیں ہے، اس کا انتظام کر رہا ہوں۔ لیکن آپ کا مسئلہ اس اعتبار سے بھی پیچیدہ ہے کہ آپ کشمیری ہیں، آپ کا اس طرح کا قیام! اور وہ بھی میرے یہاں! موجودہ حالات میں مناسب بھی ہے یا نہیں؟ یہ ایک سوال ہے، باقی اللہ کے جو بندے اللہ کی نسبت سے رہنا چاہتے ہیں، ان کی خدمت اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

بیماری میں خرچ بہت ہو گیا ہے، یہ لکھا ہے، مقدار لکھ دیتے تو قرضے کی ادائیگی

کی کوئی صورت سوچی جاسکتی تھی۔ آیندہ خط میں قرضے کی مقدار لکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ غصے اور حسد کے امراض سے نجات عطا فرمائے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام۔

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۷۶﴾

آپ کے مقدّر کا جو کچھ ہے، وہ ان شاء اللہ یہیں مل جائے گا

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

بعد تسلیمات وتحیّات

احقر ۔۔۔ آپ کا شاگرد ہے۔ جامعہ میں داخلہ آں جناب سے خط وکتابت کے ذریعے ہی ہوا تھا۔ ۱۹۹۰ء میں جامعہ سے عربی-۶/ پاس کیا، پھر دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ بعدہ مدرسہ شاہی مرادآباد سے شعبۂ افتا اور امارتِ شرعیہ بہار سے شعبۂ تمرینِ قضا کی تکمیل کی۔ اب تقریباً ۸/سال سے ایک مقامی مدرسے میں شعبۂ تدریس وافتا وشرعی پنچایت کی خدمت خدا تعالیٰ اس حقیر سے لے رہا ہے۔

مقصدِ تحریر یہ ہے کہ احقر نے ساؤتھ افریقہ میں ملازمت کی پیش رفت کی ہے۔ اس مُلک میں آپ کا بہت اثر ورسوخ ہے، اگر آں جناب احقر کے اخلاق وکردار کی

تصدیق کردیں تو درخواست قبول کرنا آسان ہوجائے گا۔اس لیے آں حضور کی خدمتِ اقدس میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ اپنے قلم مبارک سے کچھ سطریں تحریر فرمادیں۔

گجرات کے حالات ناسازگار اور میرے حالات تنگ ہونے کی وجہ سے بالمشافہہ ملاقات سے قاصر ہوں، اس لیے اس گستاخی کو معاف فرمائیں۔خدا تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کا سایہ تادیر قایم رکھے،تاکہ امت اور ہمارے جیسے شاگردوں کی رہنمائی ہوتی رہے۔فی الحال ہدایہ جلد اول وثانی وغیرہ زیرِ تدریس ہیں۔فقط

آپ کا شاگرد

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔آپ اس وقت تدریس وافتااور شرعی قضا کی جو خدمات انجام دے رہے ہیں،اس سے بے حد مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ اخلاص واستقامت کے ساتھ ان خدمات کی انجام دہی آسان فرمائے اور آپ کی تمام ضروریات کی اپنے خزانۂ غیب سے کفالت فرمائے۔آپ کے حالات اور اخلاق وکردار سے مجھے واقفیت نہیں۔آپ نے اپنا تعارف تو کرایا ہے،لیکن اس کے بعد بھی آپ کی شخصیت کا کوئی خاکہ میرے ذہن میں نہیں آیا۔اب آپ ہی بتلائیں کہ میں کیسے تصدیق کروں؟اس لیے کہ تصدیق

تو ایک شہادت ہے، جس کی بڑی ذمّے داری ہے۔ نیز یہاں جب اللہ تعالیٰ نے دینی خدمات کا موقع عطا فرمایا ہے، اس کو چھوڑ کر محض موہوم مالی منفعت کے لیے دور دراز کے مُلک میں جانے سے مجھے اتفاق نہیں۔ آج کل ساؤتھ افریقہ کی اقتصادی حالت بھی پہلی جیسی نہیں رہی، وہاں کی کرنسی کافی کمزور ہو چکی ہے اور اہلِ علم کے طبقے سے تعلق رکھنے والے جو حضرات وہاں پر امیدیں لے کر جاتے ہیں، وہ مشکلات سے دو چار ہوتے ہیں۔ وہ بھی میری نگاہوں میں ہیں۔ ایسی صورت میں مَیں آپ کے وہاں جانے کو کسی حال میں پسند نہیں کر سکتا۔ یہاں رہ کر جو خدمات انجام دے رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے، اس کی قدردانی یہی ہے کہ پوری دل جمعی اور یک سوئی کے ساتھ تنگی وترشی برداشت کرتے ہوئے اس میں لگے رہیں، آپ کے مقدر کا جو کچھ ہے، وہ ان شاء اللہ یہیں مل جائے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لیے کوشش کرنے والوں کو ضایع نہیں کرتا۔

میری یہ تحریر شاید آپ کو ناگوار گزرے، اس لیے کہ آپ کا مطالبہ پورا نہیں ہو رہا ہے، لیکن میں دیانۃً یہ لکھنے پر مجبور ہوں ؎

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے مِری بات

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۷۷﴾

اپنی اس کوتاہی کا شدید احساس ہے

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدوم محترم ومکرم حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں یہاں پر بہ خیر وعافیت رہتے ہوئے جناب والا کی خیر وعافیت کے لیے دل سے دعا گو ہوں۔ ایک مدت ہوئی جب جناب والا کی ڈابھیل، جامعہ میں تشریف آوری ہوئی تھی۔ چوں کہ اس وقت جناب والا کا قیام جامعہ کے مہمان خانے میں- جو احقر کی قیام گاہ کے برابر واقع ہے- ہوا تھا، نیز اس وقت کی اپنی شعبۂ تعلیمات کی ذمّے داری کی وجہ سے بھی آپ کے اس قیام کے دوران زیادہ ہی وقت آپ کی معیت میں گزارنے کا موقع ملا۔ جناب والا نے اس قلیل زمانے کی مصاحبت کا یہ حق جانا کہ آج تک برابر ماہ نامہ ’الرشاد‘ بلا ناغہ ارسال فرما رہے ہیں۔ یہ جناب والا کی اعلیٰ درجے کی وسعتِ ظرفی اور شرافت کا بین ثبوت ہے، حالاں کہ اس درمیان احقر سے یہ بھی نہ ہو سکا کہ کم از کم سالانہ ایک عریضہ ہی خدمتِ عالیہ میں بھیجوں۔ بہ ہر حال! اپنی اس کوتاہی کا شدید احساس ہے۔ اس وقت اس خامہ فرسائی کا سبب ’الرشاد‘ کا ماہِ اگست کے تازہ شمارے میں چھپا ہوا ’مکتوب ابوظبی‘ بنا۔ اس کو پڑھ کر دل میں عجیب کیف محسوس ہوا۔ خاص طور پر دار زائد میں ہو رہے عظیم کام کی جھلک پڑھ کر اس مایوسی کے ماحول و

فضا میں امید کی ایک کرن نظر آئی۔ معلوم نہیں دنیا میں اس طرح کی مختلف دینی خدمات کا سلسلہ کہاں کہاں اور کس کس انداز میں جاری ہوگا؟ نیز اس مکتوب سے امریکہ کی اسلام دشمنی- جو اس وقت ڈھکی چھپی نہیں رہی- اس کا بھی نیا رُخ معلوم ہوا۔

مکتوب کے ختم پر 'الرشاد کے بارے میں' کے عنوان سے جو اپیل کی گئی ہے، اُس سے متاثر ہو کر بہ طور تعاون کچھ رقم بھیج رہا ہوں، 'الرشاد' کے لیے استعمال فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مع فیوض و برکات، ہمت وقوت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ دعاؤں کی خصوصی درخواست۔ خصوصاً خادم زادے کی رہائی کے لیے۔

پچھلے دو سالوں سے ایک مرض کی وجہ سے خود لکھنے سے معذور ہو چکا ہوں، خطوط اور دوسری تحریرات [دوسروں سے] لکھوانی پڑتی ہیں۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

۲۳ر جمادی الاخری ۱۴۲۳ھ

﴿۷۸﴾

اگر آپ کی ارادت سچّی ہے، تو حل بھی نکل آئے گا

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون! عرض ایں کہ بندہ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب پالن پوری سے بیعت ہے، الحمدللہ اس پر بڑی خوشی ہے۔ اور حضرت استفادے کے لیے رمضان کے اول عشرے میں بلاتے ہیں، مگر دس سال سے تدریسی خدمات کے ساتھ رمضان المبارک میں چلّے کی جماعت میں جانے کی وجہ سے نہیں پہنچ سکا، اور جماعت میں جانے کی میری ترتیب بنی ہوئی ہے، اس لیے مَیں نے حضرت سے اخیر عشرہ ان کے ساتھ گزارنے کی اجازت چاہی، مگر حضرت کی طرف سے اجازت نہیں ہوئی۔ اور اول عشرے میں ہی وقت گزار کر چلّہ لگانے کا مشورہ دیا۔ اسی کشمکش میں ہر سال چلّے کی ترتیب بنتی ہے اور استفادے کے لیے حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب کے یہاں جانا نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لیے ایک صاحب کے مشورے سے آں حضرت (مفتی احمد صاحب) کی خدمت میں اخیر عشرہ گزارنا چاہتا ہوں، تو مجھے اس معاملے میں مولانا کفایت اللہ صاحب سے اجازت کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟

مشورہ مرحمت فرمائیں۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ نے اپنا تعلق بہ ذریعۂ بیعت حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دامت برکاتہم سے قایم کیا ہے، اس سلسلے میں اُنھی سے مشورہ ضروری ہے۔ یہ

ایسا تعلق نہیں کہ جب چاہا کسی سے قایم کیا اور جب چاہا اُن سے توڑ کر دوسرے سے قایم کیا۔ مُرید کہتے ہی ہیں اُس شخص کو، جس نے اپنا ارادہ شیخ کے ارادے میں فنا کر دیا ہو۔ یہاں پر بابِ افعال کا ہمزہ سلبِ مأخذ کے لیے ہے۔ پتہ نہیں بیعت کا مطلب آپ نے کیا سمجھا ہے؟

آپ کے لیے مناسب یہ تھا کہ دعوت وتبلیغ میں جُڑے ہوئے حضراتِ اکابر میں سے کسی سے بیعت کا تعلق قایم کرتے، تاکہ یہ دشواریاں پیش نہ آتیں۔ اصل تو یہ ہے کہ اپنی تعطیلات کے نظام کی ترتیب دینے کے سلسلے میں مقامی ذمّے داروں کے بجائے اپنے شیخ سے مشورہ کرتے، اوران کی ہدایات پر عمل کرتے۔

میرے پاس اخیری عشرہ گزارنے کو سوچا ہے، وہ بھی آپ کی اپنی سوچ ہے۔ اپنے شیخ سے اس سلسلے میں کوئی مشورہ نہیں کیا، اس لیے یہ بھی غلط ہے۔ اگر آپ اس طرح میرے پاس آ بھی گئے، تو مفید نہیں۔

بہ ہرحال! آپ اس سلسلے میں اپنے ہی شیخ سے رجوع کریں۔ جو دشواریاں اور رُکاوٹیں ہوں، اُنھی کے سامنے پیش فرما کر حل طلب فرمائیں۔ اگر آپ کی ارادت سچّی ہے، تو حل بھی نکل آئے گا۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی دشواری حل فرما کر آپ کے لیے اپنی رضا و قرب کی راہیں ہموار فرمائے۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۷۹﴾

باادب بانصیب

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم جناب مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوکر موجبِ منّت ومسرّت ہوا۔مژدۂ خیروعافیت سے مزید مسرت ہوئی۔آپ کا احقر کو بار بار خواب میں دیکھنا، احقر کے ساتھ آپ کی دِلی محبت کی علامت ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات وبرکات سے ہم دونوں کو مالا مال فرمائے۔خواب میں جو معاملہ آپ نے احقر کے ساتھ کیا، وہ آپ کے اندر موجود جذبۂ ادب کی علامت ہے، اور بزرگوں نے کہا ہے 'باادب بانصیب'۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی معرفت ومحبت عطا فرما کر اپنے صالحین بندوں میں شامل فرمائے اور دین اور علمِ دین کی خدمت کا سلیقہ اور توفیق وسعادت نصیب فرمائے۔فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

۱۷؍جمادی الاخری ۱۴۲۳ھ

﴿۸۰﴾

کسی کے نہ آنے پر ذرّہ برابر ناگواری نہیں ہوتی

باسمہٖ تعالیٰ

محبِ مکرم ومحترم جناب مولانا مفتی ۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گیارہ جمادی الاخریٰ کا تحریر فرمودہ گرامی نامہ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مع اہل وعیال صحت وقوت وعافیت کے ساتھ رکھے اور بچوں کو بھی علومِ نافعہ و اعمالِ صالحہ واخلاقِ فاضلہ سے مالا مال فرمائے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائے اور ان کی تربیت وتعلیم کے مراحل کو آسان فرمائے اور آپ کو مع اہلیہ حج وزیارت کی سعادت سے جلد از جلد مالا مال فرمائے اور غیب سے سفرِ حرمین کی شکلیں پیدا فرمائے۔ آپ نے سنیچر کی مجلس میں حاضر نہ ہوسکنے پر معذرت فرمائی ہے، اس کی ضرورت نہیں۔

بحمداللہ احباب کی طرف سے قلب کو صاف رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ کسی کے نہ آنے پر ذرّہ برابر ناگواری نہیں ہوتی کہ کیوں نہیں آتے؟ البتہ جس کا آنے کا معمول ہوتا ہے، اس کے نہ آنے پر دل میں یہ کھٹکا ضرور آتا ہے کہ خدا نہ کرے کوئی تکلیف یا مصیبت تو پیش نہیں آئی اور اس کی وجہ سے تشویش رہتی ہے، جو کسی کی اطلاع سے دور ہوجاتی ہے۔

بہ ہر حال! آپ کی محبت اور تعلق کی بات ہے کہ آپ نہ آنے پر خط لکھنے کا اہتمام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین بدلہ اپنے شایانِ شان دونوں جہان میں عنایت فرمائے اور آپ احباب کی اس محبت کو احقر کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

۱۷/ جمادی الاخری ۱۴۲۳ھ

﴿۸۱﴾

یہ محض خام خیال وخوش فہمی ہے

ڈاک:

باسمہٖ تعالیٰ

حضرت ہماری تعطیلات مکمل ہوئیں۔ ۱۲/ شعبان بروز منگل کو۔۔۔شروع ہو رہا ہے۔ حضرت ہمارے اساتذہ کے قبل التعطیل نصائح کے باوجود رمضان کے علاوہ ایام میں نمازیں کثرت سے قضا ہوئیں اور ظاہری و باطنی گناہوں میں مبتلا ہوتا رہا، اور اب تو بندہ ٹی وی (T.V) کا عادی بن چکا ہے اور مطالعۂ خارجی میں بھی اب تو دل نہیں لگ رہا ہے۔ تو حضرت سے درخواست ہے کہ ان تمام شکایات کو قبول فرماتے ہوئے بندے کو اصلاحِ قلب کا واضح طریقہ بتلائیں۔

تو یہ محض خام خیال وخوش فہمی ہے

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ تعطیلات میں جن کوتاہیوں اور معاصی کا ارتکاب ہوا، خصوصاً رمضان المبارک میں، یہ بہت برا ہوا۔ اس لیے کہ رمضان المبارک کا اثر پورے سال پر پڑتا ہے۔ آپ کو گناہوں سے بچنے اور اعمال کا اہتمام کرنے کی جو تاکید اساتذہ کی طرف سے کی گئی تھی، اس پر آپ نے عمل نہیں کیا! یہ یاد رہے کہ اصلاح کا عمل یک طرفہ نہیں، بلکہ مشورہ دینے والا تدبیریں بتلاتا ہے، اس پر عمل کر کے ان تدابیر سے فایدہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ اور اگر آپ کی اصلاح سے متعلق جو ہدایات آپ کو دی جاتی ہیں، اس پر آپ عمل نہ کریں، تو اس میں مشورہ دینے والے کا کیا قصور ہے؟ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ طبیب مریض کو بہ طور معالجہ جو تدابیر بتلاتا ہے اور جس پرہیز کی تاکید کرتا ہے، مریض ان میں سے کسی بھی ہدایت پر عمل نہ کرے اور نہ پرہیز کرے، تو اس کا مرض کیسے دور ہوگا؟

اگر آپ یہ سمجھتے ہو کہ میرے صرف بتلا دینے سے – چاہے آپ عمل نہ کریں- آپ کی اصلاح ہو جائے گی، تو یہ محض خام خیال وخوش فہمی ہے۔

آپ باجماعت نماز کا خصوصی اہتمام کریں اور نظر وزبان وکان کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمائیں اور ایک ماہ کے بعد اطلاع فرمائیں کہ اس ہدایت پر کتنا عمل ہوا؟

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط۔　　　　والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۸۲﴾

دو باتوں کا خیال رکھیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ تدریسی سلسلہ شروع ہو چکا، اس سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات سے طلبہ کو فایدہ پہنچائے۔ ہمارے اکابر کی سوانح کا مطالعہ کرتے رہیں۔ نماز کے دوران اپنی تلاوت کی طرف دھیان دیں، گویا خود ہی اپنی تلاوت سُن رہے ہیں، اس طرح ان شاء اللہ نماز میں جی لگنے کی شکل پیدا ہوجائے گی۔ عربی کتابوں کے مطالعے کے دوران کسی لفظ کا معنیٰ سمجھ میں نہ آنے پر لغت کی کتابوں کی طرف بار بار رجوع، کوئی پریشانی کی چیز نہیں، اسی طرح مطالعہ جاری رکھیں۔

صلہ رحمی کی نیت سے رشتے داروں سے ملاقات کے لیے جانے میں جن عورتوں سے واسطہ پڑتا ہے، وہ اگر محرم ہوں، تو کوئی اشکال نہیں اور اگر نامحرم ہیں، تو دو

باتوں کا خیال رکھیں؛ ان کی طرف نگاہ نہ اٹھائیں اور تنہائی میں ان سے گفتگو نہ کریں۔

اگر ابتداءً مسجد تعمیر کی جارہی ہے اور اس میں شروع ہی سے نیچے وضوخانہ اور اوپر جماعت خانہ ہو، تو وہ مسجدِ شرعی کہلائے گی۔ وضوخانہ ضروریاتِ مسجد میں سے ہونے کی وجہ سے اس کی گنجائش ہے۔ اس مسئلے پر قاضی مجاہد (۱) صاحبؒ کا مضمون رسالہ 'بحث ونظر' میں شایع ہوچکا ہے۔ اس کا مطالعہ فرمالیں۔

آپ کے گھر میں جو حضرات بیمار ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو صحت عطا فرمائے۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

﴿۸۳﴾

دشمنوں سے حفاظت کے لیے ایک دعا

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ دعا کرتا ہوں؛ اللہ تعالیٰ آپ کو، جس بیماری میں آپ مبتلا ہیں،

---

(۱) حضرت قاضی مجاہد الاسلامؒ کے فتاویٰ 'فتاویٰ قاضی' میں بھی مرقوم ہے کہ 'مسجد کی تعمیر کے وقت اگر بانیانِ مسجد نے یہ طے کرلیا کہ منصوبے کے مطابق نیچے کی منزل ضروریاتِ مسجد، بیت الخلا، وضوخانہ، امام ومؤذن کی رہائش یا مسجد کے انتظامی اخراجات کے لیے دکانیں- جو ذریعۂ آمدنی ہوں- بنائی جائیں گی اور اوپر کی منزل پر مسجد ہوگی، تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ اعتبار بہ وقتِ بنائے مسجد کے بانیوں کی نیت کا ہوگا۔ البتہ جب مسجد بن چکی، اس کے بعد مسجد کی کسی منزل میں اس کی حیثیت کو بدلنا درست نہیں ہوگا۔' (ص:178، ایفا پبلکیشنز) ندیم

اس سے مکمل صحت وشفا عطا فرمائے اور کھال کی جس بیماری میں آپ پریشانی اٹھا رہے ہیں، اس سے نجات عطا فرمائے۔

دشمنوں سے حفاظت کے لیے چھپی ہوئی ایک دعا اس خط میں بھیج رہا ہوں، اس کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں، ان شاء اللہ کوئی دشمن آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ یہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ (۱) کو سکھائی تھی اور اس کے بڑے فوائد ہیں۔

سحر اور آسیبی اثرات سے حفاظت کے لیے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد چوتھا کلمہ -لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ- سو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ والا جو عمل آپ شوہر کے لیے پڑھ رہی ہیں، اس میں اپنی دیورانی کی نیت بھی شامل کرلیں یعنی اس کے دل میں آپ کے متعلق جو بغض وعداوت ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی دور فرمائے، یہ نیت کرلیں۔

آپ کے بھائی عابد علی کے لیے بھی تن درستی کی دل سے دعا کرتا ہوں۔

آپ کا پہلا خط اور یہ خط دونوں ایک ہی ساتھ ایک لفافے میں ہی ملے۔ پہلے خواب میں بتلایا گیا ہے کہ عصر کے بعد سے لے کر مغرب تک کا وقت تسبیح اور ذکر میں مشغول رہنا چاہیے۔ دوسرا خواب محض خیال کی کارستانی ہے۔ آپ اپنی دیورانی

---

(۱) دعاے انس سابقہ حاشیے میں گزر چکی ہے۔ ندیم

کے متعلق جو سوچتی ہیں- کہ اس نے کوئی عمل تجویز کرایا ہوگا، جس کی وجہ سے لوگ اس سے ڈرتے ہیں- وہی چیز خواب میں بھی نظر آئی۔

نمازوں کا اہتمام کریں اور گھر میں ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ محبت واخلاق سے پیش آئیں۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۸۴﴾

مضبوط ارادے اور قوی ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ ایک طرف آپ لکھ رہے ہیں کہ جن چیزوں سے بچ نہیں پاتا ہوں ان پر بہت سخت قلب رنجیدہ ہوتا ہے اور پورا ہفتہ قلب کو سکون نہیں ملتا، الخ۔ اس رنجیدگی اور بے سکونی سے بچنا آپ کے اختیار میں ہے۔ معصیت کو چھوڑنے کے لیے مضبوط ارادے اور قوی ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے، اس کے بغیر نفس کی مقاومت ممکن نہیں اور ایک مرتبہ اگر ہمت اور ارادے سے کام لے لیا تو دھیرے دھیرے کام آسان ہوجائے گا۔

صبح وشام سوم کلمہ، درود شریف اور استغفار سو سو مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کریں۔ تعطیلات میں اپنے وطن جا کر نیک اور صالح لوگوں کی صحبت میں رہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۸۵﴾

باوجود فرصت وفراغت کے معمولات کی پابندی نہ ہونا، اچھی بات نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مدرسے میں رہتے ہوئے معمولات کی پابندی ہونا اور گھر پر جا کر باوجود فرصت اور فراغت کے پابندی نہ ہونا، اچھی بات نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وطن میں اچھے لوگوں کی صحبت میسر نہیں۔ وہاں جا کر وہاں کے قیام کے دوران صالحین کی صحبت اختیار کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صالح جوڑ عطا فرمائے۔ دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۸۶﴾

ان سے دوستی اور محبت کا تعلق رکھیں

ڈاک:

گذشتہ سال عالم کی سندِ فراغت حاصل کی۔ فی الحال گاؤں کے مدرسے میں ناظرہ پڑھا رہا ہوں اور مابقیہ اوقات میں غلّے کی دکان ہے۔ لیکن حضرت دل کی حالت عالم بننے کے بعد دنیا کی طرف زیادہ مائل ہو رہی ہے۔ نہ خدا کا خوف، نہ عبادت میں حلاوت۔ گناہ کرنے میں دل میں نہ شرمندگی۔ لہٰذا آپ اپنی نظرِ رحمت ڈال کر اس گنہ گار کو اللہ کی رحمت کے سایے میں لیجیے، اور میرے لیے جو علاج ہو تجویز فرمایئے۔ فقط والسلام۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا ومحبت عطا فرمائے اور دین کی خدمت کی توفیق، سلیقہ وسعادت نصیب فرمائے۔ جو لوگ اخلاص اور دل سوزی کے ساتھ دین کا کام کرنے میں مسلسل لگے ہوئے ہیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا اور ان سے دوستی اور محبت کا تعلق رکھیں، تاکہ آپ کے دل میں بھی یہ کیفیت پیدا ہو۔ نمازوں کا

اہتمام اور گناہوں سے **مکمل** پرہیز کریں، اس کے لیے مضبوط ارادہ اور قوی ہمت سے کام لیں۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۸۷﴾

اجازت وخلافت کے وقت چند نصیحتیں

ڈاک:

(۱) تلاوت، نوافل، نماز میں دل نہیں لگتا۔

(۲) گناہ کرنے کے خیالات آتے رہتے ہیں۔

(۳) طبیعت میں اداسی رہتی ہے۔

مکتوب:

باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ

محترمی زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ فرزند سعد سلمہٗ کی ولادت کی خوشی میں دعوتِ عقیقہ، ولیمہ مبارک! اللہ تعالیٰ اس کو اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنا کر ان کے سایے تلے پروان چڑھائے اور ان کی تمناؤں سے بڑھ کر بنائے۔ دل سے دعا

کرتا ہوں۔

رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ قبل رمضان چند روز ہسپتال میں رہنا پڑا، ابھی بھی نقاہت کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے توفیقِ طاعت و خیر عطا فرمائے، ورنہ یہاں تو سارے ہی اوقات غفلت و سستی کی نذر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی یاد کی دولت نصیب فرمائے۔ آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔

اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کو اپنی طرف سے بیعت کی اجازت دیتا ہوں۔ ہر آن اللہ کی اطاعت کا خیال رہے۔ ہر چھوٹی بڑی معصیت سے اپنے آپ کو بچانے کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ سے شرم رکھیں۔ اللہ کے کسی بندے کی تحقیر ہرگز دل میں نہ ہو۔ جتنی خیر پہنچا سکتے ہوں، اس میں دریغ نہ کریں۔ اکابر کے حالات و سوانح اور ان کے مواعظ و ملفوظات کا [مطالعہ] مسلسل جاری رہے۔ کسی کی تنقیص و تنقید میں نہ پڑیں۔

(۱) تلاوت، نماز وغیرہ میں جی لگے یا نہ لگے، بہ ہر حال کرتے چلے جایئے۔ لذات کے ساتھ تو سب ہی کرتے ہیں، بغیر لذت کے بھی کیجیے۔ اس میں ثواب بھی زیادہ ہے اور مجاہدہ بھی اور نفس کی شکستگی بھی، اس لیے فایدہ زیادہ ہے۔

(۲) گناہ کے خیالات اور وساوس کی پرواہ نہ کریں۔ ان کے تقاضوں پر عمل نہ کریں۔ ﴿اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی﴾ [۱] کا مراقبہ کرتے رہا کریں۔

(۳) طبیعت کی اداسی کے باوجود عمل میں کوتاہی نہ ہو۔ طبیعت کی اداسی کے بعد نشاط مختلف حالات ہیں، جو پیش آتے رہتے ہیں۔

---

(۱) سورۃ العلق، آیۃ: 14۔ ترجمہ: کیا اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ ندیم

اللہ تعالیٰ آپ کی محبت کا بہترین بدلہ دنیا وآخرت میں عطا فرمائے۔ آپ کے، نیز آپ کے اہل وعیال کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت وعافیت عطا فرمائے۔ دنیا کے تمام آلام ومصائب اور امراض وپریشانیوں سے حفاظت فرمائے۔

وہاں موجود تمام احباب کی خدمت میں خصوصاً مولانا سعید، مولانا فرید، مولانا طاہر والیاس، مولانا سراج ووہاج کی خدمت میں سلامِ شوق پیش فرمائیں۔ حضرت مولانا ممتاز الحق صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

۶ / رمضان المبارک

《۸۸》

کیا صرف یہ معمولات ہی چھوٹنے کے لیے رہ گئے ہیں؟

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ معمولات کا چھوٹنا اور اس میں کمی آنا، عموماً گناہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ نیز ذکرِ جہری شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کے

نتیجے میں مختلف قسم کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ آپ کو ہونے والا دردِ سر بھی اسی کا ایک حصہ ہے۔ ہر معمول اپنے وقت پر ادا ہونا چاہیے۔ مشغولی کی وجہ سے چھوٹنا کیا معنی رکھتا ہے؟ چائے اور کھانا پینا اور دوسرے روزمرّہ کے کام مشغولی کی وجہ سے نہیں چھوٹتے! کیا صرف یہ معمولات ہی چھوٹنے کے لیے رہ گئے ہیں؟

آپ نے اپنے چوبیس گھنٹے کا جو نظام تحریر فرمایا ہے، اس کو چھیڑے بغیر آسان ترتیب بتلاتا ہوں؛ آپ صبح کی نماز سے آدھ گھنٹے پہلے بیدار ہوکر صبح کی تیاری کرتے ہیں، بس اسی میں کچھ ترمیم کرتے ہوئے صبح صادق سے پون گھنٹے پہلے اگر آپ اٹھ جائیں تو آپ کو مزید سوا گھنٹہ ملے گا۔ اس میں آپ کے چھوٹنے والے تمام معمولات بہ آسانی ادا ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اہلیہ کے لیے ولادت کا مرحلہ آسان فرما کر اولادِ صالح سے نوازے۔ دعا کرتا ہوں۔ اُس کو کثرتِ درود کی تاکید فرمادیں۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۸۹﴾

کثرتِ کلام سے بچنے کا آسان طریقہ

باسمہٖ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ معمولات کی پابندی بھی باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص اور استقامت نصیب فرمائے۔ قرآن پاک کی تلاوت میں مقررہ مقدار میں کمی موجبِ افسوس ہے، دوبارہ اصلی مقدار کی طرف لوٹ کر اس کا اہتمام کریں۔ کثرتِ کلام سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جن احباب میں بیٹھ کر اس کی نوبت آتی ہے، ان کے ساتھ بیٹھنے کی عادت چھوڑ دی جائے۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو مکمل طور پر شفایاب فرمائے۔

غیر متشرع آدمی کا وہ علاج اگر غیر شرعی طریقے سے ہے، تو درست نہیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۹۰﴾

یہ بھی اپنے کمال کا ایک ادّعا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کا چھوٹنا اچھی بات نہیں، اس سے آدمی خیرات و برکات سے محروم ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علم کے برکات سے مالا مال فرمائے۔

سالانہ جلسے میں اپنی فراغت کی نسبت سے دوسروں کو دعوت دینا میں پسند نہیں کرتا، یہ بھی اپنے کمال کا ایک ادّعا ہے، جس سے بچنا ضروری ہے۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

۲۹؍ شعبان کی عصر تک آسکتے ہیں۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۹۱﴾

حضرت شیخ کا ہندوستان کا نظام بنا ہے

مؤرخہ ۱۹/رجب ۱۳۹۹ھ

جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل

باسمہٖ تعالیٰ

برادرم مولانا احمد صاحب زید مجدکم السامی

سلام مسنون!

آپ کا گرامی نامہ پرسوں موصول ہوا۔ اس سے قبل بھی ملا تھا، لیکن مصروفیت کی وجہ سے جواب سے قاصر رہا۔ آپ کو زحمت ہوئی، اس پر شرمندہ ہوں۔ پیر سے امتحان شروع ہو رہا ہے، یکم جولائی ۷۹ء عیسوی کو سالانہ اجلاس طے پایا ہے۔

نانی صاحبہ کے انتقال کی خبر مولانا اسماعیل صاحب کے گرامی نامے سے ہوئی تھی، اسی وقت تعزیتی خط بھیج دیا تھا۔ ایصالِ ثواب و دعاے مغفرت بھی کی گئی۔

ابھی تک درخواست پر جواب ملا نہیں ہے، حالاں کہ قرعہ اندازی گذشتہ شنبہ کو ہو چکی ہے۔ اگر منظوری ہوئی تو بہت جلد روانگی ہوگی، اس لیے کہ ۱۴/جولائی کو جہاز ہے، آٹھ یوم قبل جانا پڑتا ہے۔

حضرت شیخ مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم [رحمۃ اللہ علیہ] کا ہندوستان کا نظام بنا ہے۔ ۱۷/جون کو حجاز سے روانہ ہو کر بولٹن مولانا یوسف متالا صاحب [رحمۃ

اللہ علیہ] کے دارالعلوم میں تشریف لے جائیں گے۔ ایک ہفتہ قیام کے بعد دہلی تشریف آوری ہوگی۔

یہاں تمام احوال بہ دستور ہیں۔ تنخواہوں میں معقول اضافہ ہوا، اس کی اطلاع مل چکی ہوگی۔

آپ کے مہتمم صاحب اور شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔

دعاؤں میں یاد شاد فرمائیں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۹۲﴾

اس ماہِ مبارک میں موت نصیب ہونا خوش بختی ہے

۱۸ / رمضان المبارک ۹۶ھ، یومِ سہ شنبہ

باسمہ تعالیٰ

برادرِ مکرم مولانا احمد صاحب زید مجدکم السامی

سلام مسنون!

کل آپ کا کارڈ موصول ہو کر موجبِ منت و مسرت ہوا۔ مولانا یوسف صاحب کے ماموں صاحب کے انتقال کی خبر سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ اس ماہِ مبارک میں موت نصیب

ہونا خوش بختی (۱) ہے۔ اللہ تعالیٰ پس ماندگان کو صبرِ جمیل واجرِ جزیل عطا فرمائے۔

آپ کا قافلہ دہلی پہنچا ہے، کل ہی اس کی اطلاع موصول ہوئی۔ دیکھیے اعتکاف کی جگہ کا کیا حشر ہوتا ہے!

احمد حکیم صاحب حج کو جا رہے ہیں، اس سے خوشی ہوئی۔ احقر کی طرف سے مبارک باد اور وہاں خصوصی دعا کی درخواست اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پیش فرمانے کی درخواست کر دیں۔

ہم لوگ ۲۸ر ستمبر کو یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں۔ حضرت قبلہ مفتی محمود حسن صاحب مدظلہم [رحمۃ اللہ علیہ] بھی تشریف لا رہے ہیں (ساتھ ہی) میں سورت اتروں گا۔ ۲۹ر کی ڈی لکس میں سورت پہنچیں گے۔ چار پانچ روز قیام رہے گا۔ مسقطی (ڈاکٹر، ماہرِ امراضِ چشم) کو آنکھ دکھلانا بھی مقصود ہے۔ پہلے دو یوم سورت عبد الحفیظ بھائی کے یہاں اور پھر ڈابھیل۔

والدین محترمین، برادران کو سلام مسنون، اسجد سلمہٗ کو پیار و دعائیں۔ پُرسانِ حال کی خدمت میں سلام مسنون!

---

(۱) ویرفع العذاب یوم الجمعة وشهر رمضان بحرمة النبي صلى الله عليه وسلم لأنه ما دام في الأحياء لا يعذبهم الله تعالىٰ بحرمته۔ فكذلك في القبر يرفع عنهم العذاب يوم الجمعة وكل رمضان بحرمته۔ (شرح الفقه الأكبر: 172، بیروت) وقال ابن عابدين رحمه الله: قال أهل السنة والجماعة: عذاب القبر حق، وسؤال منكر ونكير وضغطة القبر حق لكن إن كان كافراً فعذابه يدوم إلى يوم القيامة ويرفع عنه يوم الجمعة وشهر رمضان۔ (شامی، باب الجمعة، مطلب ما اختص به يوم الجمعة: 2/165، زکریا) ندیم

مفتی صاحب کا واپسی کا ٹکٹ ۴/اکتوبر کو بنوانے کے لیے لکھا ہے۔ والسلام

املاہ: احمد خانپوری

﴿۹۳﴾

اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض کا سلسلہ عام وتام فرمائے

باسمہ تعالیٰ

محترم ومکرم مولانا ذوالفقار احمد صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بہ عافیت ہوں۔ آپ کو سمبا ہسپتال لے جائے گئے، یہ معلوم ہو کر فکر اور تشویش لاحق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحتِ تامہ کے لیے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض کا سلسلہ عام وتام فرمائے۔ ملاقات کو بھی جی چاہتا ہے، لیکن۔۔۔

معلوم نہیں صاحب زادہ سلمہٗ کا کیا حال ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کو قرۃ العین والقلب بنا کر علومِ نافعہ واخلاقِ فاضلہ واعمالِ صالحہ سے مالا مال فرمائے۔

دعاؤں کی درخواست۔

آنے والوں سے آپ کا حال معلوم کرتا رہتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۶/محرم الحرام ۱۴۱۸ھ

﴿۹۴﴾

نفس کے بہانوں کے تابع نہ ہو جائیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیریت سے مسرت ہوئی۔ سُستی کا علاج یہ ہے کہ ہمت سے کام لے کر مطالعے کے لیے بیٹھ جائیں اور نفس کے بہانوں کے تابع نہ ہو جائیں۔ فجر اور مغرب کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد چوتھا کلمہ دس مرتبہ اسی ہیئت میں بیٹھے ہوئے پڑھ لیا کریں۔

آپ نے جو خواب لکھا ہے، وہ خیالات کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خاندان کو بدعات کی نحوست سے نکال کر سنت کی برکات سے مالا مال فرمائے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۹۵﴾

اس ساری تفصیل کا مقصد آپ کو اپنی غفلت پر متنبہ کرنا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آپ کا - بہ دستِ مولوی طیب سلمہٗ بھیجا ہوا - لفافہ موصول ہوا۔ اس معاملے میں آپ کے عدم اہتمام کا حال معلوم ہو کر افسوس ہوا۔ ایک طرف تو اس مسئلے کے لیے آپ حضرات کا مستقل وفد یہاں آیا، پھر اس کے لیے مستقل مجلس وہاں منعقد کی گئی، اور اب جب کہ فیصلے کا مضمون تیار ہو گیا، یہ حال ہوا کہ اس کو بھیجنے اور میرے دستخط حاصل کرنے کے لیے مستقل آدمی بھی نہیں ملا، بلکہ میرے یہاں سے گئے ہوئے ایک شخص کے ساتھ بھیج دیا! پھر میرے دستخط کے بعد اُسے دوبارہ آپ کی خدمت میں پہنچانے کے لیے کوئی شکل تجویز نہیں کی گئی! اس ساری تفصیل کا مقصد آپ کو اپنی غفلت پر متنبہ کرنا ہے، خدا کرے احساس پیدا ہو۔

دستخط کر کے یہ مضمون جناب مفتی عبد القیوم صاحب کے حوالے کر رہا ہوں۔ آپ جب کوئی آدمی لینے کے لیے بھیجیں گے، تو وہ اس کو حوالے کر دیں گے۔ ساتھ ہی بڑے حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کا ایک فتویٰ، اسی طرح کے ایک واقعے میں جناب مفتی اسماعیل صاحب مدظلہ کے پاس موجود تھا، اس کی نقل بھی روانہ ہے۔ یہ نقل تو

آپ اپنی فائل میں محفوظ رکھیں اور اس کی ایک کاپی بنوا کر جناب مولانا عزیز الرحمن صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش فرمادیں۔

ان کی خدمت میں سلام بھی عرض کردیں۔ دیگر احباب کو بھی سلام مسنون۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

۲۹/ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ

﴿۹۶﴾

برے خیالات کا علاج

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ برے خیالات کا علاج یہ ہے کہ ان کی طرف توجہ نہ کی جائے، ساتھ ہی ان کے تقاضوں پر عمل بھی نہ کیا جائے، تو ان شاء اللہ ان خیالات کا آنا آپ کے لیے مضر نہیں۔ جو چیز غیر اختیاری ہوتی ہے، اس پر آدمی کی پکڑ نہیں۔ یہ خیالات بھی غیر اختیاری ہیں۔ ان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع، عملِ صالح عطا فرمائے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

《۹۷》

مَیں برابر دعا کرتا ہوں اور آیندہ بھی کرتا رہوں گا

مؤرخہ ۱۸؍رمضان المبارک ۹۴ھ، شنبہ

باسمہ تعالیٰ

عزیزِ گرامی قدر مولانا احمد صاحب زید مجدکم السامی

سلام مسنون!

یکے بعد دیگرے آپ کے دو گرامی نامے موصول ہوئے؛ پہلے میں ولیدِ سعید کی خوش خبری تھی، خدائے پاک مولود سعید کو صلاح و فلاح سے نواز کر والدین کے سایے میں پروان چڑھائے اور برّ نقی بناوے۔ دوسرے میں علی بھائی کے واقعے کی موجبِ کلفت خبر تھی۔ ابراہیم بھائی کے خط سے اجمالی حال معلوم ہو چکا ہے اور آج ان کے خط سے مزید کلفت کی خبر موصول ہوئی، یعنی ملازمت سے معطلی کی۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم و کرم فرمائے۔ میں برابر دعا کرتا ہوں اور آیندہ بھی کرتا رہوں گا۔

یہ تو ہوا آپ کے دونوں خطوط کا جواب۔ لیکن مَیں ایک کارڈ گذشتہ جمعرات ۹؍رمضان کو لکھ چکا ہوں، جس میں آپ کے لیے ملازمت کی جگہوں کی نشان دہی کی تھی اور لونا واڑہ کے لیے بات چیت کرنی ہو تو مولانا احمد ادا صاحب کا پتہ بھی دیا تھا۔ نہ

معلوم وہ کارڈ موصول ہوا یا نہیں؟ بہ ہر حال! اب مختصراً جان لیں کہ آیندہ لوناواڑہ کا کوسی میں جگہ خالی ہے، ان میں سے جو جگہ پسند ہو، اس کے لیے سلسلۂ جنبانی کریں، اس طرح کہ آپ پرے رہیں، اور کام ہو جائے۔

میرے لیے بھی دعا فرماتے رہیں، مَیں بھی آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

مولانا پٹنی بھی آئے ہوئے ہیں، ان کا ماٹلی والا میں تقرر ہو چکا ہے۔

آپ کی بڑی فکر ہے، خدا کرے مناسب جگہ پر جلد ہی ہو جائے۔ مَیں اپنے طور پر سعی کرتا ہوں، آپ کے لیے۔

والدین، اہلیہ کو سلام مسنون۔ عزیزہ فاطمہ سلمہا اور مولودِ جدید کو پیار۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

نوٹ: یہاں بھی شہادتوں کے زور پر چاند کی تاریخ آپ کے برابر ہوگئی ہے۔ اطلاعاً

﴿۹۸﴾

آپ کو نیا اضافہ مبارک ہو

جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل

۱۸؍محرم الحرام ۹۹ھ

باسمہ تعالیٰ

برادرِ محترم مولانا احمد صاحب زید مجدہم

سلام مسنون!

آپ کا نامہ گرامی موصول ہوا۔ جواب میں تاخیر بر بنائے کاہلی وعدیم الفرصتی ہوئی، اس کو درگزر فرمائیں۔

جب دیوبند پہنچا، تمام کتابیں تقسیم ہو چکی تھیں، اس لیے سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔

ابراہیم بھائی کا خط دوسرا ملا، جس میں آپ کے نام خصوصی پیام تھا کہ 'آپ کو تمام مواقعِ اجابت میں دعاؤں میں خوب یاد رکھا ہے، ساتھ ہی آپ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام بھی خدمتِ نبوی ﷺ میں پیش کیے'۔

آپ کو نیا اضافہ مبارک ہو۔ یہاں بھی پرسوں مجلس ہوئی تھی اور یہ مسئلہ اٹھا تھا۔ فی الوقت ایک سہ نفری کمیٹی کی تشکیل ہوئی ہے، جو تمام کے لیے ایک 'اسکیل' مقرر کرے گی، جس کے مطابق آیندہ بھی عمل ہوتا رہے اور بار بار درخواست پر غور نہ کرنا پڑے۔ سہ ماہی قریب ہے، دیگر احوال ٹھیک ہیں۔

دعاؤں میں یاد شاد فرمائیں۔

جناب مہتمم صاحب، شیخ الحدیث صاحب ومولانا اقبال صاحب کی خدمت میں سلام مسنون!

بچّے ابھی تک آئے نہیں، آیندہ ہفتے میں امید ہے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۹۹﴾

حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا بیعت کا تعلق قایم ہو چکا ہے، وہ کافی ہے

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت وعافیت نصیب فرمائے اور آپ کی ضروریات کو اپنے خزانۂ غیب سے پورا فرمائے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا بیعت کا تعلق قایم ہو چکا ہے، وہ کافی ہے، تجدیدِ بیعت کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ ابتدائی معمولات شروع فرما دیں، وہ یہ ہیں: (۱) پنج وقتہ نماز کی باجماعت پابندی (۲) تلاوتِ قرآن مجید کا ایک پارہ یومیہ اور اگر حافظ ہیں تو تین پارے (۳) تسبیحات؛ سوم کلمہ سو بار، درود شریف سو بار، استغفار سو بار۔ یہ تینوں تسبیحات صبح وشام دونوں وقت (۴) 'الحزب الاعظم' کی ایک منزل روزانہ (۵) چہل درود شریف (صلوٰۃ وسلام)۔

ان کے علاوہ تمام کاموں میں اتباعِ سنت کا اہتمام اور تمام معاصی سے اجتناب۔ خصوصاً بدنگاہی، بدزبانی اور بدگمانی سے۔ حرام لقمے سے بھی خصوصی احتراز فرمائیں۔ آپ خط پاتے ہی ان چیزوں پر عمل شروع فرما دیں۔ ہر ماہ اپنے حالات سے باخبر فرمائیں کہ کتنا عمل ہو رہا ہے۔

دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

یکم ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

﴿۱۰۰﴾

اس کا نام معمول نہیں ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا۔ معمولات پر عمل شروع کر دیا ہے، اس سے مسرت ہوئی، لیکن پابندی ضروری ہے۔ کسی روز کیا اور کسی روز نہ کیا، اس کا نام معمول نہیں ہے۔ نماز تو چھوٹنی ہی نہیں چاہیے، ایسا ہونے پر ایک دو وقت کا کھانا نہ کھائیں۔

جسمانی بیماریوں میں ہوتا ہے کہ بدن کی لگی ہوئی بیماری ایک دم، ایک دو دن میں نہیں جاتی، بلکہ زمانہ لگتا ہے، مگر آدمی مایوس نہیں ہوتا، علاج جاری رکھتا ہے۔ یہی حال روحانی امراض کا ہے۔ اس کے بھی علاج کا اہتمام رہے، آہستہ آہستہ وہ بھی ختم ہوں گی۔ اگر پہلے دن میں دس مرتبہ بدزبانی، بدنگاہی، بدگمانی ہوتی تھی، اب اگر نو مرتبہ ہوتی ہے، تو معلوم ہوا کہ فایدہ ہے، سعی جاری رکھیے۔ اعمال میں مداومت اصل ہے۔

نفل عمل چاہے قلیل ہو، لیکن مداومت ہونی چاہیے ﴿۱﴾۔

جوش میں دو دن کر لیا اور چار دن چھوٹا رہا، تو یہ طریقِ کار مفید نہیں ہے۔ اوقات مقرر فرمالیں اور ان اوقات میں معمولات کی انجام دہی کو لازم کر لیں۔ کچھ ہمت سے بھی کام لینے کی ضرورت ہے۔ تہجد کے وقت آنکھ کھلنے پر ہمت کر کے اٹھ جائیے، دو تین دن اس طرح کرو گے تو کام آسان ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

﴿۱۰۱﴾

میرے نہ کہنے کی وجہ غیریت نہیں، عینیت ہے

جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل، ۲۷/ ۵/ ۱۴۰۲ھ

باسمہ تعالیٰ

برادرم مولانا احمد صاحب زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آپ کا کارڈ ملا۔ مَیں نے آپ کو اس لیے نہیں کہا تھا کہ آخر سال ہے

---

(۱) عَنْ عائِشَةَ ، أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَدِّدُوا، وَقارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ. (بخاری:6464) ندیم

اور تعلیمی مصروفیت ہے، مناسب نہیں معلوم ہوا۔ باقی اسماعیل سلمہٗ نے مجھے کچھ نہیں کہا تھا۔ بہ ہر حال! بُرا نہ مانیں، میرے نہ کہنے کی وجہ غیریت نہیں، عینیت ہے۔ آپ حضرات مفتی صاحب﴿۱﴾ مدظلہم [رحمۃ اللہ علیہ] کا پروگرام دیولہ میں رکھنا چاہتے ہیں، تو پہلی فرصت میں مفتی اسماعیل صاحب کے نام لفافہ جوابی بھیج دیں اور تشریف آوری کے موقع پر بھی موجود رہیں۔ مولانا یعقوب صاحب کو بھی کہہ دیں کہ وہ من جانب مدرسہ ایک دعوت نامہ مفتی اسماعیل صاحب کے نام بھیج دیں، تا کہ کسی کو کچھ کہنے کا موقع نہ ملے۔

آیندہ کل احقر کا ارادہ خانپور کے لیے روانگی کا ہے، لیکن اب آپ کو وعدہ نہیں کرتا، تا کہ حسبِ سابق آپ کو پریشانی لاحق نہ ہو۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری　　۲۴/ ۳/ ۱۹۸۲ء

﴿۱۰۲﴾

دین کے خدام کے ساتھ اس طرح کے معاملات ہوتے رہتے ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آپ کا خط آج ہی ملا۔ اس سے پہلے یکم دسمبر کا تحریر فرمودہ خط بھی مل چکا۔ آپ نے اجتماع میں شرکت کی، اللہ تعالیٰ آپ کی ذات سے دینی فایدہ خوب پہنچائے۔

(۱) فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں۔ ندیم

کمیٹی والے تو ہر جگہ ایسے ہی ہوتے ہیں، ان کی روش کی طرف دھیان دینے کی ضرورت نہیں، نہ ہی ان سے متاثر ہونے کی ضرورت ہے۔ تمام ہی دین کے خدام کے ساتھ اس طرح کے معاملات ہوتے رہتے ہیں، کوئی آپ کی خصوصیت نہیں۔ صبر اور تقوے سے کام لیں۔ پوری سورۂ یوسف کا سبق یہی ہے، ﴿إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾(۱)، اور ان کے لیے بد دعا کا تو تصور بھی نہ کریں، ایسی باتیں خود کرنے والے کے لیے عموماً مضر ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

آپ کی صحت کے لیے برابر دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو شفاے کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرمائے۔

(۲) دعا کرتا ہوں۔

(۳) اللہ تعالیٰ آپ کو صالح نرینہ اولاد عطا فرمائے۔

(۴) اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ صفیہ کو صالح جوڑ عطا فرما کر شادی کا مرحلہ پار فرمادیں اور خوش گوار زندگی عطا فرمائے۔ دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۰/رمضان ۱۴۲۰ھ

---

(۱) سورۃ یوسف، آیۃ:90۔ ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اور صبر سے کام لیتا ہے، تو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضایع نہیں کرتا۔ ندیم

﴿۱۰۳﴾

مقصود حاصل ہوا تو عین مراد، ورنہ سعی کی بنا پر اجر سے تو محروم ہوں گے ہی نہیں

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز میں خشوع خضوع حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھیے، مقصود حاصل ہوا تو عینِ مراد، ورنہ سعی کی بنا پر اجر سے تو محروم ہوں گے ہی نہیں۔

آپ نے اپنی جس بیماری کا تذکرہ (روحانی بیماری کا) اشارے کنایے میں کیا ہے، اوراس کی بنیاد بچپن کے ایک پوشیدہ مرض کو بتلایا، اللہ تعالیٰ اس روحانی بیماری اور پوشیدہ مرض، دونوں سے نجات عطا فرمائے۔

آپ شروع سے جہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، وہیں پر اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھیے، بلا وجہ وہاں سے چھوڑنا مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع عطا فرمائے۔ دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۲؍رمضان ۱۴۲۰ھ

﴿۱۰۴﴾

شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ نماز، تلاوت اور تسبیحات کی پابندی سے مسرت ہے۔ ذکرِ جہری کا چھوٹ جانا باعثِ قلق ہے، اولین فرصت میں اس کو شروع فرمادیں اور اطلاع دیں۔

آپ گورنمنٹ اسکول میں دینی نصاب پڑھا کر تنخواہ حاصل کر رہے ہیں، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ امامت کی ذمّے داری صبر وتحمل کے ساتھ جاری رکھیے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اس وقت جو ملازمت چل رہی ہے، اس کو جاری رکھیے۔ اللہ تعالیٰ فتنوں سے حفاظت فرمائے۔

آخری عشرہ گزارنے کے لیے یہاں آنے کی بھی اجازت ہے اور مولانا اسعد اللہ صاحب کی خدمت میں رہ کر گزارنا چاہیں، تو اس کا بھی اختیار ہے۔

دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۱؍رمضان ۱۴۲۰ھ

﴿۱۰۵﴾

بہ وقتِ ملاقات آپ اس کو وصول فرمالیں

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا ولی آدم صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آپ کا خط دستی بہ دست مولانا فاروق صاحب قاری بندہ الٰہی موصول ہوا۔ حضرت اقدس مدظلہم کی توجہات وعنایات آپ پر معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات سے مالامال فرمائے اور ترقیِ درجات عطا فرمائے۔

مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً وکرامۃً) میں آپ اپنا چھوٹا تولیہ بھول گئے تھے (جہاں مجھ سے ملنے آئے تھے) اس کو میں نے دھلوا لیا ہے اور آپ تک پہنچانے کی نیت سے یہاں تک لایا ہوں، اس لیے بہ وقتِ ملاقات آپ اس کو وصول فرمالیں، مَیں بھول نہ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ بہ عافیت ملاقات نصیب فرمائے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۸؍رمضان ۱۴۲۰ھ

﴿۱۰۶﴾

لوگ جب تعریف کریں، اس وقت یہ استحضار کیجیے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہُ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ لوگ جب تعریف کریں، اس وقت اپنے اُن عیوب کا - جو اپنے علم میں ہیں - استحضار کیجیے، اور سوچیے کہ ان بے چاروں کو یہ معلوم نہیں، اس لیے تعریف کر رہے ہیں۔

(۲) پارہ یاد ہونے کے بعد بھی جبر کر کے مسجد میں بیٹھے رہیے، اس طرح عادت پڑے گی۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی جو وعیدیں احادیث میں آئی ہیں، ان کا مطالعہ فرماتے رہیے۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۹/رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

﴿۱۰۷﴾

وساوس کا آنا برا نہیں ہے، ان کے تقاضوں پر عمل کرنا برا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ بیعت ہونے کے بعد معمولات کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی، لیکن جب ماہِ مبارک شروع ہونے کے بعد سے اس پر برابر پابندی ہو رہی ہے، اس سے مسرت ہوئی۔ اب آئندہ سستی کو موقع نہ دیں۔ ارادہ وہمت سے کام لے کر معمولات کی ادائیگی کا سلسلہ جاری رکھیں۔ 'الحزب الاعظم' میں جو کوتاہی ہو رہی ہے، اس کو بھی دور کر دیجیے۔ اس کو جیب میں اپنے ساتھ رکھا کریں، تاکہ جب بھی موقع ملے، پڑھی جا سکے۔ نمازوں کی قضا اگر باقی ہے تو اس کو پڑھنا شروع کیجیے۔ گناہوں کے خیالات اور شیطانی وساوس کے آنے سے ہرگز پریشان نہ ہوں، ان کا آنا برا نہیں ہے، ان کے تقاضوں پر عمل کرنا برا ہے، سو آپ ایسا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے حفاظت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ تراویح میں قرآن سنانے کو قبول فرمائے اور دین اور علمِ دین کی خدمت کے مواقع نصیب فرمائے۔ اہلیہ کو بھی نیکی اور صلاح سے نوازے۔ جلدی سے

دو چار بچّے پیدا کر دیجیے، تو اس کی شرارت ختم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ خوش گوار ازدواجی زندگی نصیب فرمائے اور مکارہ سے حفاظت فرمائے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۹/رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

﴿۱۰۸﴾

خواب کی ایک قسم یہ بھی ہے

ڈاک:

جمعے کی رات کو مَیں نے خواب میں [دیکھا کہ] سورۂ یٰسٓ یا سورۂ فتح کی تلاوت کر رہا تھا اور سورۃ کے ختم ہونے میں آخری دو یا تین آیت باقی تھی کہ اتفاق سے آسمان میں بادل اس علامت [مستطیل کی صورت] کے مطابق اتنا کھل گیا اور اس کھلے ہوئے بادل کے دایرے میں سے آگ کے شعلے بڑے بڑے ایندھن کی طرح زبردست آواز کے ساتھ، زمین پر گر رہے تھے اور یہ سب ماجرا مَیں خواب میں دیکھتا رہا اور میری تلاوت بند ہو گئی اور میری زبان سے تین مرتبہ یہ جملے نکل پڑے 'اے اللہ حفاظت فرما!'۔ تین مرتبہ مَیں نے خواب میں دعا کی، اور پھر شعلے گرنے بند ہو گئے۔ بعد میں سحری کے وقت اٹھانے والے آدمی نے باہر سے آواز دی، جس کی بنا پر آنکھ کھل گئی۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خواب کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ آدمی کے تخیلہ میں ایک منظر جم گیا، تو خواب میں وہی نظر آیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا خواب اسی نوع کا ہے۔ فکر نہ فرمائیں، ایسا ڈراونا خواب دیکھا ہو تو آنکھ کھلتے ہی **أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** پڑھ کر بائیں طرف تھتکار دیں، ان شاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ﴿۱﴾

خواب تین دن تک گھر [میں] کسی کو نہ کہنے والی بات بے اصل ہے۔ فقط

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۰۹﴾

کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتی

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

---

(۱) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي. (بخاری:6985) ۱۲ منہ

آپ کا خط ملا۔ ملاقات نہ ہو سکنے کا افسوس ہے۔شروع میں معمولات عموماً گناہ کے نتیجے میں چھوٹتے ہیں اور جب چھوٹنے شروع ہوئے، اس کے بعد قابو میں آنا دشوار ہوتا ہے۔آپ صلوٰۃ التوبۃ پڑھ کر تمام گناہوں سے توبہ فرما کر دوبارہ شروع فرما دیں﴿۱﴾، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

کاروبار کے سلسلے میں دعا کرتا ہوں؛ اللہ تعالیٰ حلال، کشادہ، برکت والی روزی عطا فرمائے۔ دنیا میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہوسکتی ﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾﴿۲﴾۔ ساحر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا، اس لیے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف انابت اور رجوع ضروری ہے۔ دوسری آبادی میں معقول ذریعۂ معاش ہو تو وہاں جا سکتے ہیں۔ بیٹے کو سمجھائیں کہ پڑھنا نہ چھوڑے، اس کے پڑھنا چھوڑنے سے آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا کیا؟ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۶/رمضان ۱۴۲۰ھ

---

(۱) عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا﴾ سورة آل عمران، آية:135 إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. (ترمذی:3006) ندیم

(۲) سورۃ البقرۃ، آیۃ:102۔ ترجمہ: وہ اس کے ذریعے کسی کو اللہ کی مشیت کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ ندیم

﴿۱۱۰﴾

خواب اچھا ہے

ڈاک:

تقریباً دس دن پہلے بندے نے ایک خواب دیکھا، اور غالباً فجر سے پہلے کا وقت تھا۔ اصل میں والد صاحب اور والدہ محترمہ اولاد کی طرف سے کافی پریشان ہیں، یہ بات عام طور پر میرے ذہن پر سوار رہتی تھی، تو مَیں نے دیکھا کہ والد صاحب کو چھت کے اندر ایک سانپ ملا، لیکن یہ سانپ سوکھ کر سخت ہو چکا تھا، مٹی کی طرح۔ اور اس کا منھ کھلا ہوا ہے، اور والد صاحب کسی آلے کو لے کر اس کو مار رہے ہیں، اور وہ ریزہ ریزہ ہو کر نیچے گر رہا ہے، اور اس سانپ کا رنگ بھی مٹیالا تھا، گویا مٹی کا بنا ہوا ہے۔

مکتوب:

باسمہٖ تعالیٰ

خواب اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا مال عطا فرمائے گا، جس میں مال کے دینی ضرر اور نقصانات نہیں ہوں گے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۶/ رمضان ۱۴۲۰ھ

﴿۱۱۱﴾

جامعہ کے انتظامی امور میں مَیں ذرّہ برابر دخل نہیں دیتا

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ میری ناراضگی تو اس بات پر تھی کہ دوسری جگہ تقرری کا وثوق اور اطمینان کیے بغیر موجودہ جگہ چھوڑنا پریشانی کا باعث ہوتا ہے، جس کا تجربہ آپ کو ہو رہا ہے۔ بہ ہر حال! اب جب کہ مفتی عبداللہ صاحب نے آیندہ قیام کی گنجائش دی ہے، تو وہیں قیام فرمائیے۔

یہاں جامعہ کے انتظامی امور میں مَیں ذرّہ برابر دخل نہیں دیتا۔ مہتمم صاحب از خود کسی بات پر مشورہ طلب فرماتے ہیں تو جو مناسب سمجھتا ہوں، مشورہ دیتا ہوں۔ اپنے بیٹے کی تقرری کے لیے بھی ادنیٰ سعی نہیں کی، نہ کسی سے سفارش کروائی۔

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے لیے خیر و فلاح کا فیصلہ فرمائے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۴؍رمضان ۱۴۲۰ھ

﴿۱۱۲﴾

نیک اولاد کے حصول کے لیے دعا

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے دوست کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صالح اولاد عطا فرمائے۔

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾(۱) ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھا کریں۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۳/ ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

---

(۱) سورۃ آل عمران، آیۃ: 38۔ ترجمہ: یارب! مجھے خاص اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرمادے۔ بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔ ندیم

﴿۱۱۳﴾

گناہوں سے بچنے کے لیے

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع عطا فرمائے۔ حدیثِ پاک کی برکات سے نوازے۔ گناہوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا خودف دل میں پیدا کیجیے، جن اللہ والوں کے پاس یہ خوف ہے، ان کی صحبت اختیار کیجیے۔ گناہ والے ماحول میں نہ رہیے۔ دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۳؍ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

﴿۱۱۴﴾

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کے ملفوظات اسی پر دالّ ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی ادائیگی موجبِ مسرت ہے۔ جب اس طریقِ کار سے فایدہ ہے، تو اس کو بڑھایئے اور جاری رکھیے، ان شاء اللہ تعالیٰ مزید فایدہ ہوگا۔ دعا کا بھی اہتمام ضروری ہے۔ [جب] مدرسے کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہو، اس وقت تو تعلیم کا کام اہم اور مقدم ہے، مدرسے کی تعطیلات کے زمانے میں آپ تبلیغی جماعت میں وقت لگا سکتے ہیں، حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کے ملفوظات اسی پر دال ہیں۔ آج کل جو جہلا لگے ہیں، وہ غلو کرتے ہیں۔ دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۳/ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

﴿۱۱۵﴾

سفر میں تو آدمی کو زیادہ وقت ملتا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی ادائیگی موجبِ مسرت ہے۔ سفر میں تو آدمی کو زیادہ وقت ملتا ہے، اس میں زیادہ پڑھنا چاہیے۔ مَیں تو سفر میں عام حالات سے زیادہ ہی پڑھ لیتا ہوں۔ آپ بھی اہتمام فرمائیں۔

دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۰/۲/۲۰۰۰ء

﴿۱۱۶﴾

آج کل کے کرکٹ کا حکم

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی ادائیگی باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور آخرت کی فکر عطا فرمائے، علمِ نافع سے نوازے۔ کسی کھیل کے جواز کے لیے شرعاً جو شرائط ضروری ہیں، وہ آج کل کے کرکٹ میں مفقود ہیں، اس لیے یہ جائز نہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی 'احکام القرآن' (عربی) میں سورۂ لقمان کی تفسیر میں تفصیل موجود ہے۔﴿۱﴾ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۳/ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

(۱) کھیل کود سے متعلق مرشدی حضرت خانپوری دامت برکاتہم کے مدلل ومفصل فتاویٰ 'محمود الفتاویٰ مبوب'، جلد ہشتم میں 'کھیل کود اور آلاتِ لہو ولعب' کے زیرِ عنوان ملاحظہ فرمائیں۔ ندیم

﴿۱۱۷﴾

وساوس کی طرف التفات نہ کیا جائے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہُ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اگر آپ عربی زبان جانتے ہیں، تو علامہ ابن قیمؒ کی کتاب 'اُلْجَوَابُ الْكَافِيْ لِمَنْ سَأَلَ عَنِ الدَّوَاءِ الشَّافِيْ' پڑھیے۔ اور اگر عربی سے واقفیت نہیں ہے تو حضرت تھانویؒ کی 'جزاء الاعمال' کا مطالعہ کیجیے۔

وساوس کا علاج یہ ہے کہ ان کی طرف توجہ اور التفات نہ کیا جائے اور گناہوں کے وساوس ہیں، تو ان کے تقاضے پر عمل نہ کیا جائے۔ ان شاء اللہ کوئی ضرر نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اخلاص واستقامت اور علمِ نافع عطا فرمائے۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۳/ ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

﴿۱۱۸﴾

مدت کی پڑی ہوئی عادت ایک دم تو جاتی نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم وفقنی اللہ وایاک لما یحب ویرضی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ کئی روز ہوئے ملا۔ مسلسل سفر اور ملاقاتیوں کی کثرت نے مہلت نہیں دی کہ جواب دے سکوں، آپ کو زحمتِ انتظار ہوئی، اس پر شرمندہ ہوں۔

معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ دکان پر چلتے پھرتے آپ تلاوت کے پارے مکمل فرمالیں؟

غصّے پر قابو پانے کی سعی جاری رکھیے، مدت کی پڑی پوئی یہ عادت ایک دم یا چند یوم میں تو جاتی نہیں! آپ مایوس نہ ہوں، علاج جاری رہے گا تو ان شاءاللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام رذائل سے پاک فرما کر محاسن سے مزین فرمائے۔ اطاعتِ دائمہ نصیب فرمائے۔

جماعت میں بھی تسبیحات و تلاوت کا سلسلہ تو رہتا ہی ہے، کیا اس وقت معمولات پورے نہیں ہو سکتے؟ آرام کے اوقات میں بھی موقع مل جاتا ہے۔

ملاقات کے لیے ابھی تک تشریف نہیں لائے؟

دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۴/ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

(ٹرین میں سے)

﴿۱۱۹﴾

ماضی کی یاد میں حال کی حق تلفی نہ ہو/ اس کے بغیر اعمال بے روح ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا۔ اس سے قبل دستی خط بھی ملا تھا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ آپ نے جن خیالات اور تصورات کا تذکرہ فرمایا ہے، [وہ] ایک فطری عمل ہے، ہر ایک کو ایسا ہوتا ہے۔ اس وقت آپ جس کام میں مصروف ہیں، اس کا تو ادا کرنے کا اہتمام کیجیے۔ ماضی کی یاد میں حال کی حق تلفی نہ ہو، اس کا خیال رہے۔ اس وقت جو کام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس میں آپ کی مدد فرمائے۔

'سیرت سید احمد شہیدؒ' کا مطالعہ فرمائیں، دو ہیں: (۱) حضرت مولانا علی میاں

صاحبؒ کی اور (۲) مولانا غلام رسول مہر صاحب کی۔ دونوں ہی قابلِ مطالعہ ہیں۔ اپنے مطالعے کے دوران جو مفید معلوم ہو، سناتے رہیں، ان نوجوانوں کے عقائد و اعمال کی درستگی اہم ہے۔ 'دستورِ حیات' (حضرت علی میاںؒ) اس کے لیے مفید ہوگی۔

بہ وقتِ ملاقات اس سلسلے میں مزید مشورہ فرمالیں۔

مضامین نویسی کا بھی سلسلہ شروع فرمالیں تو مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

تمام معمولات کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام فرمائیں، اس کے بغیر اعمال بے روح ہیں۔

یہ جواب ٹرین میں بیٹھ کر لکھ رہا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۰/۲/۲۰۰۰ء

(ٹرین میں بہ راہِ جے پور)

﴿۱۲۰﴾

عبدیت اور تواضع لازم پکڑے رہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا ولی آدم صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مؤرخہ ۱۸/ جنوری کا تحریر فرمودہ محبت نامہ ملا۔ حضرت مولانا نور اللہ مرقدہٗ کے خطوط کی نقول بھی ملیں۔

آدمی کو اپنے متعلق تو وہی سمجھنا چاہیے جو آپ نے تحریر فرمایا ہے، بلکہ ہر وقت اپنے نفس کو کہتا رہے: ایاز قدرِ خود بشناس، لیکن بزرگوں نے جو کام اور ذمّے داری سپرد فرمائی ہے، اس کو ایک امانت سمجھ کر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ 'اے اللہ! تو نے اپنے نیک بندوں کا اعتماد نصیب فرمایا اور ان کے ذریعے یہ امانت میرے سپرد ہوئی، اے اللہ! اب تو ہی اس امانت کے حقوق کی ادائیگی اور حدود کی رعایت نصیب فرما'۔

جب اللہ کا کوئی بندہ بیعت ہونے کے لیے درخواست کرے تو اس نیت سے کہ اس کی توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے بھی سچّی توبہ عطا فرمائے، بیعت فرمالیں۔ مطلب [یہ] کہ ہر وقت اپنی کمی اور نقص کا استحضار رہے۔

حضرت مولاناؒ کے ساتھ بزرگوں کا جو معاملہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے جن کمالات سے نوازا تھا، اس کی تفصیلات آپ کے علم میں ہیں، اس کے باوجود حضرتؒ میں کیسی تواضع تھی، آپ بہ خوبی جانتے ہیں۔ عبدیت اور تواضع لازم پکڑے رہیں۔ حضرتؒ کی تصانیف مطالعے میں رکھیں۔ مجلس میں بھی وہی سنائیں۔

آپ کا خط آیا ہے، تب سے جواب دینا چاہتا تھا، لیکن موقع نہیں ملتا تھا۔ آج جب کہ سفر میں ہوں، ٹرین میں بیٹھے بیٹھے یہ جواب لکھ رہا ہوں۔

آپ کے لیے، اہل وعیال کے لیے دعا گو ہوں۔ محترم مولانا سلیم دھورات صاحب، محمد بھائی، نوشہ صاحب، مولانا داؤد صاحب اور دیگر متعارف اور اہلِ تعلق کی خدمت میں بہ شرطِ سہولت وصواب دید سلام عرض کریں۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۰/۲/۲۰۰۰ء

(ٹرین میں بہ راہِ جے پور)

﴿۱۲۱﴾

اچھا وقت یہاں آنے کا وہی تھا

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا۔ رمضان میں بھی آپ کو یاد کرتا رہا، لیکن آپ نہ آئے۔ اس خط سے عذر بھی معلوم ہوا۔ اچھا وقت یہاں آنے کا وہی تھا، اس وقت تو مَیں بھی اتنا مصروف ہوں کہ تفصیلی بات چیت کا بھی موقع نہیں۔ پھر [بھی] آپ آنا چاہیں، بہ صد شوق تشریف لائیں۔ اھلاً وسھلاً ومرحباً

سیاست کے بکھیڑے نمٹانے کی ایک ہی صورت ہے کہ کچھ مدّت کے لیے اس علاقے ہی کو چھوڑ دیا جائے، مگر والدہ محترمہ کی حیات میں ممکن نہیں ہے۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۲۲﴾

دلی معافی چاہتا ہوں کہ ان کا فوری جواب نہ دے سکا/ چندہ کمیشن پر جائز نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا قاری۔۔۔صاحب زید مجدکم وشفی اللہ تعالیٰ شفاءً کاملاً

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں بہ خیر ہوں اور آپ کی خیر و عافیت اور صحت وسلامتی کے لیے دل سے دعا گو ہوں۔

آپ کے تین خطوط ۱۹/اپریل ۲۰۰۰ء، ۲/مئی ۲۰۰۰ء اور ۸/جون ۲۰۰۰ء یکے بعد دیگرے اپنے اپنے وقت پر موصول ہوئے۔ سب سے پہلے مَیں آپ سے دلی معافی چاہتا ہوں کہ ان کا فوری جواب نہ دے کر آپ کو انتظار کی زحمت کے ساتھ کلفت ومشقت میں ڈالا، اللہ معاف کر دیجیے۔ جواب نہ دے سکنے کی کئی وجوہ ہیں:

(۱) سفرِ حج وزیارتِ مقاماتِ مقدسہ میں گیا تھا۔ پورے دو ماہ بعد یعنی ۶/مئی کو لوٹا۔

(۲) واپسی کے بعد سے آج تک لوگوں نے فتاویٰ تک لکھنے کی مہلت نہیں دی، ذاتی ڈاک کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔

(۳) گا ہے آپ کا اور آپ کی صحت کا خیال کر کے جواب لکھنے کے لیے بیٹھتا تو ڈاک کا لفافہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے قلم بند کرنا پڑتا، اس وقت فی الفور وہاں کوئی موجود بھی نہ ہوتا کہ منگواؤں، بعد میں منگوانا یاد نہیں رہتا۔

آپ کی قدیم جگہ سے علیحدگی اور جدید مقام پر خدمت اور آپ کی بیماری کا حال، اور آپ کے یہاں بچّی کی ولادت، اہلیہ کے ساتھ شدت کی وجہ سے جیل کا سفر، تمام امور معلوم ہوئے۔ بچّی کو اللہ تعالیٰ عمر، عزت، عافیت، علم وعمل دے کر قرۃ العین و القلب بنائے، آپ کی امیدوں سے بڑھ کر بنائے۔

چندہ کمیشن پر جائز نہیں، اس کو قبول نہ فرمائیں، تنخواہ ہو تو کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بھر پور امداد فرمائے، دل سے دعا کرتا ہوں۔ اہلیہ کے مزاج میں بھی رواداری ومحبت اور صلہ رحمی کا مادّہ [پیدا] فرمائے۔

آپ کے ساتھ دلی محبت ہے، اس لیے آپ کے حالات اور پریشانیاں پڑھ کر دل رنجیدہ ہوتا ہے۔ دعا کرتا ہوں، اس کے سوا اور تعاون بھی کیا کرسکتا ہوں، اگر آپ کے ذہن میں ہو اور میرے بس کا ہو تو تحریر فرمائیں، ان شاء اللہ تعالیٰ دریغ نہیں کروں گا۔

آج کل شش ماہی کی تعطیلات جاری ہیں، آج آخری دن ہے۔ یہ تمام ایام فتاویٰ لکھنے کے لیے فارغ کیے تھے، آج جب کہ فتاویٰ سے فارغ ہوا، ذاتی ڈاک میں سب سے پہلے آپ ہی کو جواب لکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال و متعلقین آپ کو صحت وعافیت، عزت وکرامت سے

رکھ کر تمام ضروریاتِ جسمانی وروحانی اپنے خزانۂ غیب سے پوری فرمائے۔

گھر میں سلام۔ بچّی کو پیار۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۰۰۰/۶/۳ء

یومِ جمعہ

﴿۱۲۳﴾

معمولات چھوٹنے سے آدمی مصائب وفتن میں مبتلا ہو جاتا ہے

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دستی خط ملا۔ تدریسی مصروفیت کی وجہ سے فوری جواب نہ دے سکا۔ معمولات چھوٹ گئے، اس پر بہت دکھ ہوا۔ دو رکعت صلوٰۃ التوبۃ پڑھ کر اپنے تمام معاصی سے توبہ کر کے دعا کیجیے کہ اے اللہ! تو نے مجھے اپنے ذکر و یاد کی لذت سے آشنا کیا تھا، مَیں اپنے گناہوں کے سبب اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم کر دیا گیا۔ اے اللہ! تو میرے گناہوں کو معاف فرما کر آیندہ پابندی نصیب فرما۔ پھر اسی مجلس میں شروع میں گیارہ مرتبہ درود شریف اور تیرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سلسلے کے بزرگوں کو اس کا

ثواب بخش کر ذکرِ جہری شروع کر دیجیے۔ معمولات چھوٹنے سے آدمی مصائب وفتن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

جواب میں یہ بتلائیے کہ عمل کیا کہ نہیں۔ یہ یاد رہے کہ معمولات کے ذریعے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے، اس کے بغیر کچھ نہیں۔ دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۰؍رجب ۱۴۱۸ھ

﴿۱۲۴﴾

بدنگاہی سے بچنے کے لیے مراقبہ

باسمہ تعالیٰ

آپ تنہائی میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کر کے یہ تصوّر کیجیے کہ میں خداوندِ قدوس کی بارگاہ میں پیش ہوں، اللہ تعالیٰ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ 'اے بے حیا! کیا ہم نے آنکھیں تمھیں اس لیے دی تھیں کہ ان سے نامحرم عورتوں کا نظارہ کرتا؟ ۔۔۔ اور میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب اور عذر نہیں ہے۔ آج میرے پاس موقع اور مہلت ہے کہ اس فعلِ بد سے سچّی توبہ کرے کے اس گناہ سے پاک ہو جاؤں، اگر میں نے اس مہلت سے فایدہ نہیں اٹھایا اور اسی حالت میں موت آ گئی تو وہاں پر کیا حشر ہوگا؟'

اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمائے۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۲۵﴾

رشتے داری قایم رکھنے کے گُر

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدتِ مدیدہ کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر موجبِ مسرت ہوا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات کی پابندی سے بے حد مسرت ہوئی۔ یہ معمولات' جن کو آپ پابندی سے ادا کر رہے ہیں، ان کو معمولی نہ سمجھیں، ان شاء اللہ اپنے وقت پر یہی اپنا اثر دکھلائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔ یہ کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نام لینے کی توفیق عطا فرمائی؟ صرف اتنی بات پر بھی جان دے دیں تو کم ہے!

اللہ تعالیٰ فرزند کو وہاں بلانے کے سلسلے میں آپ کی کوششوں کو کامیاب فرمائے اور عافیت وسہولت کے ساتھ اس کو وہاں پہنچنے کے اسباب پیدا فرما کر جلد از جلد مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام جائز دلی مقاصد کو بہ عافیت پورا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ والدہ کو صحت وعافیت اور سلامتی کے ساتھ رکھ کر ان کی خدمت کا سلیقہ، توفیق اور سعادت نصیب فرمائے۔

گھر کے لوگوں میں آپس میں ناگواریاں پیش آتی رہتی ہیں، لیکن ان کا آسان علاج وہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے بتلایا کہ آدمی صبر وتحمل اور عفو ودرگزر سے کام لے، اس میں طرفین کی بھلائی ہے۔ دنیا کی چندروزہ زندگی میں اتنی فرصت ہی کہاں کہ لڑنے جھگڑنے کے لیے آدمی وقت لائے۔ نیز اس میں ذہنی طور پر ہمیں بڑا سکون رہتا ہے۔ فوری طور پر تو وہ بات غصّے اور اشتعال انگیز ہوتی ہے، لیکن اگر نفس پر قابو رکھتے ہوئے صبر اور تحمل سے کام لیں، تو بعد میں آرام ہی آرام ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

صِلْ مَنْ قَطَعَکَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ، وَ أَحْسِنْ إِلٰی مَنْ أَسَاءَ إِلَیْکَ۔(۱)

ہم اپنے تمام اعزّہ کے ساتھ حسنِ سلوک اللہ کا حکم سمجھ کر کرتے ہیں، اس کے جواب میں اُن کی طرف سے بھلائی کا معاملہ ہو یا نہ ہو، چھوٹی سی نیکی بھی اللہ کے یہاں ضایع جانے والی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بھائی صاحب کے مزاج سے جو ناگواری ہو، باپ کے حکم میں سمجھ کر دل سے نکال دیں، ان شاء اللہ اس پر آپ کو جو اجر ملے گا، اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی نعمت نہیں کر سکتی۔ خصوصاً رشتے داروں کے مقابلے میں صبر وتحمل اور عفو ودرگزر کی بڑی اہمیت ہے، اس کے بغیر رشتے داری قایم نہیں رہ سکتی۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا ومحبت عطا

---

(۱)صل من قطعك، وأحسن إلى من أساء إليك، وقل الحق ولو على نفسك. ابن النجار عن علي. (کنزالعمال:6929) مكارم الأخلاق عند الله ثلاثة : تعفو عمن ظلمك، وتعطي من حرمك، وتصل من قطعك.عن أنس. (کنزالعمال:5239) ندیم

فرمائے اور ہر قسم کے فتنوں سے حفاظت فرمائے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۲۶﴾

فضلا کے لیے انگریزی کورس شروع کرنے سے متعلق مشورہ

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم مولانا۔۔۔صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر موجبِ منت ومسرت ہوا۔ آپ اپنے یہاں دارالعلوم اور جامعات کے ممتاز فضلا کے لیے انگریزی تعلیم میں تخصص کا دوسالہ کورس جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، رائے دریافت کی ہے؛ آپ نے اس کورس کے اجرا کے جو مقاصد تحریر فرمائے ہیں، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن سوال یہ ہے کہ اس کورس کو پڑھنے والے کیا اپنے آپ کو ان مقاصد کے لیے فارغ کریں گے؟ اس سلسلے میں ان سے پیشگی معاہدہ مناسب ہے۔ نیز جن حضرات نے اس قسم کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، وہاں اس سے کیا مفید یا مضر نتائج پیدا ہوئے، اس کا بھی غیر جانب دارانہ جائزہ لے لیا جائے، اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ مناسب ہے۔

دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۲۷﴾

یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی علم کی نعمت کی ناقدری ہے

ڈاک:

باسمہ تبارک وتعالیٰ شانہٗ

مربی و مشفقی حضرت قبلہ مفتی صاحب زیدت معالیکم ومعالمیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام بندۂ ناچیز ۔۔۔ کی طرف سے خدمتِ عالی جناب میں بعد عجز و نیاز دعا کی درخواست۔

بعد عرض ایں کہ بہ توفیقِ ایزدی و بہ توجہاتِ آں حضرت درس وتدریس کا کام حسبِ استطاعت انجام پا رہا ہے، لیکن آیندہ کچھ موانع پیش آنے کا اندیشہ ہے، اس لیے کہ والد صاحب ابھی سعودیہ میں ہیں اور والد صاحب کے [سر] قرضہ ہے اور اب والد صاحب اور دیگر خاندان کے لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تو سعودیہ چلا جا، تاکہ والد صاحب گھر پر رہیں۔ لیکن مَیں بالکل نہیں چاہتا، اس لیے کہ یہ سلسلہ پھر ٹوٹ جائے گا، پھر بعد میں نصیب ہو نہ ہو۔ اس لیے مَیں اس سلسلے کو توڑنا نہیں چاہتا۔

اب آپ سے مشورہ طلب ہے کہ مَیں کیا کروں؟ امید ہے کہ آپ حضور اس امر میں میری رہ نمائی فرمائیں گے اور اس امر کے لیے خصوصی دعائیں بھی فرمائیں گے۔

۲۹/رجب ۱۴۲۳ھ

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تدریسی خدمات کو قبول فرما کر آیندہ مزید کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا علمی فیض عام و تام فرمائے۔ تدریسی سلسلہ چھوڑ کر سعودیہ ملازمت کے لیے جانا، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی علم کی نعمت کی ناقدری ہے۔

والد صاحب اور دیگر اہلِ خاندان اگر آپ کو وہاں بھیجنا چاہتے ہیں، تو پھر اُنھوں نے آپ کو مدرسے میں ڈال کر دس سال کیوں تاخیر کی؟ پہلے ہی بھیج دیتے۔ اب تک بہت کچھ کمائے ہوتے۔ ان کی یہ خواہش ان کو آپ کی ذات سے اخروی طور پر پہنچنے والے ثوابِ عظیم کے خلاف ہے۔ خود ان کو یہ چیز سمجھنا چاہیے۔

بہ ہر حال! میری رائے آپ کے وہاں جانے کی بالکل نہیں ہے۔ اتنے سال سے والد صاحب وہاں ہیں، وہ اپنا قرض کا بوجھ اتار نہ سکے، تو آپ جا کر کیا کامیابی حاصل کر سکیں گے؟

اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ یہاں رہتے ہوئے بھی بہ آسانی قرضہ ادا ہوجائے گا۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۲۸﴾

ایک طالب صادق کی مختلف پریشانیوں کا علاج

ڈاک:

(۱) معمول زبانی حد تک ہیں، دل ودماغ کی حاضری مفقود ہے۔

(۲) ہر وقت خوف وہراس رہتا ہے کہ اللہ اپنا نام لینے کی جو سعادت دے رہا ہے، وہ سلب نہ ہوجائے۔

(۳) نماز خشوع وخضوع سے خالی اور وساوس وتفکرات سے بھرپور رہتی ہے۔

(۴) باطنی امراض؛ عُجب وخود بینی، تکبر، حسد وریاکاری، حبِ جاہ کا مرکز بن گیا، جن کی تفصیل سے بھی دل گھبرا رہا ہے۔

(۵) تدریسی ذمّے داری ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، مگر رسمیت کی حد تک ہے، اخلاص وللّٰہیت کی دولت ہم گنہ گاروں کو کہاں نصیب؟

(۶) طلبا کی تربیت کی ذمّے داری کی طرف دھیان جاتا ہے تو دل ودماغ میں یہ بات کھٹکتی ہے کہ جو خود معاصی کا پتلا ہو، وہ دوسروں کو سوائے خسارہ، کیا دے سکتا ہے؟

اور امورِ مذکورہ کے علاوہ بھی بے شمار گناہوں کے دلدل اور امراضِ باطنی کے بھنور میں پھنسا ہوا ہوں، جن سے نکلنے کے لیے حضرت والا کا دامن تھاما ہے۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ دو ماہ سے بلا ناغہ معمولات کی ادائیگی کا اہتمام و پابندی نصیب فرمائی، یہ اس کا غایت فضل وکرم ہے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اس سے نوازتا رہے اور معمولات کی پابندی کے برکات وثمرات سے بھی نوازے۔

معمولات ادا کرتے رہیں، چاہے دل و دماغ حاضر نہ ہوں

(۱) معمولات کی ادائیگی میں چاہے دل و دماغ حاضر نہ ہوں، پھر بھی پابندی جاری رکھیں، یہ -یعنی زبانی ادائیگی- پہلا مرحلہ ہے، جب تک کہ یہ پار نہ ہوجاوے، دوسرے مرحلے میں داخلہ مشکل ہے۔ نیز یہ کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عضو یعنی زبان کو اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی، اگر اس پر اللہ کا شکر ادا کریں گے تو بفحوائے ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (۱) مزید ترقی ہو کر دل و دماغ بھی ان شاء اللہ نوازے جائیں گے۔

(۱) سورۃ ابراہیم، آیۃ: 7۔ ترجمہ: اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔ ندیم

خوف کے ساتھ اللہ کے فضل سے امید بھی رکھیں

(۲) ایسا خوف و ہراس تو ہونا چاہیے، لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید بھی رکھیں﴿۱﴾ اور چوں کہ عموماً یہ سعادت معاصی کے نتیجے میں سلب ہوتی ہے، اس لیے ہر چھوٹی بڑی معصیت سے بچنے کا مکمل اہتمام ہو۔

خشوع وخضوع حاصل کرنے کے لیے محنت جاری رکھیں

(۳) نماز کا خشوع وخضوع حاصل کرنے کے لیے محنت جاری رکھیے، ایک دن کی بات نہیں، یہ سلسلہ تو محنت کا، زندگی بھر جاری رہے گا۔ اور یہ بھی یقین رکھیں کہ جب محنت جاری رہے گی، تو اجر پورا پورا ملے گا﴿۲﴾۔

وساوس وتفکرات کو دور کرنے کی فکر نہ کریں

وساوس وتفکرات کو دور کرنے کی فکر نہ کریں، یہ بھی ایک نوع کی اس کی طرف توجہ ہے، جو اس کے بقا کا ذریعہ ہے۔ آپ تو ان کی طرف سے بے توجہ ہو کر اپنے کام میں پورے طور پر متوجہ رہیں۔ یہی علاج ہے اور اس طرح [وساوس] ان شاء اللہ خود بہ خود دور ہو جائیں گے۔ نیز جو چیز غیر اختیاری طور پر پیش آوے، اس پر آدمی کا مواخذہ

---

(۱) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي أَرْجُو اللّٰهَ، وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. (ترمذی:983) ندیم

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ○ (سورۃ الکہف:30) ترجمہ: بے شک! جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، تو یقیناً ہم ایسے لوگوں کے اجر کو ضایع نہیں کرتے جو اچھی طرح عمل کریں۔ ندیم

نہیں ہے، پھر پریشانی کیوں؟﴿۱﴾

اصلاحِ باطن کا طریقہ

(۴) باطنی امراض کی طرف ایک ایک کر کے توجہ فرماویں اور اس کے ازالے کے لیے سعی جاری رکھیں۔

(۵) اخلاص وللّٰہیت کی دولت بھی دھیرے دھیرے حاصل ہوگی، اس کے لیے محنت جاری رکھیں۔ باربار اپنے دل کو، اپنی نیت کو ٹٹولتے رہیں۔

یہ خیال بلکہ یقین ہو کہ یہ مجھ سے لاکھ درجے بہتر ہے

(۶) آدمی جس گناہ میں مبتلا ہو، اس کے متعلق بھی اصلاحی باتیں لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہے اور بہ وقتِ گفتگو اپنے آپ کو بھی مخاطب سمجھے۔ ویسے بھی شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ جب آدمی بہ طور نصیحت کسی چیز سے دوسروں کو روکتا ہے، تو خود اس کے ارتکاب سے شرماتا ہے۔ ظاہر ہے یہ شرم اس وقت آئی جب کہ دوسروں کو روکنے کا فریضہ انجام دیا، اگر یہ کام نہ کرتا تو خود بھی گناہ سے رکنے کی شرم پیدا نہ ہوتی اور رکنا نصیب نہ ہوتا۔ الحاصل خود گنہ گار ہوتے ہوئے بھی دوسروں کو نصیحت فایدے سے خالی نہیں، البتہ اتنا ضرور ہے کہ بہ وقتِ تنبیہ سامنے والے کو حقیر اور کم تر ہرگز ہرگز نہ سمجھے، دل میں یہ خیال بلکہ یقین ہو کہ یہ مجھ سے لاکھ درجے بہتر ہے۔

'آپ بیتی'﴿۲﴾ کا مطالعہ مکمل کرلیا، اس سے بڑی مسرت ہوئی۔ آیندہ بھی

---

(۱) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ (سورۃ البقرۃ:286) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ کا مکلّف نہیں بناتا۔ ندیم

(۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی خودنوشت سوانح مراد ہے۔ ندیم

اس کو مطالعے میں رکھیں، ان شاء اللہ ضرور فایدہ ہوگا۔ ہمارے اکابر، خصوصاً حضرت حاجی صاحب﴿۱﴾، حضرت گنگوہی﴿۲﴾، حضرت نانوتوی﴿۳﴾، حضرت تھانوی﴿۴﴾، حضرت مدنی﴿۵﴾، حضرت رائے پوری (دونوں﴿۶﴾)، حضرت شیخ الہند﴿۷﴾، حضرت سہارن پوری﴿۸﴾..

---

(۱) سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرِ مکّیؒ مراد ہیں۔آپؒ کے حالات کے لیے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی 'امداد المشتاق' و 'شمائمِ امدادیہ' اور مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کی 'حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اوران کے نامور خلفا' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

(۲) قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مراد ہیں۔آپؒ کے حالات کے لیے حضرت مولانا عاشقِ الٰہی میرٹھی کی 'تذکرۃ الرشید' اور مولانا اسیرادروی کی 'مولانا رشید احمد گنگوہی: حیات اور کارنامے' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

(۳) حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مراد ہیں۔آپؒ کے حالات کے لیے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کی 'حالاتِ طیب'، حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کی 'سوانح قاسمی' اور مولانا اسیرادروی کی 'مولانا محمد قاسم نانوتوی: حیات و کارنامے' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

(۴) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ مراد ہیں۔آپؒ کے حالات کے لیے خواجہ عزیز الحسن مجذوب کی 'اشرف السوانح' اور مولانا عبد الماجد دریابادیؒ کی 'حکیم الامت: نقوش و تاثرات' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہے۔ ندیم

(۵) شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ مراد ہیں۔آپؒ کے حالات کے آپ کی خودنوشت 'نقشِ حیات' اور مولانا علی میاں ندویؒ کی 'تذکرہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

(۶) حضرت مولانا عبد الرحیم رائے پوریؒ اور حضرت مولانا عبد القادر رائے پوریؒ مراد ہیں۔اول الذکر کے حالات کے لیے مفتی محمد عزیز ندوی کی 'تذکرہ حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوریؒ' اور مفتی عبد الخالق آزاد کی 'سوانح حیات مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوریؒ' نیز ثانی الذکر کے حالات کے لیے حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کی 'سوانح حضرت مولانا عبد القادر رائے پوریؒ' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

(۷) شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ مراد ہیں۔آپؒ کے حالات کے لیے حضرت مولانا محمد میاں صاحبؒ کی 'اسیرانِ مالٹا' اور مفتی عزیز الرحمن بجنوریؒ کی 'تذکرہ شیخ الہند' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

(۸) محدثِ زماں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مراد ہیں۔آپؒ کے حالات کے لیے حضرت مولانا عاشقِ الٰہی میرٹھیؒ کی 'تذکرۃ الخلیل' اور حضرت مولانا محمد ثانی ندویؒ کی 'حیاتِ خلیل' وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

حضرت شیخ﴿۱﴾، حضرت مفتی صاحب﴿۲﴾ وغیرہ تمام اکابرِ سلسلہ (رحمہم اللہ) کی سوانح حیات- جو بھی میسر ہو- ان کا مطالعہ فرماتے رہیں۔

بہ ہر حال! لگے رہیں، مطمئن ہو کر اور کاہلی سے یا اپنے آپ کو کامل سمجھ کر بیٹھے نہ رہیں۔

اندریں رہ می تراش و می خراش
تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

ایک طرف دنیا دار دنیا کی بے شمار دولت حاصل کرنے کے بعد بھی مطمئن ہو کر بیٹھا نہیں رہتا، بلکہ اس کی حرص اس کو ہر وقت حرکت میں رکھتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے: مَنِ اسْتَوىٰ يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ، کل جو دینی حالت تھی، آج اس میں اضافہ ہونا ضروری ہے، ورنہ خسارہ ہی خسارہ ہے۔

اپنے اوقات کی دیکھ بھال رکھیں اور ان کو پورے طور پر وصول کرنے کا اہتمام کریں۔ آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

۷/ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

---

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ مراد ہیں۔ آپؒ کے حالات کے لیے خودنوشت سوانح 'آپ بیتی' اور حضرت مولانا علی میاں ندوی کی 'حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی' دیکھی جاسکتی ہے۔ ندیم

(۲) فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ مراد ہیں۔ آپؒ کے حالات کے لیے حضرت مفتی فاروق صاحبؒ کی 'حیاتِ محمود' یا 'ذکرِ محمود' اور 'فقیہ الامت اور خدماتِ افریقہ' دیکھی جاسکتی ہیں۔ ندیم

﴿۱۲۹﴾

کل ہی جدید شوریٰ کی تشکیل ہوئی

باسمہ تعالیٰ

جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل

مؤرخہ ۲/۲/۷۶ء

برادر عزیزم مولانا احمد صاحب زید مجدکم السامی

سلام مسنون!

امید کہ بہ عافیت ہوں گے۔ آپ کے دوسرے نامۂ گرامی کے جواب میں ایک عریضہ لکھ چکا ہوں، شاید ملا نہ ہو یا پھر مطالعے کا بارزیادہ پڑ رہا ہو، جس کی وجہ سے فرصت نہ ملتی ہو۔ آج کل یہاں سہ ماہی امتحان چل رہا ہے، کل ہی جدید شوریٰ کی تشکیل ہوئی۔ گاؤں کے ممبران نے دیگر ممبران کا انتخاب کیا، جس میں مولانا قمرالدین صاحب، حضرت مولانا اجمیری صاحب، حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب بھی ہیں، افریقہ سے حاجی موسیٰ بودھانیہ صاحب اور حاجی ابراہیم مانکڈ اصاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ اب افریقی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے مدرسین کو ایک پوری تنخواہ رمضان سے قبل زائد ملتی رہے گی، تاکہ مصارفِ رمضان کے کام آسکے، گویا سال بھر میں تیرہ تنخواہیں ہوں گی۔

میرے پاس سے مشکوٰۃ، جلد ثانی مفتی صاحب کے پاس منتقل ہوگئی ہے، اب تدریس کے تین گھنٹے ہیں۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ احباب کو سلام مسنون کہہ دیں۔

والدہ بھی آج کل یہاں ہیں، اسعد سلمہٗ خیریت سے ہے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۳۰﴾

اس مسئلے کے حل کے لیے دعاؤں کا بھی اہتمام کریں

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

بہ خدمت گرامی اقدس عارف باللہ حضرت مفتی احمد صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کچھ گھریلو پریشانی کی بنا پر آں جناب کی دعا کا محتاج ہے اور اس پریشانی کے حل کا طالب ہے۔ اللہ کی ذاتِ عالی سے امید ہے کہ آں جناب میری صحیح رہ نمائی فرما کر شکریے کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ مَیں اپنے والدین اور بڑے بھائی کے ساتھ رہتا ہوں اور ہم دونوں بھائی شادی کر چکے ہیں۔ بڑے بھائی کی شادی میری شادی سے چار سال قبل ہوئی تھی۔ بڑے بھائی کی اہلیہ عالمہ ہے اور شادی کے بعد ہماری والدہ اس کو بیٹی کی طرح رکھتی تھی اور ہر چیز کی فراوانی ہونے کی وجہ سے کسی چیز کی روک ٹوک نہ

تھی، مگر شادی کے ایک سال بعد وہ ہماری والدہ سے جھگڑنے لگی، جس سے مَیں بھی پریشان تھا، میری والدہ بھی۔ اور بیرون والے بھائی بہنوں کو اس پریشانی کی جب اطلاع ہوئی تو انھوں نے والدہ کو کہا کہ آپ ان کو ٹوکتے نہیں، جس کی وجہ سے یہ پریشانی ہے۔ مگر پھر بھی والدہ نرمی کے ساتھ اور صبر سے کام چلاتی رہیں، یہاں تک کہ جب میری شادی کی باری آئی تو ہماری والدہ کو بہت پریشان کیا، جس کہ وجہ سے مَیں نے اپنی شادی کو مؤخر کرنے کا فیصلہ کر دیا تھا، مگر ساری تیاری ہو جانے کی وجہ سے اور والدین کی عزت کی خاطر وقت پر شادی کر لی اور اب شادی کے بعد میری اہلیہ سے جھگڑا ہوتا رہا ہے، جس کی وہ سے مَیں اور میری والدہ پریشان ہیں۔ میری والدہ اور مَیں اس کو صبر کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ اہلیہ شروع شروع میں صبر کرتی رہی، مگر اب بچّے کی پیدائش کے بعد گھر میں کچھ لڑائی جھگڑا ہوتا ہے تو میرے ساتھ سخت مزاجی سے پیش آتی ہے اور وہ اپنے والدین کو لعن طعن کے الفاظ اور ایسے ایسے الفاظ بولتی رہتی ہے، جس سے اللہ کی ناشکری کا اظہار ہوتا ہے۔ اب ایسے موقع پر میں کچھ کہتا ہوں تو اس کا مزاج ضدی ہونے کی وجہ سے بات سنتی نہیں ہے اور میرے ساتھ اس طرح بات کرتی ہے، جیسے مجھ سے بھی جھگڑا کر رہی ہو۔ ایسی حالت میں صبر کرتے ہوئے نہ کچھ کہتا ہوں، بس اس کو منوا کر زندگی بسر کر رہا ہوں، مگر دل میں بُرے بُرے خیالات اور وساوس آتے رہتے ہیں اور پڑھانے وغیرہ میں دل نہیں لگ رہا ہے اور اس وقت میں بہت پریشان ہوں۔ بعض مرتبہ میری اہلیہ ہمارے ڈیڑھ سالہ چھوٹے بچّے کو مارتی بھی بہت ہے۔ اب ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

باری تعالیٰ سے امید ہے کہ جلد از جلد آپ میری رہ نمائی فرما کر اور میرے لیے دعا فرما کر شکریے کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

مَیں تمام اساتذہ کے ساتھ عیادت کے لیے آنے والا تھا، مگر نہ آسکا، اس کے لیے آں جناب سے معافی کا طالب ہوں۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولوی۔۔۔صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات وبرکات سے نوازے۔ تلاوت کی کوتاہی کو دور کرنے کا اہتمام کریں۔

آپ نے جس پریشانی کی تفصیل لکھی ہے، اس سے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے بڑے بھائی کی اہلیہ والدین کے ساتھ ایک گھر میں رہنا نہیں چاہتی اور اپنے اس ارادے کا اپنی زبان سے اظہار بھی شاید قرینِ مصلحت نہ ہو، اس لیے اپنا رویّہ ایسا بنالیا کہ گھر والے خود ہی الگ کرنے پر مجبور ہوں اور خود پر علیحدگی اختیار کرنے کا الزام نہ آوے۔

اگر میرا یہ احساس درست ہے تو اس کا علاج یہی ہے کہ ان کی خواہش پوری کر دی جائے۔ بلا وجہ اس طرح زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹتے رہنا اور تمام گھر والوں کو ذہنی کوفت میں مبتلا کرنا، دانش مندی نہیں۔ اس سلسلے میں آپ والد صاحب کے ساتھ بیٹھ کر پورے خلوص اور صفائی کے ساتھ بات کرلیں اور اگر آپ اس طرح نہ کر سکتے ہوں

توکوئی ایسا آدمی جو والد صاحب کے ساتھ گفتگو کرسکتا ہو اور جس کی بات پر وہ توجہ دے سکتے ہوں، ان کو ذریعہ بنائیں۔ اس سلسلے میں پہلے استخارہ کر لیں، پھر چند روز صلوٰۃ الحاجۃ کا اہتمام کر کے یہ گفتگو بارآور ہونے کی دعا بھی مانگ لیں، اس کے بعد ہی بات کریں۔ آپ کی والدہ ان ساری باتوں کو خوب سمجھتی ہوں گی، اگر پہلے ان سے گفتگو کر کے، وہ اگر آمادہ ہو جائیں تو ان ہی کی وساطت سے والد صاحب سے بھی گفتگو کر لی جائے، تب بھی مناسب ہے۔

اس مسئلے کے حل کے لیے دعاؤں کا بھی اہتمام کریں۔ مَیں بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو بہ عافیت وسہولت اس مخمصے سے نجات عطا فرمائے اور ازدواجی زندگی کی حقیقی مسرتوں سے مالا مال فرمائے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۱﴾

اس لیے دل میں وسوسہ آیا تھا اور یہ وضاحت ضروری سمجھی

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولانا مفتی ابرہیم صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ آپ کی اور اہلِ مدرسہ کی خیر وعافیت کا حال معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ آپ کے تدریسی اور افتا کے کاموں کی تفصیل سے مزید مسرت ہوئی۔

دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ عافیت وسہولت وقبولیت کے ساتھ ان تمام کاموں کو اخلاص واستقامت کے ساتھ انجام دینے کی توفیق، سلیقہ اور سعادت نصیب فرمائے۔ میرے فتاویٰ عام طور پر گجراتی زبان میں ہیں اور آپ گجراتی سے ناواقف ہیں، انگریزی ترجمے کا کام کیسے انجام دے سکو گے؟ اردو فتاویٰ کا ذخیرہ بہت کم ہے۔

جمعیۃ المفتیین کے ماتحت جو خدمات آپ انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو حسنِ قبول عطا فرما کر اس کا دایرہ وسیع فرمائے۔

اہلیہ کے قریب الولادۃ ہونے کا حال معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ نہایت سہولت و عافیت کے ساتھ وضعِ حمل کا یہ مرحلہ پار فرما کر صالح اولاد عطا فرمائے۔ موجودہ تمام بچّوں کو علومِ نافعہ، اعمالِ صالحہ، اخلاقِ فاضلہ سے مالا مال فرما کر آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور آپ کی امیدوں سے بڑھ کر بنائے۔

آپ کا مرسلہ مالی ہدیہ موصول ہو کر باعثِ منت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کا بہترین بدلہ دنیا وآخرت میں عطا فرمائے۔ ایک بات وسوسے کے طور پر دل میں آئی، اس لیے لکھتا ہوں کہ یاد رہے کہ مَیں مستحقِ زکوٰۃ نہیں، بلکہ ہر سال زکوٰۃ ادا کرتا ہوں، اس لیے مجھے بھیجے جانے والے ہدیے کے معاملے میں اس پہلو کو مدِ نظر رکھیں، چوں کہ مولویوں اور مفتیوں کا معاملہ ہے، اس لیے دل میں وسوسہ آیا تھا اور یہ وضاحت ضروری سمجھی۔ بعض مالی آزمائشوں سے بھی گزرنا ہوا، اس لیے شبہ ہوتا رہتا ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ گھر میں سلام عرض ہے۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۲﴾
بیعت کے ابتدائی مراحل

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

محترم ومکرم حضرت مفتی احمد صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام عرض ایں کہ مَیں ۔۔۔ کچھ، بھوج کا رہنے والا، ہمارے یہاں مدرسے میں حفظ کر رہا ہوں۔ مَیں نے اپنے والدِ محترم مولانا الیاس سے بیعت کے بارے میں مشورہ کیا، انھوں نے کہا بہت اچھا، اورآپ حضرت کے نام کی فرمائش کی کہ حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم سے بیعت کرلو۔ اس لیے مَیں یہ خط آپ کی خدمت میں لکھ رہا ہوں۔ آپ حضرت فرمائیں کہ بیعت کے لیے کب حاضر ہوں؟ فقط

دعا کا طالب

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کا ارادہ بڑا مبارک ہے۔ بیعت ہونے کا معاملہ بڑا اہم

ہے، زندگی بھر کا ایک تعلق ہے، جو بیعت کے ذریعے قایم کیا جا رہا ہے، اس تعلق کے قایم ہونے کے بعد پس وپیش سے کام نہیں چلتا، البتہ تعلق قایم کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ جس کے ساتھ تعلق قایم کیا جا رہا ہے، اس کو شریعت کے معیار پر جانچ پرکھ لیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ ہماری طبیعت اور مزاج کا اس کے ساتھ جوڑ ہے یا نہیں؟ اس کے بعد استخارۂ مسنونہ کا بھی اہتمام کیا جائے اور آخر میں اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ آپ بھی اسی اصول پر چلتے ہوئے تمام ابتدائی مراحل پار کر لیجیے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح سے نوازے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۳﴾

عالم ہونا تمام خیر وبھلائی کا منبع نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ بدنگاہی سے بچنے کا اہتمام ضروری ہے، اس کے لیے جتنی مشقت برداشت کرنی پڑے، کر لیا کرو۔

جو رشتہ طے ہو چکا ہے، اس کو توڑنا بہت ساری مشکلات کا پیش خیمہ ہے، اگر

اس لڑکی میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہے، تو ایسا نہ کیا جائے۔ دوسری لڑکی کی طرف عالمہ ہونے کی وجہ سے محبت، سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ یہ بھی نفس کا دھوکہ ہے۔ عالمہ ہونا تمام خیر وبھلائی کا منبع نہیں۔ بہت سی مرتبہ معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

کیا وہ تمام لڑکے جو مدرسے میں پڑھتے ہیں اور سند حاصل کرتے ہیں، اچھے ہیں؟ محض سند ہونا اچھائی کی گارنٹی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے کس چیز میں خیر رکھی ہے، یہ آپ کو معلوم نہیں، اس لیے دعا میں کسی متعین رشتے کا نام نہ لیں، بلکہ جس میں خیر ہو، اس کی دعا کریں۔ ﴿وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾[۱] اور ﴿وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ﴾[۲] ارشادِ خداوندی ہے، اس لیے ہمیں ازخود کسی چیز کی تعین زیب نہیں دیتی۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۴﴾

مدرسے کی خدمات، سعادت کی بات ہے

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

---

(۱) سورۃ البقرۃ، آیۃ: 216۔ ترجمہ: اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمھارے لیے بہتر ہو۔ ندیم

(۲) سورۃ البقرۃ، آیۃ: 216۔ ترجمہ: اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لیے بُری ہو۔ ندیم

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ معمولات کی پابندی بھی باعثِ مسرت ہے، اس کا حال بلا تکلف تفصیل سے لکھتے رہا کریں۔ میں پچھلے دنوں کمر کے درد کی وجہ سے بیڈ ریسٹ (Bed rest) رہا، اب تین چار روز سے مسجد و مدرسے جا رہا ہوں۔ آپ عربی اول کا درجہ پڑھا رہے ہیں، اس سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس تدریس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور طلبہ کو آپ سے خوب فایدہ پہنچا کر مطمئن و منشرح فرمائے۔ جو آدمی اپنے کام میں لگا رہتا ہے، وہ اپنے مقصود تک پہنچتا ہے۔

مدرسے کی خدمات جتنی بھی ہو جائیں، سعادت کی بات ہے۔ ان میں گھرا رہنا اچھا ہے۔ ویسے بھی صلاحیتوں کو استعمال تو ہونا ہی ہے، اب اگر وہ کارِ خیر میں لگ رہی ہیں تو یہ اس کی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت عطا فرمائی ہے، اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ مَیں آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اتنا لمبا سفر کر کے دن بھر کے لیے آنے کی ضرورت نہیں، خط سے اپنا رابطہ باقی و جاری رکھیں۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۵﴾

اس راہِ علم میں یہی دستور رہا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔آپ کی مع اہل وعیال خیر و عافیت معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آیندہ بھی آپ تمام کوصحت وقوت و عافیت اور مکارہ وفتن سے حفاظت کے ساتھ اپنی مرضیات پر چلا کر نا مرضیات سے بچائے اور دنیا وآخرت کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔

اگر آپ کے پاس اتنی گنجائش ہے کہ والد صاحب کے گھر استعمال ہونے والے کھانے پینے کے بنیادی سامان مہیا کر سکتے ہوں،تو بہت مناسب ہے۔آپ کی تحریر کے مطابق جب والد صاحب کوخود بھی اس کا احساس ہے،تو اس صورت کو وہ بھی بہ رضا و رغبت قبول فرمالیں گے۔اگر اس مقصد کے لیے آپ خارجی اوقات میں کچھ کام کرلیں، بہ شرط یہ کہ آپ کے فرائضِ منصبی کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہوتی ہو،تو بہت مناسب ہے۔

میرے پاس آنے کے سلسلے میں آپ کی طبیعت میں جوشوق ورغبت اور تقاضا ہے، وہ تسلیم کرتے ہوئے بھی مَیں اس کو مناسب نہیں سمجھتا کہ اس سفر کے مصارف کے لیے آپ اس طرح کی مشقت اٹھائیں۔اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو اس کے بغیر بھی اس کا انتظام اسبابِ غیبیہ کے ذریعے کر دے گا۔والد صاحب کے تعاون کے لیے تو خارجی اوقات میں ملازمت کی اجازت ہے،لیکن دیگر مقاصد کے لیے ایسا کرنا میرے نزدیک مناسب نہیں۔کچھ تنگی ترشی برداشت کرلیں،اس راہِ علم میں یہی دستور رہا ہے، جس کے برکات بعد میں ظاہر ہوں گے۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی تمام ضروریات کی اپنے خزانۂ غیب سے

کفالت فرمائے اور اس کی تکمیل کے لیے کسی کا محتاج نہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے لیے بھی کوئی حلال ذریعۂ معاش جلد از جلد مقدر و میسر فرمائے۔ آپ کے لیے، اہل وعیال کے لیے اور والدین کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔

مفتی ابراہیم صاحب، مولانا ہارون عباس صاحب، مولانا محمود مدنی صاحب کی خدمت میں بہ شرطِ سہولت وصواب دید سلام مسنون اور درخواستِ دعا پیش فرما دیں۔ پچھلے دنوں تین ہفتے تک کمر کی تکلیف کی وجہ سے بیڈ ریسٹ رہا، اب مسجد و مدرسہ جانے لگا ہوں، دعائے صحت کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۶﴾

عشقِ مجازی میں گرفتار شخص کا علاج

باسمہٖ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ حالات پڑھ کر قلق اور افسوس ہوا۔ علمِ دین کے حصول میں مشغول ہونے کے باوجود کیا آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس طرح کے اَمرد لڑکے کے ساتھ محبت کا تعلق رکھنا، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، اس کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا، اس کے ساتھ گفتگو کر کے سکون حاصل کرنا، حرام اور سخت حرام ہے۔ ہمارے

بزرگوں نے اس پر بڑی تنبیہ فرمائی ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ کا مقولہ ہے کہ 'عورت کے ساتھ تو مجھے ایک شیطان نظر آتا ہے، لیکن امرد کے ساتھ بارہ تیرہ شیطان نظر آتے ہیں'۔ کیا آپ نے امام ابوحنیفہؒ کا یہ قصہ نہیں سنا کہ جب امام محمدؒ حصولِ علم کے لیے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو چوں کہ وہ بے ریش تھے، آپ نے ان کو اپنے پیچھے بیٹھنے کا حکم دیا اور جب تک ڈاڑھی آ کر ایک زمانہ نہ گزر گیا، وہاں تک دوبارہ ان کی طرف نظر نہیں کی۔ ہمارے اکابر اپنی اس بزرگی اور تقویٰ و خشیت کے باوجود اپنے آپ کو ان چیزوں سے سختی کے ساتھ بچاتے تھے، آپ نے وہ سب کام شیرِ مادر کی طرح اچھے اور مرغوب سمجھ کر لیے اور اب بھی جب اس نے آپ کی طرف سے آنکھیں پھیر لیں اور آپ کی کوشش کے باوجود اب وہ آپ کی طرف توجہ نہیں کر رہا ہے، جس کو آپ غدّاری سے تعبیر کر رہے ہیں، تب قدرت کی مار پڑی اور اس عشقِ مجازی نے آگ کی شکل اختیار کی، تو اس کی تپش کی تاب نہ لا کر آپ بے چین اور پریشان ہیں۔ خود کردہ را چہ علاج

آپ کا حال تو یہ ہے کہ اگر بہ قول آپ کے' آپ کا وہ معشوق اگر آپ کے پاس آج بھی آ جائے تو آپ اس سے لگنے لپٹنے کے لیے تیار ہیں، گویا اپنی معصیت اور گناہ کا احساس ہی نہیں۔ عزیزم! یہ کیفیت بھی قدرت کی مار ہے کہ آدمی کو اپنی معصیت کا احساس بھی نہ ہو۔

آپ تازہ غسل فرما کر یک سوئی کے وقت میں صلوٰۃ التوبۃ پڑھ کر اپنے اس گناہ پر اللہ کے حضور خوب آنسو بہائیں اور اللہ کو منانے کی کوشش کریں، تب ہی اس

مصیبت سے نجات مل سکتی ہے ﴿۱﴾۔ اس کے لیے کسی اللہ والے کی خدمت میں کچھ زمانہ گزاریں، تعویذ سے اس کا حل نہیں۔ اللہ کی ناراضگی کی آگ کو ندامت کے آنسو ہی سے ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو سچّی پکّی توبہ نصیب فرما کر ہر چھوٹی بڑی معصیت سے بچنے کا اہتمام نصیب فرمائے۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۷﴾

نگاہ وقلب کی حفاظت شہوانی خیالات میں کمی کا باعث ہوتی ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی اور منہیّات سے اجتناب کا اہتمام پڑھ کر مسرت ہوئی۔ شہوانی خیالات تو عمر کا تقاضا ہیں، البتہ نگاہ وقلب کی حفاظت اس میں کمی کا باعث ہوتی ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا عزمِ مصمم رکھتے ہوئے، حالات کی سازگاری

---

(۱) عن أبي بن كعب، قال: سألت النبي ﷺ عن التوبة النصوح؟ فقال: هو الندم على الذنب حين يفرط منك، فتستغفر الله بندامتك عند الحافر ثم لا تعود إليه أبدا. حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ سے جب گناہ ہو جائے تو تو اس پر نادم ہو اور اپنی اس ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، پھر تو وہ گناہ کبھی نہ کرے۔ (کنز العمال: 10427) ندیم

کے مطابق عملی جامہ پہناتے جایئے۔ مدرسے کی روٹی بلا اجازت لے جانے پر توبہ کافی ہے۔ مدرسے کی مشین کا پُرزہ گر جانے سے اس میں جو کمی آئی، اس کا معاوضہ معلوم کر کے بھرپائی کردیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اولادِ صالح عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ شریعتِ مطہرہ کے مطابق زندگی گزارنا نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا و محبت اور معرفت وخشیت عطا فرمائے۔ فقط والسلام

املاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۸﴾

یہ جملہ بڑا معنی خیز ہوتا ہے!

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے معمولات کی ادایگی کی تفصیل معلوم ہوئی، لیکن ساتھ میں -کبھی کبھی چھوٹ جاتا ہے- کے جملے نے شک وشبہ پیدا کردیا۔ طالبِ علموں کی طرف سے لکھا ہوا یہ جملہ بڑا معنی خیز ہوتا ہے، اس کی حقیقت کا پتہ تو تفصیل سامنے آنے پر ہی ہوتا ہے۔ اپنی پڑھائی کی تفصیل تو لکھی ہی نہیں، حالاں کہ نظام الاوقات کا مطلب صرف معمولات کی تفصیل نہیں، بلکہ چوبیس گھنٹے کے پورے نظام کی تفصیل ہوتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عمر اور صلاحیتوں، نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے زندگی کو سنوارنے کے لیے دیے گئے مواقع کی قدر کر لیجیے، اس میں کوتاہی کی تلافی زندگی بھر ندامت سے بھی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ صحیح قدردانی نصیب فرمائے، آمین۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۳۹﴾

گھر کے ماحول کو دین دار بنانے کے لیے محنت جاری رکھیں

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد گزارش عرض یہ ہے کہ دن بہ دن معمولات میں سُستی ہو رہی ہے اور ذکرِ جہری بھی چھوٹ رہا ہے اور کبھی کبھی تو ڈر سا لگتا ہے کہ یہ سُستی اور غفلت کہیں ہم کو بڑے نقصان میں نہ ڈال دے، اس لیے آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ آپ اس ناکارہ بندے کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ پاک دین میں استقامت اور دین کا جذبہ نصیب فرمائے اور عمل میں پختگی عطا فرمائے۔

ایک گزارش یہ ہے کہ گھروں کے اندر دین کی محنت کس طرح کریں؟ کیوں کہ جب مَیں والدہ کو دین کے بارے میں کہتا ہوں، تو وہ دھیان نہیں دیتیں اور جب

بہنوں کو کہتا ہوں، تو ان کو خراب لگتا ہے۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ پاک ہمارے گھروں میں سوفی صد دین کو زندہ فرمائے۔ اور میرے دونوں بچوں کے لیے خصوصاً دعا فرمائیں کہ اللہ پاک ان کو دین کا داعی بنائے، باعمل عالم حافظ بنائے۔ اور اس کے بارے میں آپ فرمائیں کہ مَیں کس طرح گھر میں دین کی محنت کروں؟

اللہ سے دعا ہے کہ آپ کی دعاؤں کا سایہ ہم کو نصیب فرمائے۔ فقط

آپ کی دعاؤں کا مستحق

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ خیر وعافیت سے مسرت ہوئی۔ معمولات کی ادائیگی میں کوتاہی کا حال معلوم ہو کر قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس کی تلافی کی توفیق عطا فرمائے۔ ذکرِ جہری کا چھوٹ جانا جسمانی یا روحانی نقصان کا باعث ہوتا ہے، اس لیے اس کی پابندی کا خوب اہتمام کریں۔

گھر کے ماحول کو دین دار بنانے کے لیے اپنی محنت جاری رکھیں، والدہ کے لیے دعا کرتے رہیں، بہنوں کو بھی بھلی بات کی تلقین کرتے رہیں اور اس سلسلے میں ان کی طرف سے پیش آنے والے ناگوار سلوک اور رویّے کو صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کرتے رہیں، اپنے مقدور بھر کوشش کرنا ہمارا کام ہے، اس کے نتائج خوش گوار بنانا

اللہ کا کام ہے۔ ہم اگر اپنی ذمّے داری اخلاص اور توجہ سے پوری کریں گے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی کامیابی عطا ہوگی۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۰﴾

مسجد کی امامت ہرگز نہ چھوڑیں

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، نیز آپ کی شادی ہوکر ایک سال بھی گزر گیا اور بیٹا بھی پیدا ہوا، یہ معلوم ہوکر مزید مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو عمر، عزت، عافیت، علم اور عمل عطا فرما کر آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

مسجد کی امامت ہرگز نہ چھوڑیں، ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں نماز ہی سے نہ رہ جائیں۔ یونانی دواؤں کی تجارت میں شرعاً کوئی حرج نہیں، بہ شرط یہ کہ شرعی حدود میں رہ کر ہو۔ لیکن اپنے علمی افادے کا سلسلہ منقطع نہ ہو، اس کا خیال رکھیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۱﴾

یہ ان حضرات کی بڑی توہین ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ خیر وعافت سے مسرت ہوئی۔ آپ نے اپنے اگلے جس خط کا حوالہ دیا ہے، وہ مجھے ملا نہیں۔

واقعۃً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور اکابرین صحابہ رضی اللہ عنہم کو کرکیٹروں [cricketers] کے ساتھ تشبیہ دینا، یہ ان حضرات کی بڑی توہین ہے، جو کفر ہے۔ تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح ضروری ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تشبیہ دینے والے کے دل میں کرکیٹروں کے ساتھ محبت اور عقیدت ہے، یہ بھی فسّاق و فجّار کے ساتھ محبت اور عقیدت ہونے کی وجہ سے سخت اجتناب کی چیز ہے، ورنہ مَنْ أَحَبَّ قَوْماً فَهُوَ مِنْهُمْ﴿۱﴾ کا مصداق بننے کا قوی امکان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے حفاظت فرمائے۔ نیز ایسا کرنے کے بعد جھوٹے طور پر اس کا انکار، یہ مزید

---

(۱) حدیث شریف میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. (مسلم:2640، بخاری: 6168، 6169) ندیم

خطرناک پہلو ہے، گویا کرنے والے کو اپنے اس جرم کی حقیقی قباحت کا احساس بھی نہیں، نیز اللہ اور رسول کے ساتھ تکبر کی علامت ہے، جو بڑی خطرناک ہے۔

نماز اور معمولات کی پابندی کا اہتمام معلوم ہوا، شام کی تسبیحات کو عصر سے پہلے بھی شروع کر سکتے ہیں۔

پچھلے چوبیس دنوں بستر پر رہنے کے بعد اب مدرسہ، مسجد آنا جانا شروع ہوا ہے۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿١۴٢﴾

علمی استعداد کے لیے مطالعہ، سبق میں حاضری اور تکرار کا اہتمام

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ خیر وعافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آیندہ بھی خیر و عافیت کے ساتھ رکھے۔

(١) سبق کے لیے مطالعے کا اہتمام کیجیے یعنی آیندہ کل جو سبق پڑھنا ہے، رات کو اس کو بہ غور دیکھ لیں۔ بہت سی باتیں اس میں وہ ہوں گی، جو آپ کی سمجھ میں آجائیں گی، اور کچھ وہ بھی ہوں گی، جو سمجھ میں نہیں آئیں گی، ان کو دھیان میں رکھیں،

تا کہ کل کو بہ وقتِ درس اس کو اہتمام سے سمجھا جا سکے۔ مطالعے کے ساتھ درس میں پابندی سے حاضری کا اہتمام کریں۔ استاذ کی تقریر توجہ اور غور سے سنیں۔ عام طور پر طلبہ ایسا نہیں کرتے، جس کے نتیجے میں سبق سمجھ میں نہیں آتا۔ اس کے بعد جو سبق پڑھ لیا ہے، ایک مرتبہ اپنی زبان میں اپنے کسی ساتھی کے سامنے اس کو دُوہرالیں، اسی کا نام تکرار ہے۔ اگر آپ نے ان تین چیزوں کا اہتمام کرلیا، تو بہ قول حضرت حکیم الامت نوراللہ مرقدہٗ آپ کی علمی استعداد ضرور بنے گی، اس کے بعد اس کی فکر نہ کریں کہ وہ یاد رہا یا نہیں، ہر چیز کا ایسا یاد رہنا کہ ہر وقت مستحضر ہو، ضروری نہیں'۔

اب آپ دیکھ لیں کہ استاذ کی تقریر سمجھ میں نہ آنے کی وجہ کیا ہے؟ اور اس کا ازالہ کریں۔

(۲) آپ دوپہر کا کھانا مدرسے میں کھاتے ہیں، اس کی فیس باقاعدہ ادا کیجیے، اس کے بعد فکر نہ کریں کہ وہ کہاں سے آیا ہوگا، یہ کام آپ کا نہیں۔

(۳) اس عمر میں احتلام تو ہوتا ہی ہے، البتہ اس کی کثرت باعثِ تشویش ہے۔ اس سلسلے میں کسی ماہر، دین دار حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کریں اور اس کی ہدایتوں پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ سے نوازے، دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

《۱۴۳》

یہ احساس عمل پر ابھارے تو مفید، ورنہ ہوس سے زیادہ کچھ نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ خیر وعافیت اور معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ طالبِ علم کے لیے اصل تو یہ ہے کہ وہ اپنی درسی کتابوں اور مضامین پر ہی پوری توجہ دے اور ہمارے یہاں مدارس میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے، اس کی ترتیب ایسی ہے کہ اگر کوئی طالبِ علم اس کو کماحقہٗ پڑھے یعنی مطالعہ، درس کی حاضری اور تکرار کا اہتمام؛ تو اس کے بعد اتنا وقت ہی نہیں بچتا کہ خارجی کتابوں کے مطالعے کی ضرورت پیش آئے۔ پھر بھی اگر وقت میں گنجائش نکل آوے اور مطالعہ کرنا ہی ہے تو اکابر و اسلاف کی سوانحات اور ملفوظات کا مطالعہ اس نیت سے کریں کہ ان کی مجلس میں حاضر ہیں اور بہ راہِ راست ان کا کلام سُن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جیسی خوبیوں کا کوئی حصہ ہمیں بھی عطا فرمادے۔

دوسرے رُفقا کو پڑھتا ہوا دیکھ کر یہ خیال آنا کہ مَیں نہیں پڑھتا اور وہ پڑھ

رہے ہیں، مجھے کیا ہو گیا کہ مَیں نہیں پڑھتا! یہ حسد نہیں ہے، یہ تو اپنی کمی کا احساس ہے، جو آدمی کو عمل پر ابھارے تو مفید ہے، ورنہ ہوس سے زیادہ کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح سے نوازے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۴﴾

اس نوع کی لایعنی بھی دل میں ظلمت بڑھانے کا ذریعہ بنتی ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ توبہ کا اہتمام کرنے کے باوجود گناہوں سے پیچھا نہ چھوٹنے کا ایک سبب ماحول بھی ہے۔ ممکن ہے آپ نے اپنا جو حلقۂ احباب بنا رکھا ہے، اس کا یہ اثر ہو، اس لیے اس پر نظرِ ثانی کر لیں۔ دوستوں میں بیٹھ کر شہوات، لذات کا تذکرہ اور اس نوع کی لایعنی بھی دل میں ظلمت بڑھانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ بہ ہر حال! ہمت اور ارادے سے کام لے کر اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کا اہتمام کریں۔ ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾[۱]

(۱) سورۃ النازعات، آیۃ: 40-41۔ ترجمہ: لیکن وہ جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے کا خوف رکھتا تھا اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکتا تھا، تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ ندیم

معلوم ہوا، وہ خوف جو نفس کو خواہشات سے روک نہ سکے، وہ حقیقت میں خوف نہیں۔ گناہوں پر وارد شدہ وعیدوں کو بار بار پڑھ کر اس پر یقین جمائیں۔ حضرت تھانویؒ کی کتاب 'جزاء الاعمال' کا خصوصیت سے مطالعہ کریں اور بار بار کریں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی بڑی معصیت سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۵﴾

زبانی کہنے کی طاقت نہ ہو تو تحریر لکھ کر پیش کر دیں

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم وفقنی اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ حالات پڑھ کر رنج کے ساتھ آپ کے لیے ہمدردی بھی پیدا ہوئی۔ حضرت مولانا محمد رابع صاحب دامت برکاتہم جیسی بزرگ اور خدا رسیدہ شخصیت وہاں موجود ہے اور آپ ان سے استفادے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں، یہ مزید رنج کی بات ہے۔ آپ ان کی خدمت میں حاضری دیں اور اپنی اس مصیبت میں ان سے مدد حاصل کریں، زبانی کہنے کی طاقت نہ ہو تو تحریر لکھ کر پیش کر دیں۔

کچھ دن ذکر کی پابندی کے ساتھ کسی اللہ والے کی خدمت میں رہنے کا اہتمام

کریں۔ اگر مدرسے میں ممکن نہ ہو تو چھٹیوں میں ہردوئی یا الٰہ آباد بھی جا سکتے ہیں۔

مَیں آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس مخمصے سے نجات عطا فرمائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۶﴾

یہ سعی تو خیالات میں مزید تقویت کا باعث ہوگی

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ غیر اختیاری طور پر جو برے خیالات آویں، اُن کی طرف دھیان نہ دیں، اپنے کام میں لگے رہیں۔ آپ جتنا اپنے کام میں جی لگائیں گے، اتنا ہی بُرے خیالات سے نجات ملے گی۔

ہماری توجہ خیالات کی نذر ہو جاتی ہے

دراصل ہم لوگ نماز، تلاوت، درس وغیرہ کاموں میں جس توجہ سے لگنا چاہیے لگتے نہیں ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کام میں جتنی فی صد توجہ استعمال ہوئی، اس کے

علاوہ بقیہ توجہ خیالات کی نذر ہو جاتی ہے۔ آپ جس وقت اپنے محبوب مشغلے میں مصروف ہوں، اس وقت بھی کیا خیالات آتے ہیں؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ وجہ وہی ہے۔

بہ ہر حال! خیالات کو دور کرنے کے لیے مستقل محنت کی ضرورت نہیں، الٹا یہ سعی تو خیالات میں مزید تقویت کا باعث ہوگی۔

بدگمانی کو صحیح سمجھتے ہوئے اس کے مطابق معاملہ نہ کریں

کسی کے متعلق کوئی بدگمانی دل میں آوے تو اس کی طرف توجہ نہ کریں اور اس بدگمانی کو صحیح سمجھتے ہوئے جو معاملہ کرنا چاہیے، نہ کریں، اس سے آپ کی ذمّے داری بَری ہو جائے گی۔

دوسروں کی چیزوں کا اپنے کو محتاج نہ بنائیے

لوگوں سے ان کی چیزیں استعمال کے لیے مانگنے کی عادت ہی بہت بری عادت ہے، اپنے پاس جو کچھ ہے، اس پر قناعت کیجیے۔ دوسروں کی چیزوں کا اپنے کو محتاج نہ بنائیے۔ آدمی جب دوسروں سے کوئی توقع قایم کرتا ہے اور وہ پوری نہیں ہوتی تو دُکھ ہوتا ہے، ہم توقع ہی کیوں قایم کریں کہ دکھ کی نوبت آوے۔

اس کے بدلے کی توقع بھی اللہ ہی سے رکھنی چاہیے

کسی کے ساتھ جو بھی حسنِ سلوک کیا جائے، اللہ کی خاطر ہونا چاہیے اور اس کے بدلے کی توقع بھی اللہ ہی سے رکھنی چاہیے۔ اگر یہ طریقہ اختیار کریں گے، تو کسی سے حسنِ سلوک کے بعد کبھی بدلے کی توقع نہ رہے گی اور بدلہ نہ ملنے پر رنج بھی نہیں ہوگا۔

اللہ کی خوش نودی والے اعمال میں اوقات کو صَرف کریں

آداب کے سلسلے میں مستقل کتابیں موجود ہیں، ان کا مطالعہ اور اس کے مطابق عمل کا اہتمام شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع، عملِ صالح عطا فرمائے۔ بیماری سے صحت بھی عطا فرمائے۔ غیر ضروری کاموں میں وقت صَرف کرنے سے وقت میں بے برکتی ہوتی ہے، اس کا علاج یہی ہے کہ ضروری اور اللہ کی خوش نودی والے اعمال میں اوقات کو صَرف کریں۔

علم کے پڑھنے کے سلسلے میں اپنے اساتذہ سے ہدایت حاصل کریں۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۷﴾

مادّی ہدایا کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا بھی اہتمام کرتے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ سے بعض مرتبہ غیبت ہو جاتی ہے اور وہ بھی خصوصاً ایک دولڑکے- جو ہمیشہ میری مخالفت کرتے ہیں- ان کی غیبت ہو جاتی ہے۔ مَیں نے اس مرض کو دور کرنے کے لیے یہ طریقہ اپنایا تھا کہ جب بھی غیبت ہوتی، کچھ روپے صدقہ کر دیتا، لیکن یہ عمل

آہستہ آہستہ چھوٹ گیا۔اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اورکوئی بہترین سانسخہ تجویز فرمادیں،جس کی وجہ سے مَیں غیبت جیسے مہلک مرض اور دوسرے باطنی امراض سے محفوظ رہ سکوں۔فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آیندہ بھی خیروعافیت سے رکھے۔میری بیماری کی خبر سے رنجیدہ ہونا اور دعاؤں کا اہتمام کرنا محبت کی علامت ہے،اللہ تعالیٰ ہی اس کا بدلہ دارین میں عطا فرمائے اور میرے لیے ذریعۂ نجات،آپ کے لیے ذریعۂ فلاح بنائے۔

جولڑکے آپ کی مخالفت کرتے ہیں اورآپ کے درپئے آزار ہیں، وہ آپ کا نقصان نہیں کررہے ہیں بلکہ اپنی نیکیوں کا ذخیرہ آپ کودے کرآپ پر احسان کر رہے ہیں۔آپ کوتو ان کا شکر گذار ہونا چاہیے اور ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ○﴾(۱) کے قاعدے اورحکم کے مطابق ان کی خدمت میں مادّی ہدایا پیش کرنے چاہئیں،لیکن اس کے بجائے آپ اپنی نیکیوں کا ذخیرہ ہی ان کی خدمت میں پیش کررہے ہیں! شاید آپ نے سوچا ہو کہ ان کے معنوی احسان کا بدلہ مادّی

(۱) سورۃ الرحمن، آیۃ:60۔ترجمہ:احسان کا بدلہ احسان کے سوااورکیا ہے؟ ندیم

ہدایا سے کیسے ادا ہوگا؟ اگر یہی اشکال تھا تو مادّی ہدایا کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا بھی اہتمام کرتے۔

بہ ہرحال! ان کی غیبت سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اپنے اوقات کو ضایع نہ کرتے ہوئے علمی وعملی جدوجہد میں لگائیں۔ آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۸﴾

دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت نے پردہ ڈال رکھا ہے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑے افسوس اور ندامت وشرمندگی سے اس بات کو لکھ رہا ہوں کہ تقریباً تین چار سال قبل رمضان المبارک میں آں حضرت سے خط وکتابت کا سلسلہ شروع کرنے کے بعد بیعت کی تھی، اس کے بعد کچھ مہینوں تک خط وکتابت سے اپنے حالات سے باخبر کرتا رہا، لیکن اس کے بعد کئی مہینوں تک اس سلسلے کو بند کردیا اور پھر آج تقریباً ایک سال بعد اس سلسلے کو شروع کررہا ہوں، اور اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ مَیں غفلت وسُستی کا شکار ہوں اور بڑی کوشش کے بعد بھی اس غفلت کو دور نہیں کر پا رہا

ہوں۔ نیز دوستوں کی مجلس سے بھی بچنا دشوار ہو گیا ہے اور اسی بنا پر کتابوں میں محنت بھی نہیں کر پاتا اور ہر وقت غفلت وسُستی ہی چھائی رہتی ہے۔ ضیاعِ وقت اور مجلس بازی فطرتِ ثانیہ بن گئی ہے۔ یہ تو خدا کا احسان وکرم ہے کہ اساتذہ کی توجہ مجھ پر ہے اور ان کا حسنِ ظن مجھ سے متعلق ہے ورنہ 'من آنم کہ من دانم'۔ بدنظری، غیبت، بدگمانی سے بالکل پرہیز نہیں کر پاتا اور لغو باتوں ہی میں وقت گزر جاتا ہے۔

معمولات کی حالت یہ ہے کہ کسی کسی دن جوش میں دو تین پارے بھی پڑھ لیتا ہوں اور حزب الاعظم و درود بھی پورا ہو جاتا ہے اور صبح وشام کی تسبیح تو الا ماشاء اللہ۔ ورنہ سب کئی مہینوں سے چھوٹ ہی رہا ہے، بالکل پابندی نہیں ہوتی اور پڑھنے کے بعد کچھ یاد بھی نہیں رہتا۔ وقتی طور پر تو پختہ یاد ہو جاتا ہے، لیکن بعد میں بھول جاتا ہوں۔ فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اپنی ذات میں جو کمزوریاں اور نقائص ہیں، اس کا آپ کو علم واحساس ہے، یہ تو بہت اچھی بات ہے، البتہ ان کے ازالے کے لیے جس توجہ اور محنت کی ضرورت ہے، اس سے آپ جی چُرا رہے ہیں اور اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان نقائص کے حقیقی نقصانات کا آپ کو اندازہ نہیں۔ دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

آپ جن غلط صحبتوں کا شکار ہیں، اولین فرصت میں اپنے آپ کو ان سے نکالیں اور وہاں جو نیک لوگ موجود ہوں، ان کی خدمت میں حاضری دینا شروع کریں۔ جب تک اپنے آپ کو اس غلط ماحول سے نکالیں گے نہیں، اصلاح دشوار ہے۔

اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص کینسر یا ایڈس کے مرض میں مبتلا ہے، اگر مَیں اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھوں گا، تو ممکن ہے یہ مرض مجھے بھی لاحق ہو جائے، تو کیا اس صورت میں آپ اس کی صحبت اختیار کریں گے؟ ہرگز نہیں! جب اپنے آپ کو جسمانی ہلاکت سے بچانے کے لیے اتنی احتیاط برتی جاتی ہے تو روحانی ہلاکت سے بچنے کے لیے اور زیادہ اہتمام ہونا چاہیے۔

بہ ہر حال! آپ اولین فرصت میں ان مجالس کو ترک کریں اور تازہ غسل فرما کر دو رکعات صلوٰۃ التوبۃ پڑھ کر اپنے تمام گناہوں سے سچّی پکّی توبہ کریں اور اسی مجلس میں معمولات کی ادائیگی بھی شروع کر دیں۔ اس کے بعد اطلاع دیں۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۴۹﴾

خود پسندی اور عُجب کا علاج

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معمولات الحمد للہ بہ آسانی ادا ہو رہے ہیں، یہ حضرت کی توجہ کی برکت سے ہے، البتہ اپنی بڑائی اور دوسروں کی حقارت دل میں آتی ہے اور بار بار دل میں یہ بات آتی ہے کہ تو عابد ہے۔ فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ معمولات بھی بہ سہولت ادا ہو رہے ہیں، یہ مزید باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر مداومت عطا فرما کر اس کے ثمرات وبرکات سے نوازے۔

گناہوں سے بچنے کا بھی خصوصی اہتمام کریں، دوسروں کی حقارت دل میں نہیں آنی چاہیے، یہ بہت مضر ہے۔ اگر ایسا خیال دل میں آوے تو اس کو فوراً دور کرتے

ہوئے اپنے عیوب اور نقائص کا استحضار کریں اور اپنے نفس سے پوچھیں کہ ان بے شمار عیوب اور نقائص کے ہوتے ہوئے بھی تجھے اپنی بڑائی کا دعویٰ ہے؟ پنج وقتہ نماز پڑھ لی، چند تسبیحات اور تلاوت کا اہتمام کرلیا، تو اے نفس! تو اپنے آپ کو بڑا عابد سمجھتا ہے؟ تو نے حقیقی عابدوں کو دیکھا ہی نہیں، نہ ہی اُن کا تذکرہ پڑھا ہے۔ع

گُل کو ناز ہے اپنی نزاکت پر چمن میں
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و ادا والے

امام غزالیؒ نے عابدین کے قصّے 'احیاء العلوم' میں بیان فرمائے ہیں اور اس کے حوالے سے حضرت شیخؒ نے 'فضائلِ صدقات' میں نقل فرمائے ہیں، ان کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ساتھ ہی ہمارے اکابر کے علمی وسلوکی مجاہدات' جن کو مختصر طور پر حضرت شیخؒ نے 'آپ بیتی' حصہ دوم میں مستقل عنوان سے ذکر کیا ہے، غور سے دیکھیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۵۰﴾

بدنظری یا دیگر گناہوں سے بچنے کا طریق

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ گناہوں سے بچنے کے لیے عزمِ مصمم اور ہمت کی ضرورت ہے۔ آپ یہ طے کر لیجیے کہ مجھے اس گناہ سے بچنا ہے، پھر اس کے بعد ہمت سے کام لے کر اس سے بچنے کا اہتمام کیجیے۔ جب طبیعت میں بدنظری کا تقاضا پیدا ہو، تو ہمت سے کام لے کر اس کا مقابلہ کیجیے اور اپنے آپ کو بدنظری سے بچائیے۔ جب آپ ایسا کریں گے تو آپ کی ہمت، نیز ارادے میں قوت پیدا ہوگی اور نفس کے تقاضے میں ضعف آئے گا۔ اس کے بعد دوبارہ بدنظری کا تقاضا پہلے کے مقابلے میں کم وقت کے ساتھ آئے گا۔ اس کو بھی جب دبا دیں گے اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا، تو دھیرے دھیرے اس مرض سے نجات مل جائے گی۔ ارشادِ خداوندی ﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾[۱] اور ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾[۲] اور ﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى﴾[۳] کو ذہن میں بار بار تازہ کرتے رہیں۔ نگاہوں کو بالقصد نیچا رکھنے کی عادت ڈالیں، اس طرح دھیرے دھیرے ان شاء اللہ معاملہ قابو میں آتا جائے گا۔ نیز امارد کی صحبت سے اپنے آپ کو دور رکھیں، ان کی دل جوئی کے نام سے اُن کے ساتھ ہنسی مذاق کر کے اپنے آپ کو برباد کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ دل جوئی بھی خوب رہی، جس میں اپنی روحانی ہلاکت ہو۔ اپنا گھر برباد کر کے دوسرے کا گھر آباد نہیں کیا جاتا!

---

(۱) سورۃ الغافر، آیۃ:19۔ ترجمہ: اللہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے، اور ان باتوں کو بھی جن کو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ ندیم

(۲) سورۃ الفجر، آیۃ:14۔ ترجمہ: بلاشبہ تمھارا پروردگار سب کو نظر میں رکھے ہوئے ہے۔ ندیم

(۳) سورۃ العلق، آیۃ:14۔ ترجمہ: کیا اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ ندیم

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ بھی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۵۱﴾

حدیثِ مسلسل بالمحبۃ کیا ہے؟/ صلہ رحمی کی اہمیت

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

مرشدی ومولائی حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) بندہ عربی چہارم (۱۹۹۷ء) میں آں حضرت سے بیعت ہوا اور کبھی آپ کے پاس نماز پڑھتا تھا اور آپ کا معمول دیکھا کہ سلام پھیرتے ہی: ’اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ‘ پڑھتے ہیں، اس کے بعد سے بندے نے بھی پڑھنا شروع کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ اب اس کی عادت ہوگئی ہے۔ بندے نے اس دعا کا بہت اثر دیکھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ذکرِ جہری پر مداومت ہے، اس سال ایک مرتبہ ناغہ ہونے کے علاوہ

بندے کو یاد نہیں۔

(۲) اللہ کی نعمتوں پر شکر کی، حتی کہ جلد سواری مل جانے پر یا کسی کو پریشان حال دیکھ کر فوراً کلماتِ شکر نکل جاتے ہیں اور گاہے گاہے دو رکعت شکر کی بھی پڑھتا رہتا ہوں۔

(۳) بندہ بہ زعمِ خود اپنی نماز میں سنت طریقے کا لحاظ رکھتا ہے، گرچہ خشوع خضوع کی دولت سے بالکل محروم ہے۔

(۴) آں حضرت کے ارشادات جو 'حدیث کے اسباق' ﴿۱﴾ کے نام سے چھپے ہوئے ہیں، اس میں 'صدق' کے متعلق ہے۔ بندے نے اس کو پڑھا اور اس کے بعد طلبہ میں صدق پر خاص دھیان دیا، جس کی وجہ سے اب کذب چھوٹنے لگا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اب جھوٹ بولتے شرم آتی ہے، دل ملامت کرتا ہے کہ طلبہ کو صدق کی دعوت دیتا ہے اور خود جھوٹ بولتا ہے۔ حضرت دعا کیجیے: اللہ بالکل ہی چھڑوا دے اور اثرات ﴿يُصۡلِحۡ لَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ﴾﴿۲﴾ اور مغفرت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

(۱) حضرت مدظلہ کا سورت شہر میں 'ریاض الصالحین' کا عام درس ہوتا تھا، اس کی ابتدائی چند قسطیں اس نام سے شایع ہوئی تھیں۔ بعد میں اس سلسلے کے مکمل دروس 'حدیث کے اصلاحی مضامین' کے نام سے شایع ہوئے۔ 'ریاض الصالحین' کے بعد 'الادب المفرد' اور اس کے بعد 'شمائلِ ترمذی' کے دروس کا سلسلہ جاری ہو کر مکمل ہوا اور اب قرآن مجید کی تفسیر کا سلسلہ جاری ہے۔ ندیم

(۲) سورۃ الاحزاب، آیۃ: 71۔ اللہ تمھارے فایدے کے لیے تمھارے کام سنوار دے گا۔ ندیم

(۵) رمضان المبارک میں بدنظری کے متعلق آپ کے ارشادات نے بہت اثر کیا ہے اور اب اس کا قدرے اہتمام ہونے لگا ہے۔ آپ کی دعاؤں اور توجہات کی ضرورت ہے۔ اللہ اس وبا سے نجات نصیب فرماوے۔

(٦) تعطیلات میں رشتے داروں سے ملنے کا اہتمام کیا (حضرت شیخ اور آپ کے معمولات دیکھ کر)، اور راندیر قبرستان بھی گیا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس میں نیت درست تھی یعنی صرف صلہ رحمی اور اللہ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی بنا پر۔

دعا کیجیے تصحیحِ نیت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اپنا استحضار نصیب فرماوے۔ تقوے کی دولت سے مالا مال فرماوے۔

اہلیہ، والدین، اہلِ خانہ وغیرہ کے لیے دعا کی گزارش۔ فقط

والسلام

مکتوب:

باسمہٖ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دستی خط حالات واحوال پر مشتمل موصول ہوا۔

(۱) حدیثِ مسلسل بالمحبۃ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذؓ سے فرمایا کہ اے معاذ! مَیں تم سے محبت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى

ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ[۱]۔ مَیں نے بھی یہ حدیث اپنے مرشد شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ سے سُنی ہے اور مَیں بھی آپ سے کہتا ہوں کہ مَیں آپ سے محبت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکات سے مجھے اور آپ کو نوازے۔

(۲) شکر کی جو عادت آپ نے تحریر فرمائی ہے، یہ بڑی مبارک اور باعثِ ازدیادِ نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ تا حیات اس پر قایم رکھے۔

(۳) نماز میں سنت کا اہتمام مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نماز کی برکات اور خشوع سے ہم سب کو نوازے۔

(۴) حضرت حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ 'مَیں اپنے اندر جو کمی محسوس کرتا ہوں، لوگوں کو وعظ و تذکیر کے لیے اسی کو اختیار کر لیتا ہوں اور اس کی برکت سے اس کمی کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ دل ملامت کرتا ہے کہ تو لوگوں کو اس بات کی نصیحت کرتا ہے اور خود محروم ہے، اس کے نتیجے میں عمل کی توفیق ہو جاتی ہے'۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صدق کی دولت سے مالا مال فرمائے اور آپ کی برکت سے

---

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: يَا مُعَاذُ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. (ابوداود: 1522) نسائی شریف میں 'اللھم اعنی' کی جگہ 'رب اعنی' آیا ہے۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ! فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. (نسائی: 1303) ندیم

مجھے بھی، اور ہم دونوں کو اس کے ثمرات سے نوازے۔

(۵) بدنظری سے بچنے کا خصوصی اہتمام کریں۔ میرے لیے بھی دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ میری بھی حفاظت فرمائے۔

(٦) رشتے داروں سے موقع بہ موقع مِلتے رہنا اور صلہ رحمی کے تقاضوں کو پورا کرنا، بہت ہی اہم اور ضروری ہے، اور رزق میں بھی برکت کا سبب [۱] ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو تمام رذائل سے پاک صاف فرما کر محامد سے مالا مال فرمائے۔ اپنی رضا و محبت عطا فرما کر تمام شرور و فتن سے حفاظت فرمائے۔

آپ کا دوسرا رقعہ بھی ملا۔ تدریس کے لیے مفوضہ کتابوں کا علم ہوا، اللہ تعالیٰ ان تمام کتابوں کو پوری امانت و دیانت کے ساتھ کما حقہٗ پڑھانے کی توفیق، سلیقہ اور سعادت عطا فرمائے۔ طلبہ کو آپ کے درس سے مطمئن اور منشرح فرما کر زیادہ سے زیادہ فایدہ پہنچائے۔ آپ کو بھی ان کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

(۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. (بخاری:2067) ندیم

﴿۱۵۲﴾

’مبادیاتِ حدیث‘ پر نظرِ ثانی

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم ومحترم مولانا مرغوب احمد صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں یہاں پر بہ خیر وعافیت رہتے ہوئے آپ کی خیر وعافیت کے لیے دل سے دعا گو ہوں۔ آپ مجھ سے جو محبت وتعلق رکھتے ہیں، اس کی بنیاد پر مجھے بھی آپ سے دلی محبت وتعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محبت کو میرے لیے ذریعۂ نجات اور آپ کے لیے ذریعۂ فلاح بنائے۔ آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مختلف طریقوں سے دین اور علمِ دین کی خدمت کی توفیق، سعادت اور سلیقہ عطا فرمائے۔

آپ نے احقر کے رسالے ’مبادیاتِ حدیث‘﴿۱﴾ کے ساتھ جو اعتنا اور توجہ فرمائی، اس پر دل سے ممنون ہوں۔ آپ نے تو ایک مدت ہوئی، اس پر کام مکمل کر کے مسودہ میرے پاس بھیج دیا تھا، لیکن مَیں ہی اس باب میں کوتاہ وکاہل ثابت ہوا۔ میری اس کوتاہی کو آپ معاف فرمائیں۔ کام مدت سے رکا ہوا تھا، گزشتہ ہفتے ایک صاحب کا مرسلہ مسودہ دیکھنے کے دوران دل نے ملامت کی کہ ایک زمانے سے ’مبادیاتِ حدیث‘

---

(۱) مبادیاتِ حدیث علی نہج مقدمۃ مشکوٰۃ المصابیح۔ ۱۳۹۴ھ میں حضرت مرشدی مدظلہ نے پہلی مرتبہ مشکوٰۃ شریف کا درس دیا تھا، اس وقت فنِ حدیث اور مشکوٰۃ سے متعلق ضروری اور اہم امور پر رہنمائی فرمائی تھی، اس کا ذکر ہے۔ ندیم

کا مسودہ پڑا ہوا ہے اور تو اس کی طرف سے بے اعتنائی برت رہا ہے! چناں چہ فوراً مسودہ نکالا اور تین چار روز میں کام مکمل کر دیا، حالاں کہ ایسے تین چار روز زمانے پہلے فارغ کر کے کام مکمل کیا جا سکتا تھا، لیکن بات وہی ہے کہ جس کام کے لیے جو وقت مقرر ہے، اسی میں وہ انجام پاتا ہے۔ بہ ہر حال! نظرِ ثانی کر کے مسودہ آپ کی خدمت میں واپس بھیج رہا ہوں۔

پہلے یہ خیال تھا کہ حدیث کی اقسام والا حصہ - جو اصالۃً میرا نہیں ہے - نکال دوں، لیکن اب پھر اس کے باقی رکھنے پر رائے جمی ہے۔ نظرِ ثانی میں جو کمی رہ گئی ہو، آپ پوری فرمالیں۔ آپ کی عنایات اور توجہات کا شکریہ کیسے ادا کروں؟ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو اپنے شایانِ شان بہترین بدلہ دنیا و آخرت میں عطا فرمائے۔ آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

۱۳/ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ

نوٹ: آپ دوبارہ پروف بہ غور دیکھ لیں۔

﴿۱۵۳﴾

استاذِ محترم حضرت مولانا مصلح الدین صاحب دامت برکاتہم کا استفتاء

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدوم محترم ومکرم حضرت الاستاذ مولانا سید مصلح الدین احمد صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں یہاں پر بہ خیر وعافیت رہتے ہوئے حضرت والا کی خیر وعافیت کے لیے دعا گو ہوں۔ عید الاضحیٰ کے چند دنوں کے بعد آپ کا مرسلہ لفافہ بہ دست جناب الحاج سلیمان بسم اللہ صاحب موصول ہوا، جس میں ایک استفتاء﴿۱﴾ کی دو نقول تھیں۔ یہ استفتاء اس سے پہلے ہی بہ ذریعۂ ڈاک موصول ہو چکا تھا۔ عید الاضحیٰ کی تعطیلات کے زمانے میں جناب مولانا مفتی اسماعیل بھڑکودروی صاحب سے ملاقات ہوئی تھی، دورانِ گفتگو پتہ چلا کہ ان کے نام بھی یہ استفتاء پہنچ چکا ہے، اس لیے حاجی سلیمان صاحب کے ساتھ مرسلہ استفتاء ان کے نام بھیجنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ استفتاء کا جواب جو میری سمجھ میں آیا، لکھوا کر بھیج رہا ہوں۔

آپ بندے کے حالات وخیریت وغیرہ آنے جانے والے حضرات سے

(۱) جمرات کی رمی میں ازدہام عذر ہے یا نہیں؟ مفتی عبدالقیوم

دریافت فرماتے رہتے ہیں اور دعائیں بھی کرتے رہتے ہیں، یہ میری سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو آپ کی عنایات کا اپنے شایانِ شان بہترین بدلہ دنیا و آخرت میں عطا فرمائے اور حضرت والا کا سایۂ عاطفت صحت وقوت وعافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر تادیر قایم رکھ کر حضرت والا کے فیوض و برکات سے مستفید و مستفیض ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ فقط

والسلام

أملاہ: العبد احمد خانپوری

۴؍محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

﴿۱۵۴﴾

نعمت پر خوش ہو کر اللہ کا شکر ادا کریں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ کا حفظ مکمل ہو چکا اور مزید تعلیم کا سلسلہ جاری ہے، یہ بات باعثِ مسرت ہے۔ پوری توجہ اور انہماک سے حصولِ علم میں مشغول رہیں، نماز میں توجہ اور دھیان کی کیفیت پیدا کرنے کے لیے

کوشش جاری رکھیں، اگر شروع میں تھوڑی دیر کے لیے بھی یہ کیفیت حاصل ہوئی، تو اس پر خوش ہو کر اللہ کا شکر ادا کریں ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (۱) کے پیشِ نظر اس میں ترقی ہوگی۔

آپ کا خواب اچھا ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بیداری میں بھی یہ نعمت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۵۵﴾

اس کا علاج کتابوں کا مطالعہ نہیں ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ گناہوں کے ہونے پر اس کا احساس اور یہ فکر کہ کوئی گناہ نہ ہونے پائے، یہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ آپ کو یہ چیز پہلے حاصل تھی اور اب وہ کیفیت باقی نہیں رہی، اس کا علاج کتابوں کا مطالعہ نہیں ہے، بلکہ جو لوگ گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور گناہ ہونے پر فوراً توبہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، ان کی صحبت ومعیت اختیار کی جائے۔

---

(۱) سورۃ ابراہیم، آیۃ: 7۔ ندیم

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ - جو لوگ گناہوں میں ڈوبے رہتے ہیں اور جن کو نہ تو اس کا احساس ہے، نہ توبہ کا اہتمام ہے - ایسے لوگوں کی صحبت آپ کو میسر آ گئی ہے۔ اولین فرصت میں اپنے آپ کو اس سے الگ کریں۔

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۵۶﴾

کبر، حسد اور حبِ جاہ کی بعض علامات

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ وہ حسین جس پر نظر پڑ کر دل میں تعلق ومحبت پیدا ہوئی، اگر بے ریش ہے، تو یہ نفس کا کید ہے اور یہ نہایت خطرناک چیز ہے، اس سے اپنے آپ کو بہت اہتمام سے بچانے کی ضرورت ہے۔ یہ اس دعا کا نتیجہ نہیں ہے جو آپ مانگ رہے ہیں۔ کسی کی تعریف کی جانے پر دل میں تنگی پیدا ہونا کِبر اور حسد کی علامت ہے۔ آپ کا نفس آپ کے علاوہ کسی کی خوبی کو گوارا کرنے کے لیے تیار نہیں، اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ اپنی طرف سے لوگوں کو

یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ مَیں عالِم ہوں، یہ بھی کبر ہی کا ایک حصہ ہے۔ لوگ آ کر مجھ سے پوچھیں، یہ حبِ جاہ کی علامت ہے، اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۵۷﴾

معاشقے ومحبت کی بنیاد پر کیے گئے رشتوں میں نباہ نہیں ہوتا

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیر وعافیت معلوم ہو کر مسرت ہوئی، آیندہ بھی اللہ تعالیٰ صحت و عافیت سے رکھے۔ مَیں بھی بحمد اللہ بہ خیر ہوں۔

کسی اجنبیہ عورت کا خیال دل میں لیے ہوئے اپنے اور اس کے تصور سے لذت اور خوشی محسوس کرنا جائز نہیں، اس سے اپنے آپ کو بچانے کا اہتمام کریں۔ معاشقے ومحبت کی بنیاد پر کیے گئے رشتوں میں عام طور پر دیکھا یہی گیا ہے کہ نباہ نہیں ہوتا اور وہ پائے دار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ اس نفسانی تقاضے کے شر سے آپ کی حفاظت فرمائے۔

تکرار میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

تکرار کے دوران ساتھیوں کے بے جا اشکال واعتراض سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، جب آپ کو یہ یقین ہے کہ آپ جو تکرار کرا رہے ہیں، وہ صحیح ہے۔ آپ ان ساتھیوں سے نہ اُلجھیں اور نہ ہی ان کے اعتراض کی وجہ سے احساسِ کمتری کا شکار ہوں۔

چھوٹے بھائی بہنوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کریں

گھر میں آپ کے چھوٹے بھائی بہن آپ کو چین وسکون سے کیوں نہیں رہنے دیتے، یہ سمجھ میں نہیں آیا؟ آپ ان کے ساتھ شفقت ومحبت کا معاملہ کریں اور ان کی نادانیوں سے درگزر فرمائیں، اس طرح کی باتیں گردوپیش کے ماحول کی وجہ سے پیش آتی رہتی ہیں، ان سے تنگ دل ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ صَرفِ نظر کر کے اپنے کام میں لگے رہیں۔

آپ کے ماموں کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرمائے اور آپریشن کو ان کی صحت کا ذریعہ بنائے، ان کی تمام ضروریات کی کفالت فرمائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

《۱۵۸》

تو کیا اللہ تعالیٰ سے مناجات کے لیے وقت نہیں نکال سکتے؟

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ مژدۂ خیر و عافیت سے مسرت ہوئی۔ جو معمولات آپ کو دیے گئے، اس کا پابندی سے اہتمام فرمائیں۔ 'مختصر الحزب الاعظم' پر اکتفا کرنے کے بجائے اصل 'الحزب الاعظم' پڑھنے کا اہتمام کریں۔ پانچ سات منٹ کا وظیفہ ہے، ایسی تو کیسی مصروفیت ہے کہ اس کا وقت بھی نہیں ملتا۔ کوئی شناسا آدمی راستے میں مل جاتا ہے، تو ہم لوگ خیریت اور سلام میں دس بیس منٹ ضایع کر دیتے ہیں، تو کیا اللہ تعالیٰ سے مناجات کے لیے وقت نہیں نکال سکتے؟

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۵۹﴾

اُس ماحول سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی ضرورت ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، نیز معمولات بھی پابندی سے ہو رہے ہیں، اس سے مزید مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے برکات سے نوازے۔

اپنے اوقات کو لایعنی میں ضایع کرنا اور ساتھیوں کو تکلیف اور ایذا پہنچانا، بہت بری بات ہے۔ اس سے اپنے آپ کو دور رکھنے کا اہتمام کریں۔ جس وقت آپ نے ان برائیوں سے بچنے کا ارادہ کیا اور اس کے نتیجے میں دو تین دن تک بچے بھی رہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ بچنا چاہیں تو بچ سکتے ہیں، اسی سلسلے کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دھیرے دھیرے ان برائیوں سے نجات ملے گی۔

دراصل جس ماحول میں گناہ سرزد ہوتے ہیں، اس ماحول سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی ضرورت ہے۔ جن دو تین دنوں سے بچنے کا اہتمام نصیب ہوا، ان ایام میں آپ اس ماحول سے دور رہے، اس لیے بچنا آسان ہوا، پھر آپ کے نفس میں بری خواہشات ابھریں اور اس ماحول میں دوبارہ پہنچے اور گناہوں میں ابتلا ہوا، ایسے وقت

ہمت اور قوت اور ضبط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۶۰﴾

نفسانی خواہشات اور فاسد خیالات سے بچنے کا گُر

ڈاک:

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم ومکرم محسن ومربی حضرت اقدس مفتی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیگر عرض یہ ہے کہ امسال اللہ تعالیٰ نے ۳؍شوال المکرم کو ایک سال کے لیے اپنی راہ میں نکلنے کی توفیق عطا فرمائی، ابھی الحمدللہ چھ مہینے گزر چکے۔ خط لکھنے میں تاخیر کی معافی چاہتا ہوں۔

الحمدللہ آپ کے دیے ہوئے معمول؛ حزب الاعظم، درود شریف اور تسبیح وغیرہ پابندی سے پورے ہو رہے ہیں، یہ محض اللہ کا شکر و انعام ہے۔ آپ سے استقامت اور اخلاص کی دعا کی درخواست ہے۔

دیگر یہ کہ نفسانی خواہشات اور فاسد خیالات سے بچنے کا علاج بتا دیجیے۔ اور یہ بات بھی اپنے اندر پاتا ہوں کہ کوئی خوب صورت چہرہ سامنے آجاتا ہے تو فوراً اس کی محبت دل میں اتر جاتی ہے، اس سے بچنے کا راستہ بتا دیں۔ اسی طرح شیطانی وساوس سے بچنے کا علاج تجویز فرما دیں۔ باقی حالات لائقِ صد شکر ہیں۔ فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ خیر وعافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ ایک سال کے لیے جماعت میں چل رہے ہیں اور چھے مہینے کا عرصہ گزر چکا ہے، یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ ساتھ ہی معمولات کی پابندی سے مسرت در مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور محبت عطا فرمائے۔

نفسانی خواہشات اور فاسد خیالات سے بچنے کے لیے اس کے اسباب سے اپنے آپ کو دور رکھنا ضروری ہے۔ بدنظری کی وجہ سے جن صورتوں اور شکلوں پر نظر پڑی ہے، چاہے زندہ چلتی پھرتی ہو یا تصویر کی شکل میں، وہی بعد میں دل میں جم کر شہوانی خواہشات کو ابھارتی ہیں، اس لیے جب تک کہ اس کا دروازہ بند نہیں کرو گے، اس سے بچنا مشکل ہے۔

آنکھ کی حفاظت کا اہتمام کریں، خوب صورت چہرہ سامنے آوے تو اس کو نہ دیکھیں، نگاہوں کو نیچا رکھیں، اللہ تعالیٰ نے ہر آنکھ پر دو پھاٹک رکھے ہیں، جب چاہیں ہم اپنی آنکھ بند کر سکتے ہیں، اس سے فایدہ اٹھائیں۔

حدیث پاک میں نگاہوں کی حفاظت کی بڑی تاکید آئی ہے﴿۱﴾، ہمت اور ارادے سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

---

(۱) ارشادِ ربانی ہے: **قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ** . مومن مَردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ (سورۃ النور:30) آگے ارشاد فرمایا گیا: **وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ**. اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ (سورۃ النور:31) وفی حديث: النظرة الأولى خطأ، والثانية عمد، والثالثة تدمر، ونظر المؤمن في محاسن المرأة سهم من سهام إبليس مسموم، من تركها من خشية الله ورجاء ما عنده آتاه الله بذلك عبادة تبلغه لذتها. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛ پہلی نظر بھول چوک ہوتی ہے، دوسری نظر جان بوجھ کر ہوتی ہے اور تیسری نظر ہلاک کر دیتی ہے۔ مومن کی عورتوں کے حسن و جمال میں نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے اللہ کی خشیت اور جنت کے اشتیاق میں اپنی نظر کو بچالیا، اللہ پاک اس کو اس کے بدلے ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائیں گے، جس کی لذت وہ محسوس کرے گا۔ (کنز العمال:13073) ندیم

﴿۱۶۱﴾

حفاظتِ حمل کے لیے تعویذ

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

استاذی ومرشدی حضرت اقدس مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غالباً سات یا آٹھ شوال کو حاضرِ خدمت ہو کر مَیں نے اپنے گھریلو مسائل اور بھائیوں کے درمیان اختلاف ونزاع کا اجمالاً تذکرہ کیا تھا۔ حضرت نے تفصیل سے ملاقات کا کہا تھا، لیکن کچھ دشواریوں کی وجہ سے حاضرِ خدمت نہیں ہو رہا ہوں۔ اب الحمدللہ ہمارا گھریلو نزاع ختم ہو گیا ہے، اس طرح کہ تقریباً پچاس ہزار روپے ہم پر قرض ہے، اس کی ذمے داری مَیں نے اپنے سر لے لی۔ اس طرح مَیں بھی اور دوسرے بھائی بھی الگ الگ ہو گئے یعنی مشترکہ خاندان نہیں رہا۔ ۲۳ر شعبان سے ایک مسجد میں امامت پر مامور ہو گیا ہوں اور دوسری مصروفیت بھی مدرسہ تجوید القرآن میں تدریس کی ہے۔ تقریباً ساڑھے تین ہزار ماہانہ دونوں جگہ کی تنخواہ ہو جاتی ہے، جس میں ڈیڑھ ہزار ماہانہ پس انداز کرتا ہوں اور چوں کہ والدہ اور ایک چھوٹا بھائی بھی ساتھ ہی رہتا ہے، جس کی ماہانہ تنخواہ بارہ سو ہے، وہ بھی مَیں ہی لیتا ہوں۔ اسی طرح ایک اور چھوٹا بھائی چار یا پانچ سو روپے ماہانہ دیتا ہے، اس طرح تقریباً تین ہزار روپے ماہانہ جمع ہو رہے ہیں،

الحمدللہ۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ سوا سال کے اندر اندر یہ پچاس ہزار کا قرض میرے سر سے اتر جائے گا، ان شاء اللہ۔ آپ بھی دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ مجھے اس بوجھ سے جلد از جلد سبک دوش فرمائے۔

اسی طرح میرے یہاں گذشتہ سال ۱۵/ جولائی کو ایک بچی ہوئی تھی، جو گھنٹے دو گھنٹے کے بعد ہی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ **اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا**۔ (۱)

اس وقت میری اہلیہ پھر امید سے ہے، ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ (رحم) کمزور ہے، اسی وجہ سے پہلے جو بچی انتقال کر گئی، وہ قبل از وقت یعنی سات مہینے ہی پر ہوگئی تھی۔ ابھی علاج جاری ہے، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نیک وصالح اولاد کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

اور سب حالات لائقِ شکر ہیں۔ تسبیحات اور ذکر کی پابندی کی کوشش کرتا ہوں، لیکن کبھی کبھی چھوٹ جاتے ہیں۔ استقامت کے لیے دعا فرمائیں۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

---

(۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا. إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا. حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ کے حکم کے مطابق (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھ کر مذکورہ بالا دعا پڑھے (ترجمہ: اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور میرے لیے اس کا نعم البدل عطا فرما) تو اللہ اس کو اس سے بہتر عطا فرماتے ہیں۔ (مسلم:918) ندیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔گھریلو معاملات کا مناسب حل ہوکر ذہنی الجھنوں سے نجات ملی، یہ معلوم ہوکر مزید مسرت ہوئی۔آپ کے سر جو بارِ قرض آیا ہے، اللہ تعالیٰ جلد از جلد بہ سہولت و عافیت اس سے سبک دوشی نصیب فرمائے۔آپ کو دینی وعلمی خدمات کی توفیق،سلیقہ اور سعادت عطا فرمائے۔

معمولات میں کوتاہی کا حال معلوم ہوکر قلق ہوا۔ بہ ہر حال! اس کی پابندی اور اس پر استقامت بہت ضروری ہے،آیندہ اس کا خیال رکھیں۔اس پر پابندی کے بغیر مطلوبہ ثمرات وفوائد حاصل نہیں ہوتے۔

نومولود بچّی کی وفات سے قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ اس کو آپ دونوں کے حق میں ذخیرہ اور اجر اور شافعہ ومشفعہ بنائے۔

نیا حمل جو ٹھہرا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مکمل حفاظت فرما کر اولادِ صالح کی نعمت سے نوازے۔جب یہ حمل تین مہینے کا ہو جائے تو عورت کے قد کے برابر اکیس تار کا ایک گنڈا لیں، اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں بسم اللہ سمیت سورۂ فاتحہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اس طرح گرہ لگائیں کہ ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ مکمل کر کے گرہ لگا کر اس پر دم کریں، اس طرح اکتالیس گرہیں لگیں گی۔ جب یہ گنڈا تیار ہو جائے تو عورت کے گلے میں اس طرح پہنا دیں کہ اس کے پیٹ پر رہے۔

جس روز پہنائیں،اس کے ہاتھ سے کوئی صدقہ غلّہ وغیرہ کا غریبوں کو دلوائیں

پھر جب بچّہ پید ہو جائے تو یہ گنڈا عورت کے گلے سے نکال کر بچّے کے گلے میں پہنادیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

《۱۶۲》

عوام مسلمین کھلم کھلا دو گروہ میں منقسم ہو جائیں گے

ڈاک:

محترم و معظم حضرت والا دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاجِ گرامی!

انگلینڈ میں مقیم جناب الحاج ابراہیم یوسف باوا صاحب کی جانب سے علمائے کرام کی تبلیغی جماعت کے بارے میں پمفلٹ ارسالِ خدمت کر رہا ہوں، گذارش ہے کہ اس میں اپنے مفید مشورے اور نیک خیالات سے نوازیں [گے]۔ اس عنایت کے [لیے] شکرگزار رہوں گا۔

والسلام

پمفلٹ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آج رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ کے دوسرے دن، جب کہ مَیں ظہر سے پہلے وضو کر رہا تھا، اللہ پاک نے قلب میں ایک بات ڈالی کہ دارالعلوم سے جو طلبا دورۂ حدیث سے فارغ ہوتے ہیں، ان کو دو تین سال کسی اہل اللہ کی صحبت میں بٹھا کر اور تربیت کرا کر اپنے شیخ سے مشورہ کرنے کے بعد، اُن میں سے چند کو دعوت وتبلیغ کے لیے مقرر کیا جائے، تا کہ گاؤں گاؤں، بستی در بستی اور شہر در شہر جا کر تبلیغی کام انجام دیں، اسے ہم 'علما کی تبلیغی جماعت' [سے] تعبیر کرتے ہیں۔ اس بارے میں چند باتیں قابلِ غور ہیں:

(۱) یہ جماعت علمائے کرام کی ہوگی اور قیادت تجربے کار علما ہی کے ہاتھوں میں ہوگی۔ ان کی سرپرستی معمر علما اور اساتذہ کریں گے۔ ان کے ساتھ عوام دین سیکھنے نکل سکتے ہیں، لیکن ان کے ہاتھوں میں قیادت ہرگز نہ ہوگی۔ ان کا واسطہ مرکز نظام الدین سے نہ ہوگا، البتہ وہ عوام کو بلکہ مرکز کے ذمّے داروں کو علمائے کرام کے ساتھ بھیج دیں تو اچھی بات ہوگی، تا کہ وہ بھی تجربے کار علما سے صحیح شرعی وتبلیغی اصول جانیں اور سیکھیں۔ یہ چلتا پھرتا علما کا مدرسہ اور خانقاہ ہوگی۔

(۲) اس علماء [کی جماعت] کا تبلیغی مرکز دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم کراچی میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کرے پہلی جماعتوں کی قیادت وسرپرستی دیوبند کے حضرت مفتی حبیب الرحمن اور کراچی کے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحبان مدظلہم کریں

اور یہ حضرات پہلی جماعت کے لیے اپنا قیمتی وقت فارغ کر کے اس کام کو شروع فرما دیں اور جگہ جگہ معمر و تجربے کار علماء کو جوڑنے کی سعی فرمائیں۔۔۔ان شاء اللہ میں بھی ان کے ساتھ کچھ وقت لگانے کو اپنی بہت بڑی سعادت سمجھوں گا۔ اس سے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح بڑی خوش ہوگی، کیوں کہ ان کا مقصد اس کام کو جاری کرنے کا یہی تھا کہ یہ کام علماء کے ہاتھوں میں ہو اور عوام علماء کے پاس جا کر دین سیکھیں اور مشائخ کے پاس جا کر اپنے اخلاق کی تربیت کرائیں، جیسا کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

(۳) اس سے ایک بہت بڑا فایدہ یہ ہوگا کہ آج کل جو تبلیغی جماعتیں نکلتی ہیں، وہ غیر علماء اور غیر صحبت و غیر تربیت یافتوں کی ہوتی ہیں (حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جاہلوں کی، حضرت جی مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے بابوؤں کی، حضرت مولانا محمد عمر پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے غیر تربیت یافتوں کی اور اکابر میواتیوں نے الّوؤں کی جماعت فرمایا ہے)۔ ایسے جو غلطیاں اور بے اصولیاں ہوتی ہیں، وہ سب پر عیاں ہیں اور کئی تو اتنی شدید ہوتی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ مجھے خود اس کا تجربہ ہوا ہے، اور لکھا ہے، اور رئیس دار الافتا علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی کے حضرت مفتی عبد السلام نے تنبیہ فرمائی ہے۔

(۴) برطانیہ میں یہ کام شروع ہو، اس کے لیے میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب، حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی، حضرت مولانا یعقوب صاحب کاوی، حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب منصوری، حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب،

حضرت مولانا محمد ایوب بندہ الٰہی صاحب اور حضرت حاجی ابراہیم پٹیل صاحب (جو حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں) وغیرہ مدظلہم سے درخواست کروں گا کہ اس کام کو شروع کرنے میں آپ تیار ہو جائیں۔ان شاء اللہ میرے دونوں بیٹے عالم، داماد سلمہم اور ان شاء اللہ کئی علمائے حق بھی تیار ہوں گے، اور حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے ایک جگہ بھی خریدی ہے، اللہ تعالیٰ کرے یہاں سے کام شروع ہو۔آمین

(۵) اگر حضرت مفتی حبیب الرحمن اور حضرت مفتی محمد تقی مدظلہم اس بارے میں مشورے کے لیے یہاں تشریف لاسکیں تو اللہ پاک نے چاہا تو اس کام کی بنیاد پڑ جائے گی۔ اخراجات کا ذمّہ میرا ہوگا۔دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اس کام کے لیے مجھے ذریعے کے طور پر قبول فرمائے اور یہ کام جاری ہو جائے۔آمین

بندہ ابراہیم یوسف باوا تبلیغی رنگونی

مکتوبِ گرامی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ:

باسمہٖ تعالیٰ

محبِ مکرم زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامے نے شاد کیا۔آپ نے محترم جناب الحاج ابراہیم باوا صاحب کا جو پمفلٹ بھیجا ہے، اسے پڑھا۔انھوں نے جس جذبے سے اور جس پس منظر میں یہ سوچا ہے، وہ فی نفسہٖ کتنا ہی درست کیوں نہ ہو،لیکن اس میں ایک نوع کی محاذ آرائی ہے۔

عموماً اس انداز سے جو کام شروع کیا جاتا ہے، اس میں قدرتی طور پر کامیابی نہیں ہوتی اور نفع سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں عوام مسلمین (اہلِ حق) کھلم کھلا دو گروہ میں منقسم ہو جائیں گے اور بجائے تبلیغ کے تنقید و تنقیص کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہو جائے گا، اور آیندہ کے لیے اصلاح و موافقت کا دروازہ بند ہو جاوے گا، بلکہ عین ممکن ہے کہ علمائے اہلِ حق بھی دو گروہ میں بٹ جائیں۔ اس کارڈ میں اس سے زیادہ تبصرے کی گنجائش نہیں ہے۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۵ر محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

مکتوبِ گرامی حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرم بندہ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط سے پہلے احقر کو حاجی ابراہیم یوسف باوا صاحب کی مجوزہ جماعت کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا، نہ مجھ سے کوئی رابطہ ہوا۔ یہ پمفلٹ بھی احقر نے پہلی بار دیکھا۔ بہ ظاہر اُنھوں نے محض ایک تجویز اور خواہش کا اظہار کیا ہے، اس سے زائد نہیں۔ والسلام

محمد تقی عثمانی

۱۷/۲/۱۴۲۰ھ

مکتوبِ گرامی حضرت مولانا یوسف صاحب متالاؔ:

عزیزم مولوی الیاس سلمہ ﴿۱﴾

بعد سلام مسنون!

آپ نے ہندوستان بھر کا دورہ فرمالیا، ماشاءاللہ۔

مُرسلہ مضمون سے افسوس ہوا۔ کئی سال سے وقتاً فوقتاً یہ صاحب ایسے مضامین لکھتے رہتے ہیں، مگر کون ایسی چیز میں ساتھ دے گا؟ اللہ تعالیٰ موجودہ تبلیغی نظام کو فتنوں سے بچا کر امت کے لیے مزید مفید بنائے۔

گذشتہ کل ہی مَیں حافظ پٹیل صاحب کے ساتھ تھا، ہم نے انھیں دعوت دی تھی۔ بلیک برن میں ایک بڑا ہسپتال خریدا ہے، اس میں دعا کے لیے حافظ پٹیل صاحب کو مدعو کیا تھا۔ گھر پر ناشتہ کر کے پھر دعا کے لیے وہ تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس مضمون سے تشویش ہوئی، جو بہ جا ہے، امید ہے کہ ان سطور سے انھیں اطمینان ہو جائے گا۔ فقط

یوسف

---

(۱) آپ کی خدمت میں دارالافتا کے طالبِ علم مولوی الیاس صاحب نے عریضہ ارسال کیا تھا کہ کیا آپ حاجی ابراہیم باوا رنگونی کے ہم خیال ہیں؟ اس کا جواب ہے۔ مفتی عبدالقیوم

﴿۱۶۳﴾

گناہوں سے بچنے کا ازخود اہتمام نہ ہو، تو بچنا آسان نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کے علاوہ دیگر معمولات کے چھوٹنے کا حال معلوم ہو کر قلق ہوا۔ بدنظری سے بچنے کے لیے ارادہ اور ہمت ضروری ہے، ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے بہ ذریعۂ دعا مدد بھی چاہتے رہیں۔ گناہوں سے بچنے کا جب تک ازخود اہتمام نہ ہو، بچنا آسان نہیں، اس لیے بالقصد والارادۃ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی بھرپور سعی کریں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۶۴﴾

کوئی جب یہ کہے کہ کوئی ضرورت ہو تو بتلا دینا، اتنا کافی نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات سے آگہی ہوئی۔ معمولات کی ادائیگی میں جو کوتاہی ہے، اس کو دور کرنے کا اہتمام کریں۔ حبِ جاہ کا مرض جلدی نہیں جاتا۔ بہ ہر حال! اپنے نفس کی شرارتوں اور شیطان کے مکائید سے چوکنّا رہنا ضروری ہے۔ عبادت سے پیدا شدہ کیفیات کے اظہار سے یہ کیفیات باقی نہیں رہتیں۔

کوئی صاحب جب یہ کہے کہ کوئی ضرورت ہو تو بتلا دینا، اتنا کافی نہیں، بلکہ اگر بغیر اشراف کے وہ از خود پیش کرے، تو لینے میں کوئی حرج نہیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی رضا و محبت عطا فرما کر صادقین کے زمرے میں داخل فرماوے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۶۵﴾

بدگمانی اور اس کا علاج/ مدرسین کا تنخواہ میں اضافے کی درخواست کرنا

ڈاک:

مکرمی ومخدومی جناب حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت سے تعلق کے بعد بہت فایدہ ہے، اب دن بہ دن تبدیلی ہے۔ حالت اچھی ہوتی جا رہی ہے۔ معمولات الحمد للہ پورے ہو رہے ہیں اور مالک کا کرم ہے کہ پابندی بھی ہے۔ مجھ جیسے سیہ کار اور سراپا گنہ گار کی رہبری اور خبر گیری فرمائی اور اصلاحِ نفس کا ذریعہ بنے، اللہ اس کا حقیقی بدلہ نصیب کرے۔

ایک بیماری یہ ہے کہ مجھے بدگمانی بہت جلد ہو جاتی ہے اور بار بار کوشش کرتا ہوں کہ یہ عادت چھوٹ جائے، مگر کیا بات ہے کہ دیکھتا ہوں کہ اضافہ ہی ہو رہا ہے؟ چھوٹی چھوٹی بات سے بھی بدگمانی ہونے لگتی ہے۔ حضرت! یہ میری بہت گندی، پرانی عادت ہے، کیا کروں؟ علاج بتا دیں، اللہ پاک بچائے۔

تلاوت میں بھی اب پہلے سے بہت دل لگتا ہے۔ ذکر کی پابندی ہے۔ الحمد للہ اب ہر وقت ایسا لگتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہی رہوں۔

یہ سب حضرت مخدوم کی برکات سمجھتا ہوں اور اس فیض کو ہمیشہ جاری رکھیں۔

جملہ عُلیا درجات کے اساتذہ تنخواہ میں اضافے کی درخواست پیش کرنے والے ہیں، جس میں مجھے بھی شریک ہونا ہوگا، تو کیا کروں؟ دستخط کروں یا نہ کروں؟ چوں کہ سب بولتے ہیں؛ شریک ہونا ہے! آپ کا جو مشورہ ہوگا، اسی پر عمل ہوگا۔

جناب قاری عبد الحسیب صاحب گورکھ پوری، جناب حفیظ الرحمن صاحب وغیرہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست بھی۔

اپنی دعواتِ صالحہ میں یاد فرمالیا کریں۔ فقط

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ مژدۂ خیر وعافیت اور دن بہ دن حالت کے اچھے ہونے اور بہت فایدہ ہونے کی اطلاع سے بے حد مسرت ہوئی۔

بدگمانی کے متعلق یہ سوچ لیا کیجیے کہ کل کو روزِ قیامت مجھ سے اس کا جواب طلب ہوگا اور گواہ مانگا جائے گا اور پیش نہ کرنے پر گرفت ہوگی تو کیا میرے پاس اس کا جواب موجود ہے؟ جو بدگمانی وسوسے کے درجے میں آکر ختم ہو جائے، اس پر کوئی گرفت نہیں، ہاں جس کو ہم دل میں پکاتے رہیں اور لیے پھرتے رہیں، وہ خطرناک

ہے۔اس کا ایک آسان علاج تو یہ ہے کہ جن کے متعلق بدگمانی ہوئی، وہ اگر شناسا اور بے تکلف ہے، تو اس کو اپنی بدگمانی سے آگاہ کر دیا جائے کہ تمھارے متعلق میرے دل میں یہ خیال آیا! یہ چیز نفس پر گراں ہونے کی وجہ سے آیندہ اس سے حفاظت ہوگی۔

ذکر و تلاوت میں جی لگنا اور لذت محسوس ہونا باعثِ مسرت ہے، اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے۔

تنخواہ میں اضافے کی درخواست کے سلسلے میں ہمارے حضرتؒ کی طرف سے ہمیں تو یہی ہدایت تھی کہ اس میں حصہ نہ لیں، چناں چہ زندگی بھر اسی پر عمل رہا۔ مدرسین کو ناگوار بھی ہوتا تھا۔ برا بھلا کہنے کے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ اگر اضافہ ہو تو قبول نہ کیجیو! ان کو تو کوئی جواب نہیں دیا، لیکن دل میں یہ خیال ہوتا تھا کہ اگر حضرت کی طرف سے یہ ہدایت دی جائے گی، تو اس پر بھی عمل کریں گے۔

بہ ہر حال! آپ اپنا حال دیکھ لیجیے، اصل تو یہ ہے کہ اپنی ضرورتیں اللہ کے سامنے پیش کریں اور اسی سے سوال کریں۔

تمام احباب کی خدمت میں سلام عرض ہے اور درخواستِ دعا۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۶۶﴾

تدریسی خدمات اور تجارت دونوں میں جوڑ نہیں

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

مرشد العلما حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے مشورے کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ حضرت مَیں تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ کپڑے کی تجارت کرنا چاہتا ہوں، دُکان کی شکل میں۔ اور الحمد للہ مَیں نند اسن میں خیریت سے ہوں۔ فقط

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ تدریسی خدمات اور تجارت دونوں میں جوڑ نہیں، جب تجارت کو فروغ اور ترقی ہوگی تو تدریسی خدمات فوراً چھوٹ جائے گی، البتہ اگر ملنے والا مشاہرہ ضروریات کے لیے کافی نہیں اور بہت زیادہ تکلیف کا سامنا ہے تو بہ قدرِ ضرورت چھوٹا سا کاروبار کرلیا جائے، تو گنجائش ہے۔ ویسے بھی مولویوں کو تجارت راس آتی نہیں، اکثر

یہی دیکھا گیا کہ تجارت میں جو پونجی تھی، وہ بھی ختم ہوگئی اور جن کو تجارت راس آجاتی ہے، وہ مولویت والی لائن کے لائق نہیں رہتے۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی تمام ضروریات کی اپنے خزانۂ غیب سے کفالت فرمائے اور کسی کا محتاج اور دست نگر نہ بنائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۶۷﴾

آپ بے چینی کا اظہار کرتے ہیں، اس میں ان کو مزہ آتا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیریت معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ معمولات اور درسیات کی پابندی مزید باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے انوار وبرکات سے نوازے۔

وطن جانے پر لوگ امامت کے لیے کہیں تو نماز پڑھا دیا کریں، یہ کوئی ریاکاری کی چیز نہیں، بلکہ ایک فریضہ ہے، جس کو ہم ادا کر رہے ہیں۔ اس میں بھی ہماری طرف سے کتنی کوتاہیوں کا ارتکاب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ صرف قبول ہی فرمالے تو ہماری سعادت ہے! آپ کے جماعت اور کمرے کے ساتھی اگر آپ کو ستاتے ہیں تو صبر اور

تحمل سے کام لیں اوران کے ستانے پر ذرا بھی بے چینی اور برافروختگی کا اظہار نہ ہونے دیں، وہ خود ہی تنگ آکر چھوڑ دیں گے، یہ تو آپ بے چینی کا اظہار کرتے ہیں، اس میں ان کومزہ آتا ہےاوران کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور ایسی حرکتوں سے باز رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کوعلمِ نافع اورعملِ صالح سےنوازے۔فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۶۸﴾

ہمیں آپ کی طرف توجہ کرنی چاہیے، نہ یہ کہ آپ کا مال کھاتے رہیں

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزمکرم مولانا نذیراحمد صاحب زیدت مکارکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں یہاں پر بہ خیر وعافیت رہتے ہوئے آپ کی خیر وعافیت کے لیے دل سے دعا گوہوں۔

آپ آنے والوں کے ساتھ ہمیشہ مٹھائی وغیرہ بھیجنے کا اہتمام کرتے ہیں، یہ دل کوگوارانہیں۔اس طرح کا بوجھ اپنے سر نہ لیں، مَیں تو آپ کی دعاؤں سے خوش ہوں

اوراسی کا محتاج ہوں۔ مٹھائیاں تو اور جگہوں سے بھی آتی رہتی ہیں، جن کے چکھنے کی بھی بعض مرتبہ نوبت نہیں آتی، ویسے بھی آپ مقروض ہونے کے ساتھ ساتھ بیمار بھی ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف توجہ کرنی چاہیے، نہ یہ کہ آپ کا مال کھاتے رہیں۔

آیندہ اس سلسلے کو بند کریں تو اچھا۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۶۹﴾

ایسی باتیں تو مدارس میں پیش آتی ہی رہتی ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ میرے لیے اپنے دل میں محبت کے جو جذبات رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو میرے لیے ذریعۂ نجات اور آپ کے لیے ذریعۂ فلاح بنائے۔ امتحانات میں تو طلبہ اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں، دوسرے تیسرے نمبر والا پہلے نمبر پر، اور پہلے نمبر والا دوسرے تیسرے یا اس سے بھی نیچے کے نمبر پر چلا جاتا ہے، عام طور پر یہ ہوتا ہے۔ یہ قابلِ تعجب بات نہیں۔ اب اگر آپ کا اول نمبر آیا، اس پر آپ کے ساتھی آپ کے اور آپ کے استاد کے دشمن بن گئے، آپ کو مارنے کا بہانہ تلاش کر رہے ہیں، اساتذہ کو بدنام کرتے ہیں، یہ تو بہت بری بات ہے۔ ان کا یہ اقدام آپ

کے اور استاد کے لیے تو کم، اور ان کے لیے بہت **مضر** ہے ﴿وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ﴾ «۱» اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے۔

آج کل طلبہ میں نہ تو اساتذہ کا احترام ہے، نہ ان کی محبت ہے، نہ ان پر اعتماد ہے، اس لیے جو نتائج آرہے ہیں، وہ نگاہوں کے سامنے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں، ان کے بدگوئی کرنے کی وجہ سے آپ کی عزت پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ عزت وذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے «۲»، بندوں کے اختیار میں نہیں۔

چند دنوں کی بات ہے، پھر سارا شور وغوغہ آپ ہی ختم ہوجائے گا۔ آپ اس کی طرف توجہ نہ کریں، نہ کسی کے لیے بددعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔ اب کسی دوسرے مدرسے میں جانے کی ضرورت نہیں، اس وقت جہاں پڑھ رہے ہیں، وہیں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیے، اسی میں خیر ہے اور یہ جو حالات پیش آئے، ایسی باتیں تو مدارس میں پیش آتی ہی رہتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح سے نوازے اور اپنے صالحین بندوں میں شامل فرمائے۔ فقط والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

---

(۱) سورۃ الفاطر، آیۃ:43۔ ترجمہ: اور بری چالیں کسی اور کو نہیں، خود اپنے چلنے والوں ہی کو گھیر لیتی ہیں۔ ندیم

(۲) قال اللہ تعالیٰ: وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۔ (ترجمہ) اور (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رسوا کر دیتا ہے، (بے شک یا رب!) تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ (سورۃ آل عمران، آیۃ:26) ندیم

﴿۱۷۰﴾

آج اگر طبقۂ علما میں ایک جماعت ایسی تیار ہو جائے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

واجب التعظیم والتکریم استاذ محترم حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام عرض گذارش ایں کہ بندہ بہ خیر و عافیت ہے اور حضرت کی خیر و عافیت کے لیے بارگاہِ خداوندی میں دست بہ دعا ہے۔

دیگر عرض ایں کہ احقر احمد آباد کے تبلیغی اجتماع کی تیاری کی غرض سے سورت اور اس کے مضافات میں کام کرنے والی ۴/ماہ کی جماعت میں چل رہا ہے۔ ہماری جماعت نے سورت اور اطراف کے دیہات میں تقریباً ڈھائی ماہ قیام کیا، اس کے بعد اکائی سے بارڈولی کے درمیان کے دیہاتوں میں کام کرنے کے لیے اکائی کے لیے روانہ ہوئی اور بحمد اللہ ابھی ہماری جماعت وانکانیر میں کام کر رہی ہے۔ گذشتہ کل (یعنی بہ روز چہارشنبہ) ہماری جماعت وانکانیر پہنچی۔

جس وقت ہماری جماعت سورت کے اطراف میں تھی، کئی مرتبہ حاضرِ خدمت ہونے کا پختہ عزم کرتا رہا، امیر صاحب نے اجازت بھی دے رکھی تھی کہ جانا ہو [تو] اطلاع دے کر چلے جانا، لیکن چوں کہ مَیں نے سالِ گذشتہ کے آخر میں جو غفلت اور

کوتاہی لکھی تھی، اس سے (اور اس کے علاوہ درمیان سال میں بھی غفلت وکوتاہیوں سے) آپ کو تکلیف دی تھی اور دیتا رہا، اس سے آپ کی رنجش اور ناراضگی کا خیال بھی آجاتا، تو یہ سوچ کر کہ کس منہ سے جاؤں؟ حاضر ہونے کا ارادہ، ہمت ٹوٹ جانے کی بنا پر ملتوی کر دیتا، لیکن پھر ہمت کر کے ارادہ کرتا، اس خیال سے کہ معافی کی درخواست کر چکا ہوں اور معاف بھی کر دیا گیا ہے، ملاقات کرتا رہوں گا تو ان شاء اللہ مکمل رضامندی کے ساتھ حضرت قریب کر لیں گے، لیکن پھر ہمت نہ ہوتی، یہاں تک کہ ہماری جماعت اکائی کے لیے روانہ ہو ہی گئی۔

اور اس سفرِ تبلیغ کے دوران کئی بار خواب میں حضرت کے دیدار و ملاقات و گفتگو سے مشرف بھی ہوتا رہا۔ تقریباً ۳-۴ خواب میں سے؛ ایک خواب جب سورت میں تھے، تب ہی دیکھا تھا اور خواب بہت ہی اچھا بھی تھا، لیکن اس کی تعبیر پوچھنے کی ہمت بھی اپنی نازیبا حرکتوں کے خیال کی بنا پر نہ کر سکا۔ لیکن آج جمعرات کی صبح کو پھر مَیں نے حضرت کو تقریباً پانچویں مرتبہ خواب میں دیکھا، جو خواب مکمل بعینہٖ تو یاد نہیں رہا، لیکن کچھ تھوڑا سا ذہن میں رہا اور اٹھتے ہی ارادہ کر لیا کہ یہ موقع اچھا ہے، معافی کی مزید درخواست کا۔ اور دعا کی درخواست کے ساتھ حاضرِ خدمت ہونے کی اجازت طلب کروں۔

خواب اس طرح تھا کہ مَیں وانکانیر کی مسجد میں ہوں اور پتہ چلا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو گاڑیاں آکر مسجد کے قریب رک گئیں اور آپ جامعہ کے چند اساتذۂ کرام کے ساتھ تشریف لائے، اور مَیں بے تابی سے آپ کے گاڑی سے اترنے کا انتظار کر رہا ہوں اور چوں کہ مجھے اپنی حرکتوں کی بنا پر ندامت تھی ہی، اس

لیےاس بات کا ڈر بھی تھا کہ کہیں آپ مجھے دور سے دیکھ نہ لیں، جب تک کہ مَیں بالکل قریب ہوکر مصافحہ نہ کرلوں۔ اورآپ تشریف لائے اورآپ کسی دعوت وغیرہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے تھے، اس لیے مَیں حضرت کو دیکھتا رہااور حضرت کی تنہائی میں ملاقات کی غرض سے موقع کی تلاش کرتا رہااوراپنے آپ کو حضرت کی نگاہوں سے بچاتا رہا۔ بالآخر مجھے موقع مل ہی گیااور حضرت کو تنہا پا کر پہنچ گیا۔ مصافحہ اور جانبین سے خیریت دریافت کے بعد کافی طویل بات چیت ہوئی، لیکن مجھے اس میں سے کچھ ہی یاد رہااور گفتگو کرتے وقت مَیں نے حضرت سے بہت ہی اطمینان سے (شروع کی ہچکچاہٹ کے بعد) سنجیدگی [سے] اور دل کھول کر بات کی، جو اس سے قبل کبھی نہیں کی تھی، اور حضرت نے بھی بڑی بے تکلفی اور شفقت ومحبت سے بات چیت کی کہ مَیں بہت ہی خوش ہوگیااور میری تمام الجھنیں ختم ہوگئیں۔ خواب کے دوران گفتگو کے وقت حضرت کے چہرے پر کسی خاص فکر کے آثار احقر نے محسوس کیےاوراس کام کو اٹھانے کے متعلق حضرت نے مجھے بھی ارشاد فرمایا (وہ کام کیا تھا، وہ یاد نہ رہا) اور دریافت فرمایا کہ: کروگے؟ مَیں نے فوراً قبول کرلیا اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ ۶۰، ۷۰ رافراد اس کام کے لیے تیار ہوجاویں، تو کام بن جاوے گا۔ اس کے بعد حضرت نے اپنے عمامے کی طرف اشارہ کر کے احقر کو کچھ ارشاد فرمایا، جو یاد نہ رہا۔ اسی دوران میں حضرت کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا کہ مَیں حضرت فقیہ الامتؒ سے بیعت تھا، اب کافی وقت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت ہونا چاہتا ہوں، لیکن پہنچ نہیں سکتا (اور حقیقت بھی یہی ہے) اوراپنے معمولات بھی مَیں نے بتلائے۔ اس کے جواب

میں بھی حضرت نے کچھ ارشاد فرمایا، جو یاد نہ رہا۔ پھر حضرت کے ہاتھ میں قرآن شریف تھا، حضرت نے مجھے اسے مسجد میں رکھنے کا حکم فرمایا اور میں نے رکھ دیا اور واپس حضرت کے پاس لوٹ کر آؤں، اس سے قبل میری آنکھ کھل گئی۔[اھ]

بہ ہر حال! طویل خواب کے یہ کچھ اجزا ہیں، مکمل تو یاد نہیں، اور جب میں اٹھا تو بہت ہی مطمئن اور خوش تھا کہ حضرت نے اس شفقت اور محبت سے کافی طویل گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد ڈرتے ڈرتے اور خوش ہوتے ہوتے یہ ارادہ کر لیا کہ خط کے ذریعے اطلاع کر دوں، تاکہ کچھ تعبیر بھی مناسب ہو تو حضرت تحریر فرما دیں۔ اور حضرت سے بندے کی نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست ہے [کہ] بہ خدا حضرت سے مجھے بہت ہی محبت ہے اور میں اپنی گذشتہ لغزشوں اور کوتاہیوں پر نادم ہوں اور خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی معافی مانگ چکا ہوں اور ان شاء اللہ مزید استغفار اور نیک توفیق طلب کرتا رہوں گا، حضرت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مجھے حاضرِ خدمت ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں اور میری لغزشوں کی معافی کے ساتھ بیعت فرما لیں۔ اور خواب کے متعلق بھی ارشاد فرما کر نصیحت بھی فرمائیں، اور دعا بھی فرما دیں؛ اللہ تعالیٰ میری اصلاح اور مجھے استقامت عطا فرمائے۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں بہ خیر ہوں، آپ کا دستی خط ملا۔ مَیں پہلے بتلا چکا ہوں کہ مَیں آپ کو معاف کر چکا ہوں، البتہ آپ نے جس اعلیٰ قسم کی غفلت کا ارتکاب کیا، اس کا بوجھ ہے، جو بار بار ملاقات سے دور ہو جاوے گا، اس لیے اب آپ اس گذشتہ کی معافی و معذرت خواہی کا ذکر و تذکرہ نہ فرمائیں، اس کی وجہ سے بھی طبیعت میں حیا سی پیدا ہو جاتی ہے۔

خواب عمدہ ہے۔ سید الانبیا ﷺ کے مقاصدِ بعثت نصِ صریح میں تین بتلائے ہیں: تلاوتِ آیات، تعلیمِ کتاب وحکمت اور تزکیہ۔ ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ﴾(۱) سورۂ آلِ عمران میں بہ ایں الفاظ ہے ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾(۲) اور سورۃ الجمعۃ میں ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾(۳) البتہ اس کارِ نبوت میں اسی غم وحزن کے ساتھ لگنا ہے، جو حضور اکرم ﷺ کی ذات میں موجود تھا ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

(۱) سورۃ البقرۃ، آیۃ:129۔ ترجمہ: اور ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انھی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور ان کا تزکیہ کرے۔ ندیم

(۲) سورۃ آلِ عمران، آیۃ:164۔ ترجمہ: درحقیقت اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان میں اُنھیں میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ ندیم

(۳) سورۃ الجمعۃ، آیۃ:2۔ ترجمہ: (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں اُنھی میں سے ایک رسول کو بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کرے، ان کا تزکیہ کرے اور انھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے۔ ندیم

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴾(۱)۔

آں حضرت ﷺ کا اصلی کام وہی ہے، جو آیاتِ بالا میں [مذکور] ہے۔ آج اگر طبقۂ علما میں ایک جماعت ایسی تیار ہو جائے، جو بعثت کے مقاصدِ ثلاثہ کو غم وحزنِ نبوی کے ساتھ کرنے والی ہو، تو انقلاب بپا ہو جائے۔ بعض لوگ ان امورِ منصوصہ کو بھی کارِ دین نہیں گردانتے اور اپنے کام کی اہمیت ثابت کرنے کے لیے وضعِ حدیث کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے، اور دورِ حاضر کے وضاعین اس میں دورِ سابق سے بہ ایں معنی سبقت لے گئے کہ اس زمانے میں مخصوص افراد یہ کام کرتے تھے، اب ہر آدمی اس پر آمادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شر وفتن سے حفاظت فرما کر اپنی رضا کے مطابق چلائے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۱/رجب ۱۴۱۸ھ

﴿۱۷۱﴾

گناہوں کی وجہ سے بے چینی اور ندامت

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

---

(۱) سورۃ الکہف، آیۃ:6۔ اب (اے پیغمبر) اگر لوگ (قرآن کی) اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ایسا لگتا ہے جیسے آپ افسوس کر کر کے ان کے پیچھے اپنی جان کو گھلا بیٹھو گے۔ ندیم

واجب الاحترام پیرومرشد حضرت مولانا مفتی احمد صاحب دامت برکاتکم و مدت فیوضکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آں حضرت کا محبت نامہ موصول ہوا، الحمد للہ بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کی خیر و عافیت کا عند اللہ طالب ہوں۔

دیگر عرض کہ جب سے میں آں حضرت سے بیعت ہوا ہوں، مجھے اپنی گذشتہ زندگی پر بڑا قلق اور افسوس ہے، اور گناہوں پر بڑی ندامت ہے۔ گذشتہ پوری زندگی گناہوں میں گزری ہے، اور اس قدر افسوس ہو رہا ہے کہ دل ہر وقت بے قرار ہے۔ کھانا بھی اچھا نہیں لگتا۔ سونے کے وقت بھی گویا بے چینی ہے۔ ہر وقت قبر و آخرت سامنے ہے۔ استغفار کی بھی کثرت کرتا ہوں۔ آپ دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے اور اپنی رضا نصیب فرمائے اور ایمان پر خاتمہ عطا فرمائے۔ آں حضرت کی دعاؤں کی خاص ضرورت ہے۔

اوراد و وظائف برابر ادا ہوتے ہیں، اللہ کا شکر ہے۔ فقط

والسلام

۱۲ / جمادی الثانیہ ۱۸ھ

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ محترم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی عنایت نامہ ملا۔مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آئندہ بھی خیروعافیت سے رکھے۔

گناہوں کی وجہ سے بے چینی اور اس پر ندامت تو اہلِ ایمان کا کام ہے {فهنيئاً لكم}﴿۱﴾، اللہ تعالیٰ مجھے بھی نصیب فرمائے۔

معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ مزید استقامت عطا فرما کر اس کے ثمرات وبرکات سے مالا مال فرمائے۔اپنی رضا ومحبت بھی عطا فرمائے۔

’صلوٰۃ وسلام‘ کا ایک نسخہ مولانا احمد دیولوی صاحب سلمہٗ کے ساتھ بھیجا ہے۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۸/ جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ

﴿۱۷۲﴾

توبہ میں تاخیر سے قساوتِ قلبی بڑھتی رہتی ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

---

(۱) آپ کو مبارک ہو۔ ندیم

آپ کا خط ملا۔ خیریت معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ معمولات کی طرف سے غفلت وکوتاہی بے حد مضر ہے۔ وساوس کا آنا تو مضر نہیں ہے، وہ آتے رہیں، آپ اپنا کام کرتے رہیں۔ گناہ سے بچنے کا خوب اہتمام فرمائیں، اس کے باوجود ہوجائے، تو فوراً توبہ بھی کرلیں۔ توبہ میں تاخیر سے قساوتِ قلبی بڑھتی رہتی ہے، جو مضر ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے عقدِ نکاح کو مبارک فرمائے۔ یہ مرحلہ بہ عافیت انجام پذیر ہوکر خوش گوار ازدواجی زندگی نصیب ہو!

صلوٰۃ الاوابین﴿۱﴾ ضرور پڑھیے۔ جن نمازوں کی احادیث میں ترغیب آئی ہے، ان کو پڑھنے کے لیے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اپنے احوال وظروف کے ساتھ ان میں سے جن پر پابندی کرسکتے ہیں، کیجیے۔ دعا کرتا ہوں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

---

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً. (ترمذی:435) ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو شخص مغرب کے بعد چھے رکعتیں نفل پڑھے اور ان کی درمیان کوئی بری بات نہ کرے، اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ ندیم

﴿۱۷۳﴾

حفظِ قرآن کی تکمیل پر دعائیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ اس ماہ میں آپ حفظِ قرآن مجید کی تکمیل فرما رہے ہیں، یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہ عافیت مکمل کرا کر اس کے تمام حقوق کی ادائیگی کا اہتمام [نصیب] فرمائے۔ قرآنی علوم ومعارف سے نوازے اور اس عملِ خیر پر اپنے پاک رسول ﷺ کی زبانِ مبارک سے جو وعدے فرمائے ہیں، وہ تمام عطا فرمائے۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۸؍ جمادی الاولیٰ ۱۸ھ

﴿۱۷۴﴾

خلافِ شرع چیز کے خلاف آواز اٹھانا، علما کا فریضہ

عزیزِ مکرم ومحترم مولانا یوسف بسم اللہ صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں بہ خیر و عافیت رہتے ہوئے آپ کی خیر و عافیت کے لیے دعا گو ہوں۔ آپ کا گرامی نامہ اور ساتھ میں آپ کا تیار فرمودہ مضمون موصول ہوا۔ ہر زمانے میں اہلِ علم کا یہ طریقہ رہا ہے کہ معاشرے میں جو چیز شریعتِ مطہرہ کی تعلیمات کے خلاف شروع ہو کر رواج پانے لگتی ہے، تو اولین فرصت میں یہ حضرات اس خلافِ شرع چیز کے خلاف آواز اٹھا کر امتِ مسلمہ کو اس کی قباحت اور شناعت سے واقف فرما کر اس سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہیں اور یہ علما کا فریضہ بھی ہے۔

آپ کے یہاں دورانِ گفتگو استعمال ہونے والے ایک غلط جملے ﴿۱﴾ پر آپ کے دل میں جو احساس پیدا ہوا اور آپ نے معاشرے کو اس برائی سے پاک کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے، تعلیماتِ شرع کی روشنی میں یہ مضمون تیار کیا، یہ آپ کی حمیتِ دینی اور غیرتِ ایمانی کی دلیل ہے۔ مَیں نے یہ مضمون پڑھ لیا۔ بحمد اللہ بہت

---

(۱) مفتی یوسف بسم اللہ نے ایک مضمون تحریر فرمایا تھا، جس میں انگلینڈ میں بسنے والے مسلمانوں، بالخصوص اسکول و مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے بچیوں اور نوجوانوں کے زبان زد جملے 'او مائی گاڈ' [Oh My God !] کی اصطلاح کی تحقیق اور مدلل تحریر تیار فرمائی تھی، اس میں لکھا تھا کہ یہ جملہ غیر مسلم کا شعار ہے، اس لیے 'او مائی گاڈ' کہنا ناجائز ہے، اس کے بجائے 'او مائی اللہ' 'او مائی رحمٰن' وغیرہ کہنا مناسب ہے۔ ۱۲ مفتی عبدالقیوم

مناسب اور موزوں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مسلمانوں کے حق میں نافع اور مفید بنائے۔
آمین یارب العالمین۔ فقط والسلام

املاہ: احمد خانپوری

۲۳؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

اضافہ:

نوٹ﴿۱﴾: آپ نے اپنے مضمون کے آخر میں مآخذ اور مراجع کی فہرست دی ہے، لیکن نفسِ مضمون کا کون سا جُز کہاں سے لیا، اس کی تصریح نہیں کی، جس کی بنا پر اشکالات بھی پیش آتے ہیں۔ مہربانی فرما کر مضمون کے ہر جُز کے ساتھ اس کا حوالہ لکھ دیں۔ فقط

حضرت مولانا مفتی عباس صاحب کو بھی یہ مضمون پڑھوا دیا ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم (امداد المفتیین) میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتویٰ پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے مضمون میں کچھ شدت سے کام لیا ہے۔ اُس فتوے کی نقل بھی بھیجی جارہی ہے۔

﴿۱۷۵﴾

اولاد کی اصلاح کے لیے دعا

باسمہ تعالیٰ

محبِ محترم مولانا ابراہیم صاحب وفقنی اللہ وایاکم لما یحب ویرضی

(۱) حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے مفتی یوسف بسم اللہ کے خط کے جواب میں بعد میں مذکورہ بالا اضافہ فرمایا۔ مفتی عبدالقیوم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آپ کا خط ملا۔ بیٹے کے حالات پڑھ کر رنج ہوا۔ ﴿إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ الخ﴾(۱) نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ ان حالات پر آپ کا رنج وغم بجا ہے۔ دعاؤں کا خصوصی اہتمام کیجیے۔ روزانہ دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر، اس کے، نیز تمام اولاد کی صلاح وفلاح کے لیے دعا کیجیے۔ اپنی تدابیر بھی کرتے رہیے۔ تدابیر کی طرف سے غفلت نہ برتیے۔ پیار اور محبت سے نصیحت بھی کرتے رہیے ﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ○﴾(۲)۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو ان تمام برائیوں اور نافرمانیوں سے سچّی پکّی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ ندامت عطا فرمائے اور اصلاحِ حال کی توفیق دے کر قرۃ العین والقلب، مطیع وفرماں بردار، صالح وبار، نیک کردار وخوش اطوار، نرم رفتار وشیریں گفتار بنائے۔ آپ کے لیے دست وبازو ومعین ومددگار ثابت ہو۔

چالیس یوم تک بعد نمازِ عشاء مندرجۂ ذیل دعا دوسو مرتبہ، اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْأَبْصَارِ، يَا خَالِقَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، اور چلّہ پورا ہونے کے بعد روزانہ اکیس مرتبہ پڑھا کیجیے۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۸ر جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ

(۱) سورۃ التغابن، آیۃ: 14۔ ترجمہ: تمھاری بیویوں اور تمھاری اولاد میں سے کچھ تمھارے دشمن ہیں۔ ندیم

(۲) سورۃ الذاریات، آیۃ: 55۔ ترجمہ: اور نصیحت کرتے رہو، کیوں کہ نصیحت ایمان لانے والوں کو فایدہ دیتی ہے۔ ندیم

﴿۱۷۶﴾

غیبت سے اپنے آپ کو بچانا انتہائی ضروری ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی کا حال معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے فوائد وبرکات سے نوازے۔ غیبت سے اپنے آپ کو بچانا انتہائی ضروری ہے۔ ایسے رُفقا﴿۱﴾، جو اس گناہ کے ارتکاب سے نہ بچتے ہوں، ان کے پاس بیٹھنے سے احتراز کریں۔ اور اگر سبق وتکرار کی مجبوری کی وجہ سے بیٹھنا پڑے تو جس وقت کسی کا تذکرہ غیبت کے ساتھ شروع کریں، ان کو روکنے کی سعی کریں، اس پر بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو آپ وہاں سے ہٹ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرماوے، آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

---

(۱)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ. (ترمذی: 2378) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ ندیم

﴿۱۷۷﴾

وہ خوف جو نفس کو خواہشات سے نہ روکے، معتبر نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ خیریت معلوم ہوئی۔ غفلت کے ساتھ بھی اگر معمولات ادا ہو جائیں، تو اللہ کا احسان ہے۔ گناہوں کی طرف میلان، یہ اپنی بے احتیاطی اور غلط صحبت کا اثر ہے۔ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وہ خوف جو نفس کو خواہشات سے نہ روکے، معتبر نہیں۔ بہ ہر حال! بہت زیادہ استغفار اور توبہ کا اہتمام کریں۔ تازہ غسل فرما کر صلوٰۃ التوبۃ کے بعد گریہ وزاری کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع ہوں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مخمصے سے نجات عطا فرمائے۔ فقط

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

﴿۱۷۸﴾

کرکٹ کے ساتھ شوق و رغبت پر قابو پانے کی تدابیر

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ پابندی کے ساتھ معمولات کی ادائیگی کا [حال] معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے فوائد وثمرات سے مالا مال فرمائے۔

کرکٹ کے ساتھ شوق و رغبت کا جو حال ہے، اس کو دور کرنے کا اہتمام کریں، اس کی صورت یہ ہے کہ ایسی مجلس؛ جس میں اس کا تذکرہ ہو، نہ بیٹھیں۔ اخبار میں بھی اس کا حال نہ پڑھیں۔ ریڈیو بھی نہ سنیں۔ اور اپنے آپ کو ان تمام چیزوں سے بالکل الگ کرلیں، تو ان شاء اللہ یہ شوق خود ہی ختم ہوجائے گا۔

اپنے ساتھیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ کریں۔ ان کی طرف سے پیش آنے والی ناگوار باتوں اور حالات میں صبر وتحمل سے کام لیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے نوازے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۷۹﴾

تدریس وامامت میں کوئی تعارض اور منافات نہیں

باسمہ تعالیٰ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ دعا کرتا ہوں۔ مدرسے میں پڑھانا اور امامت کرنا، دونوں میں کوئی تعارض اور منافات نہیں ہے، دونوں کام ایک ساتھ بھی ہو سکتے ہیں۔اس لیے اگر حالات ساتھ دیتے ہوں تو دونوں ہی کام انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۰﴾

اللہ تعالیٰ اس راہ کی مشکلات کو آسان فرمائے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

گرامی قدر حضرت مفتی صاحب مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہ فضل اللہ تعالیٰ اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے مَیں اور اہلِ خانہ سب خیریت سے ہیں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں آپ بھی خیریت سے ہوں۔

خدمتِ عالیہ میں سوال تو یہ ہے کہ امارتِ شرعیہ اور شرعی پنچایت کے جو امور میرے والدِ مرحوم انجام دیا کرتے تھے، ان کا اب کیا کرنا ہے؟ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ ایک مقدمہ (شاید خالد دادی) جو امارتِ شرعیہ، گجرات نے حل کرلیا تھا (فیصلہ دے دیا تھا) احمد آباد کورٹ میں گیا تھا، کورٹ نے نوٹس بھیجا تھا کہ آپ نے کیسے اور کس حق سے فیصلہ کیا تھا؟ آپ کو کس نے حق دیا تھا؟ یہ نوٹس والد مرحوم کے پاس آیا تھا اور وکیل فاروق بھائی خرادی نے والد مرحوم کی مدد کی تھی۔ گذشتہ کل انکلیشور تھانے سے تین حضرات تشریف لائے تھے، نوٹس دوبارہ لے کے، کہ یہ فیصلہ مستقبل میں آپ نہ کیا کریں۔ میرے والد کی وفات کا سرٹیفکیٹ (certificate) ان کو دکھا کے فوٹو کاپی دی ہے اور کیس کی فوٹو کاپی مانگی تھی، جو وکیل صاحب کے مشورے سے ان کو مختصراً دے دی ہے۔ آپ سے ان امور میں رہ نمائی کی ضرورت ہے۔

مدرسے کا کام بھی ٹھیک چل رہا ہے۔ مدرسے کی ذمّے داری مجھ جاہل [پر] آپڑی ہے۔ حضرت سے دعاؤں کی درخواست ہے، اگر ضروری ہدایات ہوں بندے کے لیے بہت مفید ہوں گی۔ فقط

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم مولانا۔۔۔صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مدرسے کی جو ذمّے داری آپ پر ڈالی ہے، اس کے بہ حسن وخوبی پوری امانت ودیانت کے ساتھ ادائیگی میں، اللہ تعالیٰ آپ کی بھرپور نصرت فرمائے۔ اس راہ کی مشکلات کو آسان فرمائے۔ موانع کو دور فرمائے۔ اس کے لیے ضروری اسباب ووسائل مہیا فرمائے۔

امارتِ شرعیہ اور شرعی پنچایت کے سلسلے میں تو اربابِ جمعیۃ جو فیصلہ کریں، اس کا آپ انتظار کیجیے اور جس کے لیے یہ ذمّے داری تجویز کی جائے، ان کے حوالے کر کے سبک دوش ہوجائیے۔

کورٹ کے نوٹس کے سلسلے میں تو آپ نے جو تفصیل لکھی ہے، اس سے مَیں یہی سمجھ رہا ہوں کہ اب آیندہ غالباً کوئی گرفت نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح حفاظت فرمائے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو مقبول دینی اور علمی خدمات کی توفیق، سلیقہ اور سعادت عطا فرمائے۔ شرور وفتن اور مکارہ سے آپ کی حفاظت فرمائے اور اپنے صادقین بندوں کے زمرے میں داخل فرمائے۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۱﴾

جتنا وہاں کی دعوت سے بچ سکتے ہوں، کوشش کریں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مع اہل وعیال صحت وقوت کے ساتھ رکھ کر ہر طرح حفاظت فرمائے۔

روحانی قبض کی نسبت سے والد صاحب اور خسر صاحب کا جو حال لکھا ہے، اس میں والد صاحب کی تنخواہ واقعۃً مخدوش ہے۔ اس لیے جتنا وہاں کی دعوت سے بچ سکتے ہوں، کوشش کریں۔ جب وہاں جانا ہو، تو ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ ان کی خدمت میں یہ عرض کریں کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم آپ کی دعوت کریں، جس کی شکل یہ ہے کہ ہم لوگ کھانا تیار کر کے آپ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے اور آپ کی معیت میں کھانا کھالیں گے۔ خسر صاحب کا مسئلہ والد صاحب کے مقابلے میں ہلکا ہے، وہاں کھا لینے کی گنجائش ہے۔

یہ تحقیر نہیں

دوسرا سوال تحقیر کے سلسلے میں جو کیا ہے، اس میں دوسرے کی بداعمالیوں کا

خیال غیر اختیاری طور پر آ جانا؛ خصوصاً جب کہ ساتھ میں اپنے متعلق بھی یہ ڈر ہے کہ کہیں مَیں اس میں نہ مبتلا ہو جاؤں، تحقیر نہیں۔

اس حالت میں یہ منصب آپ کے لیے مضر نہیں

مدرسے والوں نے آپ کو نظامتِ تعلیم کی جو ذمّے داری حوالے کی ہے، یہ حوالے کرنے والے آپ کے اساتذہ اور مربیین ہیں۔ نیز آپ کے دل میں نہ پہلے اس کی طلب تھی، نہ اب اس کے ساتھ لگاؤ ہے کہ یہ منصب میرے پاس باقی رہے، بلکہ اگر لے لیا جائے تو آپ کے لیے باعثِ مسرت ہوگا؛ اس حالت میں یہ منصب آپ کے لیے مضر نہیں، بلکہ اس کے فرائض کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی خصوصی مدد کی جائے گی۔ مَیں بھی ایک طویل زمانے تک اسی ابتلا میں رہا اور میری بھی یہی کیفیت رہی۔

اس سے نجات پانے کی ایک صورت

اس سے نجات پانے کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ اس کام کے لیے کسی کو تیار کریں یعنی ذمّے داروں سے اجازت لے کر اس کام کی ادائیگی میں کسی دوسرے کو- جو آپ کا ساتھی یا شاگرد ہو- اپنے ساتھ رکھیں اور اس راہ کے نشیب وفراز سے اس کو آگاہ کرتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اس ذمّے داری کو سنبھالنے کے قابل ہو جائے۔ اس کے بعد اگر آپ مدرسے والوں کو یہ عرض کریں گے کہ یہ ذمّے داری مجھ سے لے کر ان کے حوالے کر دی جائے، تو ان شاء اللہ آپ کی بات ردّ نہ ہوگی۔

ویسے اس کام کی انجام دہی میں قدرت کی طرف سے آپ کی تربیت بھی ہے۔ طلبہ پر نگاہ رکھنے کے ساتھ ساتھ شفقت ومحبت کے ساتھ ان کی تربیت بھی فرماتے رہیں۔ بہ ہر حال! مجموعی طور پر یہ ذمّے داری اس وقت آپ کے لیے موجبِ خیر ہی ہے، اس کی وجہ سے آپ کی علمی استعداد اور مشغولیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کا مدار تو آپ کے ذوقِ مطالعہ اور اپنے اوقات کی وصول یابی کے لیے صحیح ترتیب بنانے پر ہے، وہ آپ کرلیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی معرفت ومحبت عطا فرماکر دوامِ ذکر ودوامِ طاعت کی نعمت سے مالامال فرمائے۔

حضرت مولانا مفتی ابراہیم صاحب اور حضرت مولانا محمود مدنی صاحب اور حضرت مولانا ہارون عباس صاحب کی خدمت میں سلام اور درخواستِ دعا۔

اگلا خط آپ کو ملا یا نہیں، اس کا تذکرہ اس خط میں نہیں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۲﴾

نگاہوں کی بداحتیاطی شہوانی جذبات کو بھڑکاتی ہے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

شیخنا ومربینا مخدوم گرامی حضرت مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں دارالعلوم میں داخلہ لینے سے پہلے اپنے گاؤں 'دیوا' میں قرآن مجید حفظ کر رہا تھا، اس وقت ایک لڑکی کے ساتھ میرا غلط تعلق تھا۔ مَیں حفظ کرنے کے بعد قرآن مجید کا دَور کر رہا تھا۔ مَیں غریب ہوں اور وہ لڑکی مال دار ہے، جس کی بنا پر ہماری شادی ممکن نہیں تھی۔ ہم نے ایک غلط قدم اٹھایا اور ہم دونوں گھر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس وقت میری عمر ۱۷/سال کی تھی اور لڑکی کی عمر ۱۵/سال تھی۔ پھر ہم بغیر نکاح کیے ہوئے پندرہ دن کے بعد واپس چلے آئے اور مجھ سے سب ناجائز کام ہو گئے۔ یہ تعلق اس کے ساتھ پانچ یا چھے سال رہنے کی وجہ سے اس کی محبت دل میں ایسی بس گئی ہے کہ جو نکل نہیں رہی ہے، حالاں کہ اس کے ساتھ اب میرا تعلق پانچ سال سے کچھ بھی نہیں ہے، لیکن اکثر و بیش تر اس کے ہی خیالات آتے رہتے ہیں اور مَیں اس کو بھول جانا چاہتا ہوں۔ حضرت آپ جیسی رہ نمائی فرمائیں گے، ان شاء اللہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

میرے دل میں دنیا کی محبت بے انتہا بسی ہوئی ہے اور فضول خرچی کھانے پینے کی چیزوں میں بہت کرتا ہوں۔ نمازوں میں تلاوتِ کلام پاک میں اور ذکر اللہ میں ذرا بھی دھیان اور توجہ نہیں رہتی۔

دعاؤں میں فراموش نہ فرمانے کی عاجزانہ درخواست ہے۔ فقط

والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ احوال سے آگاہی ہوئی۔ غیر اللہ کی محبت کا دل میں جم جانا، بہت بڑا ابتلا ہے، اس سے نجات حاصل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اس لڑکی کے متعلق قصداً تصور کرنا بالکل چھوڑ دیں۔ صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیں۔ کسی صالح اہل اللہ کی صحبت میں چند روز گزاریں، جہاں رہ کر ذکر کا اہتمام کریں۔ ایسے رُفقا، جن کے ساتھ بیٹھ کر پرانی یادیں تازہ ہوتی ہوں، ان کی صحبت سے مکمل احتراز کریں۔ اس قسم کا لٹریچر پڑھنے سے بھی بچیں۔ اپنی نگاہوں کی مکمل حفاظت کریں، اسی کی بد احتیاطی شہوانی جذبات کو بھڑکا کر پرانی یادوں میں لے جاتی ہے۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس مخمصے سے نجات عطا فرمائے۔

نماز، تلاوت، ذکر وغیرہ معمولات کی پابندی پورے اہتمام سے کریں، چاہے جی لگے یا نہ لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلب کے حالات بدل کر اپنی ذاتِ پاک کی طرف رجوع اور انابت نصیب فرمائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۳﴾

بڑوں کے متعلق دل میں کدورت رکھنا، حصولِ فیض سے مانع ہوتا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات کی ادائیگی نیز گناہوں سے حفاظت کا حال معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ آپ نے مدرسے سے دل کے اُکتا جانے کے سبب جو واقعہ لکھا ہے، میرے نزدیک اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ مفتی صاحب آپ کے بڑے ہیں، مربی ہیں، تربیت کی لائن سے انھوں نے آپ کے ساتھ جو معاملہ کیا، اس پر آپ کو دل گرفتہ اور ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ اپنے بڑوں کی طرف سے اس طرح کی تنبیہات تو ہونی ہی چاہئیں، اس لیے کہ اگر یہ سلسلہ نہ رہے تو ہماری تربیت اور اصلاح نہیں ہوسکتی۔ اُن کی اس تنبیہ پر آپ کی ناراضگی، یہ آپ کے اندر کِبر ہونے کی علامت ہے، گویا آپ نے یہ سوچا کہ مجھے کیوں ٹوکا؟ بعض مرتبہ چھوٹوں کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ مجھے اپنے بڑوں کی طرف سے بلا کسی معقول وجہ کے ٹوکا گیا ہے یا سرزنش ہوئی ہے، حالاں کہ اس میں بھی مصالح اور حِکم پوشیدہ ہوتے ہیں، جن کی طرف

چھوٹوں کا ذہن نہیں جاتا، اس لیے آپ پریشان نہ ہوں۔ جو پابندیاں آپ پر لگائی گئی ہیں، اس پر بھی عمل کریں، اچھا ہے اسی کی وجہ سے تو آپ کے لیے پڑھائی میں یک سوئی کی صورت نکل آئی۔ آپ اپنی پڑھائی میں مشغول رہیں اور مفتی صاحب کے متعلق دل میں جو ناراضگی ہے، وہ دور کرلیں۔ اپنے بڑوں کے متعلق دل میں کدورت رکھنا حصولِ فیض سے مانع ہوتا ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح سے نوازے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۴﴾

جوؤں کے ڈر سے کپڑا پہننا چھوڑ نہیں دیا جاتا

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی بال بال مغفرت فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کی قبر کو جنت کا باغیچہ بنائے۔

جن دوستوں میں بیٹھ کر غیبت میں ابتلا ہوتا ہو، وہاں بیٹھنا چھوڑ دیں۔ ہر چھوٹے بڑے کو اپنی طرف سے سلام میں ابتدا کریں۔ نماز پڑھتے وقت یا ذکر و تلاوت کے وقت لوگوں کا خیال آنے کے باوجود ان اعمال کو نہ چھوڑیں، جوؤں کے ڈر سے کپڑا پہننا چھوڑ نہیں دیا جاتا، ہاں جوؤں کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اسی طرح سے رِیا سے بھی بچنے کے لیے سعی جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ عافیت وسہولت کے ساتھ آپ کے حفظ کی تکمیل فرمائے اور چچا کو بھی بدعات کی نحوست سے نکالے۔ آمین۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۵﴾

علی الاعلان اس سے معافی مانگیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔

گالی دینا یا کسی کو ستانا یا بُرے نام سے یاد کرنا گناہ﴿۱﴾ ہے اور حقوق العباد سے تعلق رکھنے والی چیز ہونے کی وجہ سے جب تک کہ وہ بندہ معاف نہ کرے، معاف بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے اس سے بچنے کا خصوصی اہتمام کریں، جن کے ساتھ یہ صورت پیش آ جائے، علی الاعلان اس سے معافی مانگیں، ممکن ہے کہ ایسا کرنے سے نفس پر شاق گزرنے کی وجہ سے بچنا آسان ہو جائے۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۶﴾

بیعت سے قبل ہوئی کوتاہیوں کی تلافی

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

قابلِ صد احترام حضرت مفتی صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون خدمتِ عالیہ میں عرض ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے اصلاح

(۱) قال تعالیٰ: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ (سورۃ الحجرات، آیۃ:11) ترجمہ: ، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ اور حدیث شریف میں ہے: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کا ایک دوسرے کو گالی دینا فسق اور جنگ کرنا کفر ہے۔ (بخاری:6044) ندیم

نامہ ملا، بڑی خوشی ہوئی۔ بعدہٗ ایک دومرتبہ ملاقات کا پروگرام بنایا، لیکن کسی نہ کسی وجہ سے آنہیں سکا، جس کی وجہ سے خط بہت دیر سے لکھ رہا ہوں، آیندہ ان شاء اللہ ہر ماہ خط لکھتا رہوں گا۔

بعدہٗ: الحمد للہ بیعت کے بعد سے آپ کے بتائے ہوئے وظائف: صبح وشام تین تسبیح، ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمی اور سونے کے وقت چار قُل اور آیۃ الکرسی اور روزانہ کے تین پارے، الحمد للہ برابر پورے ہو رہے ہیں، البتہ کبھی کبھی تین پارے اور تسبیح دو تین مرتبہ رہ گئی۔ کبھی کوئی پارہ رہ گیا تو دوسرے دن قضا کر لیتا ہوں اور شاید ایک دو مرتبہ جماعت فوت ہوئی ہوگی، اللہ پاک معاف فرماوے۔ آمین

دعا بھی فرماتے رہیے کہ اللہ پاک استقامت عطا فرمائے اور ان وظائف کی نورانیت عطا فرماوے۔ ان وظائف کا نور میرے گناہوں کے سبب معلوم نہیں ہوتا، اللہ پاک معاف فرمائے۔ آمین

(۱) میرے پانچ بچّے ہیں: تین لڑکے، دو لڑکیاں۔ اس کے بعد گھر کی بڑی عورتوں کے کہنے میں آ کر عورت کا آپریشن جمبوسر میں کروا لیا ہے۔ واقعی یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ کام بیعت ہونے کے پہلے ہو گیا ہے، اب کیا کروں، سمجھ میں نہیں آتا! آپریشن کھلوانا شاید مشکل ہے۔ آپ میری رہنمائی فرمائیں۔

(۲) مَیں کچھ لائٹ کا کام جانتا ہوں، اس وجہ سے بیعت ہونے سے پہلے بجلی کی چوری، میٹر بند وغیرہ کر لیتا تھا، بیعت ہونے کے بعد چوری سے بچ رہا ہوں، لیکن پہلے جو چوری کر چکا ہوں، تو اس کا کیا طریقہ ہے کہ مَیں گناہ سے بچ جاؤں اور رقوم کیسے

بھرپائی کروں؟

(۳) مَیں نے دو آدمیوں کا میٹر بند کر دیا ہے، اس کا اب کیا ہوگا؟ ایک کو بند کا طریقہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ اب کیا کروں؟

(۴) مَیں دل کا بہت کمزور ہوں، گجراتی میں (બીકણ)/ڈرپوک) کہتے ہیں۔ دل میں گھبراہٹ رہتی ہے۔ کوئی اچانک حادثے کی بات ہوتو حد سے زیادہ دل میں گھبراہٹ ہوتی ہے، اس کے ازالے کے لیے وظیفہ بتلائیں، جو مختصر ہو، اور اس کی پابندی آسان ہو۔

(۵) مدرسے کی کوئی چیز استعمال کی ہو، اس کی رقوم مدرسے میں کس نیت سے جمع کرانی چاہیے؟ صدقے کی نیت سے یا اللہ یا زکوٰۃ کی نیت سے؟ اور مدرسے کی کوئی ایسی چیز ہو، جو مدرسہ پھینک دیتا ہے، جیسے لکڑی کے کوٹلے، تو اس کا استعمال کیسا ہے؟

ایسے بہت سے مسائل دل میں آرہے ہیں، اگر اجازت ہوتو دوسری مرتبہ لکھوں۔ خط بہت طویل ہو گیا، گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے دین کے کام میں اخلاص کے ساتھ لگائے رکھے، آمین۔ فقط والسلام

آپ کا شاگرد۔۔۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔معمولات کی پابندی بھی آپ برابر کر رہے ہیں، اس سے مزید مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے برکات و انوار سے نوازے۔ استقامت عطا فرمائے۔آپ پابندی سے معمولات ادا کرتے رہیں، نور نظر آئے یا نہ آئے، اس کی پرواہ نہ کریں۔

(۱) آپ نے بیوی کا منعِ حمل کا جو آپریشن کرا لیا، اس پر سوائے توبہ اور استغفار کے اور کیا کر سکتے ہیں؟ اس کا اہتمام کریں۔

(۲) میٹر بند کر کے بجلی کی جو کچھ چوری کی ہے، اتنی رقم اگر محکمۂ بجلی میں ادا کرنا ممکن ہو تو کر لیں، اس سلسلے میں اس لائن کے ماہرین سے مشورہ کریں کہ رقم کس طرح پہنچائی جائے۔

(۳) جن لوگوں کا میٹر آپ نے بند کر دیا تھا، ان کو بتلا دیں کہ یہ طریقہ شریعت کے خلاف ہے، میں نے نادانی میں آپ لوگوں کا یہ کام کر دیا، لیکن اب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے، آپ حضرات [بھی] اس سے بچیں۔ اس کے بعد بھی اگر وہ حضرات ایسا کریں گے، تو وہ خود ذمّے دار ہیں۔

(۴) گھبراہٹ وغیرہ سے حفاظت کے لیے فجر اور مغرب کی فرض سے سلام پھیرنے کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھنے کا معمول بنا لیں۔

(۵) مدرسے کی کوئی چیز استعمال کر لی ہو تو عطیّے کی مد میں -دل میں اس کی قیمت ادا کرنے کی نیت سے- رقم جمع کرا دیں۔

اگر وہ چیز ایسی ہے جو مدرسے نے پھینک دی ہے اور وہاں سے آپ نے اٹھا

لی،تو استعمال کی گنجائش ہے۔

مسائل پوچھنے میں کوئی حرج نہیں، پوچھ سکتے ہیں۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۷﴾

طالبِ علمی کے زمانے میں اس طرح کے اسفار مناسب نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔اللہ تعالیٰ آپ کو خیر وعافیت سے رکھ کر ہر قسم کے شرور، آفات، بلیّات سے آپ کی پوری پوری حفاظت فرمائے۔آپ کا جو ساتھی آپ سے بغض رکھ رہا ہو، آپ اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آویں، اپنے کام میں مشغول رہیں، اس سے زیادہ الجھنے کی کوشش نہ کریں۔اساتذہ کی روِش باعثِ قلق ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

کوئی آدمی اگر کسی کو ناحق بددعا دے تو وہ اللہ کے یہاں قبول نہیں ہوتی، بلکہ بددعا دینے والے پر الٹ کر پڑتی ہے﴿۱﴾، اس لیے آپ ناحق کی بددعا سے نہ ڈریں،

---

(۱) عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا. (ابوداود:4905) ندیم

ہاں آپ کی طرف سے کسی پر زیادتی نہیں ہونی چاہیے، ورنہ وہ مظلوم ہو جائے گا اور مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے﴿۱﴾۔

میری ملاقات کے لیے یہاں آنے کی ضرورت نہیں، آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ آپ اپنی پڑھائی میں مشغول رہیں، طالبِ علمی کے زمانے میں اس طرح کے اسفار مناسب نہیں۔ جس مدرسے میں آج تک تعلیم حاصل کر رہے ہیں، بلا شدید مجبوری کے اس کو چھوڑنا مناسب نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح سے نوازے۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۸﴾

وساوس کی طرف توجہ نہ کریں، اپنا کام کرتے رہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ پہلے معمولات پابندی سے ادا

---

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ. (ترمذی:3598) ندیم

ہوتے تھے، اب کوتاہی ہو رہی ہے، یہ بات تو اچھی نہیں! اپنی روحانی حالت میں روزانہ ترقی ہونی چاہیے: مَنِ اسْتَوَى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُونٌ ﴿۱﴾، چہ جائے کہ بجائے ترقی تنزلی ہو۔ یہ سب گناہوں کی نحوست ہے، اس سے توبہ اور بچنے کا خصوصی اہتمام کریں۔ جب تک یہ اہتمام نہیں ہوگا، حالات میں سُدھار مشکل ہے۔ بدنگاہی سے بچنے کے لیے بھی ہمت اور ارادہ کام میں لائیں۔ وساوس کی طرف توجہ نہ کریں، اپنا کام کرتے رہیں، اس میں جی پِرونا ہی وساوس سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۸۹﴾

استقلال پیدا کرنے کا نسخہ

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

---

(۱) ترجمہ: جس شخص کے دو دن (دینی ترقی کے اعتبار سے) یکساں اور برابر ہوں، وہ گھاٹے میں ہے۔ رأى بعض المتقدمين النبي ﷺ في منامه فقال له أوصني؟ فقال له: من استوى يوماه فهو مغبون و كان يومه شرا من أمسه فهو ملعون ومن لم يتفقد الزيادة في عمله فهو في نقصان ومن كان في نقصان فالموت خير له۔ (**لطائف المعارف، المجلس الرابع فی ختام العام**، ص:300) وفی طبقات الشافعية الكبرى: حَدِيث من اسْتَوَى يوماه فَهُوَ مغبون... الحَدِيث، هَذَا رُؤْيا نوم عَن عبد الْعَزِيز بن أبي رواد أَنه رأى النَّبِي ﷺ فِي النّوم فَسَأَلَهُ فَقَالَ ذَلِك هَكَذَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد. (**طبقات الشافعية الكبرىٰ**:6/376، **أَحَادِيث صلوَات يَوْم الْجُمُعَة وليلتها**) ندیم

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ کسی نیک کام کے کرنے پر ریا کاری کا جذبہ پیدا ہونا طبعی امر ہے، لیکن آپ اس کی طرف توجہ نہ کریں، ساتھ ہی یہ سوچ لیں کہ میرے اس عمل کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے، جس سے مجھے اس کا اجروثواب لینا ہے، اُسی کو پیشِ نظر رکھوں، دوسرے مجھے کیا دیں گے؟﴿۱﴾

کسی کی طرف سے کوئی بات خلافِ شرع دیکھو تو نرمی سے محبت کے ساتھ تنہائی میں بتلا دو، اس میں بھی اگر جھگڑے اور کشید گی کا قوی اندیشہ ہے تو اس کو دل میں بُرا سمجھتے ہوئے خاموش رہو۔ یہ بھی نفس کا ایک دھوکا ہے کہ دوسروں کی ایسی باتوں پر تو ہمیں غصہ آتا ہے اور علانیہ ان کے ساتھ الجھتے ہیں، اور ہم سے جب ایسی باتیں پیش آتی ہیں تو اپنی ذات پر وہ غصہ نہیں آتا، نیز کوئی اگر ہم کو اس پر ٹوک دے تو بگڑ جاتے ہیں۔ آپ کا مزاج عدم استقلال کا ہے تو قوت و ہمت سے کام لے کر اس کو جمانے کی کوشش کیجیے، دھیرے دھیرے یہ کیفیت دور ہو جائے گی۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

---

(۱) عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَمَّعَ، سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي، يُرَائِي اللَّهُ بِهِ. (بخاری:6499) ندیم

﴿۱۹۰﴾

محنت کو اکارت جانے سے بچائیے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کو مضبوط ارادہ، قوی ہمت عطا فرما کر نفس وشیطان کے بہکاوے سے پورے طور پر محفوظ رکھے۔ کچھ دنوں تک اپنے آپ کو بچانے کے بعد دوبارہ مبتلا ہونا باعثِ قلق ہے، اس موقع پر بہت زیادہ احتیاط اور ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کیسا ہی شدید تقاضا نفس کا کیوں نہ ہو، اپنے آپ کو ضرور بچائیے، ورنہ اتنے دنوں تک جو محنت کی، وہ سب اکارت جاتی ہے۔

ہمارا ظاہری حال دیکھ کر لوگ ادب وعزت کا معاملہ اگر کرتے ہیں، تو اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں، اللہ تعالیٰ کی صفتِ ستّاری کا کرشمہ ہے کہ اس نے ہماری بدکاریوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ لوگ ہماری بداعمالیوں سے بے خبر ہیں، اس لیے وہ عزت واحترام کا معاملہ کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر دل میں بڑائی تو کیا پیدا ہو، بلکہ شرمندگی کا ایک احساس پیدا ہونا چاہیے، اور یہی شرمندگی ہماری باطنی خرابیوں سے بچانے کا ذریعہ بنی چاہیے۔ ان چیزوں کا استحضار اگر رہا تو دل میں بڑائی پیدا نہیں ہوگی۔ آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۹۱﴾

بدنظری کا مرض ساری عبادتوں کی روح کو ختم کر دیتا ہے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

محترمی ومولائی حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندے کا پہلا لکھا ہوا خط- جس میں غلطی سے کوئی اور کاغذ آچکا تھا- جس کا جواب بھی بندے تک موصول ہوا، مگر اس کے بعد فوراً جو حقیقی خط تھا بھیجا، مگر شاید حضرت تک نہ پہنچ سکنے کی بنا پر اب تک کوئی جواب نہیں ملا، اور اسی اثنا میں بندہ زہری ملیریا مرض میں مبتلا ہو جانے کی بنا پر اس کے بعد خط لکھ کر حالات سے آگاہ نہ کر سکا، جس کی بنا پر معافی چاہتا ہوں۔

حضرت! حالتِ مرض میں اذکار ونمازیں وتلاوت بھی ترک ہوئی تھی، تو اب ان کی قضا کے لیے کیا شکل ہو سکتی ہی؟ قضاے عمری مرض سے پہلے اس طرح ادا ہوتی تھی کہ ہر فرض نماز کے بعد کی اور پہلے کی سنت کے بجائے، وہ قضا نمازیں ادا کرتا تھا، اور تلاوت کے مکمل پارے نہ ہو پاتے تھے اور صلوٰۃ وسلام اور الحزب الاعظم کی پابندی ہوتی تھی۔ تو کیا اس طرح سنت ونوافل کے اوقات میں قضا نمازوں کو ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق بھی بندے کی اصلاح فرمائیں۔

نیز آج کل زیرِ مطالعہ 'روح کی بیماریاں اور ان کا علاج' نامی کتاب ہے، کیوں کہ بندہ بھی بشری تقاضے کے مطابق کسی حسین امرد کو دیکھتا ہے تو وہ دل کو بھانے لگتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس سے حفاظت فرماتے ہیں۔ تو اس امرد کی بلا سے بچنے کے متعلق کوئی اہم نصیحت فرمائیں کہ اللہ کے غضب سے کیسے بچا جائے؟ نیز نماز کے خشوع کے لیے کوئی طریقہ بتلائیں۔

خط کو بہت تاخیر سے لکھ رہا ہوں، جس کے لیے معافی ودرگزر کا طالب ہوں۔ فقط

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ کا سابقہ خط بھی ملا تھا، لیکن چوں کہ اس سے پہلے آپ کا جوابی خط یہاں سے جا چکا تھا، اس لیے جواب نہیں دیا جا سکا۔

بیماری کا حال معلوم ہوا، بیماری کے دوران فرض نمازیں چھوٹنے کی اطلاع سے قلق ہوا۔

شریعت نے بیماری میں بھی نماز کو چھوڑنے کی اجازت نہیں دی، جس طرح بھی پڑھ سکتے ہوں، پڑھنے کا حکم دیا۔ آیندہ ایسی کوتاہی نہ ہو۔ چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کر لیں۔ جو اذکار وتلاوت چھوٹے ہیں، اس کی قضا نہیں۔ قضائے عمری کے لیے سننِ

مؤکدہ نہ چھوڑی جائیں،﴿۱﴾ سننِ مؤکدہ تو پڑھنے کا اہتمام کریں، البتہ سننِ غیر مؤکدہ اورنوافل کی جگہ پر قضا پڑھ سکتے ہیں۔

بدنظری سے اپنے آپ کو بچانا نہایت ضروری ہے، یہ مرض بڑا خبیث اور خطرناک ہے۔ ساری عبادتوں کی روح کو ختم کر دیتا ہے۔ ارادہ اور ہمت سے کام لے کر اپنے آپ کو بدنظری سے بچایا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی اللہ کی مدد چاہنے کے لیے دعاؤں کا بھی اہتمام کریں۔

نماز کے دوران یہ تصور رکھیں کہ مَیں اللہ کی نگاہوں میں ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ اس کی برکت سے ان شاء اللہ آہستہ آہستہ نماز میں جی لگنا شروع ہوگا۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

---

(۱) 'فتاویٰ حقانیہ' میں ہے: 'اگرچہ قضا نمازوں کی ادائیگی میں مشغول ہونا نفلی عبادت میں مصروفیت سے بہتر ہے، مگر یہ عام نوافل کے بارے میں مروی ہے، جہاں تک مخصوص نوافل یا سننِ مؤکدہ کا تعلق ہے، تو وہاں قضا نمازوں کی وجہ سے سنن کو ترک نہیں کیا جائے گا'۔ (3/302) نیز 'احسن الفتاویٰ' میں ہے کہ 'قضا نمازیں پڑھنے کے لیے سنتِ مؤکدہ اور تراویح نہ چھوڑیں، بلکہ حضراتِ فقہا نوافلِ ماثورہ مثل؛ چاشت، اوابین اور صلاۃ التسبیح وغیرہ کو بھی قضا پر مقدم فرماتے ہیں، مگر یہ اس صورت میں معلوم ہوتا ہے کہ اسبابِ ظاہرہ کے پیشِ نظر موت سے قبل نمازوں سے سبک دوشی کی توقع ہو، اگر قضا نمازیں بہت زیادہ ہیں اور عمر کم نظر آرہی ہے، تو اصولاً نوافل پر قضا کو ترجیح دینا لازم ہے'۔ (4/19) لیکن 'فتاویٰ دارالعلوم دیوبند' میں ہے کہ 'اگر کوئی شخص اب سنن ونوافل کا پابند ہے، لیکن اس کے ذمے قضا نمازیں باقی ہیں، تو وہ جو کچھ کرتا ہے وہ بھی کرتا رہے اور فارغ وقت میں فوت شدہ نمازوں کی قضا کرے، مثلاً روزانہ چند نمازوں کی قضا کا اہتمام کرے۔ اور اگر وقت نہ ہو تو پھر سنن اور تہجد سے مقدم فوت شدہ نمازوں کی قضا کرنا ہے، اس وقت کو بھی اس میں صَرف کرے لیکن وتر کو ترک نہ کرے۔ عشاء کے ساتھ وتر کی قضا بھی لازم ہے۔ قضائے عمری عصر اور فجر کے بعد پڑھنا بھی جائز ہے اور حدیث میں نہی نوافل پر محمول ہے'۔ (4/338-339) ندیم

《۱۹۲》

اس فیصلے میں فقہی اعتبار سے مجھے اشکال ہے

باسمہ تعالیٰ

مخدوم محترم و معظم حضرت مولانا یعقوب صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں بہ خیر ہوں، آپ کی خیر و عافیت کے لیے دل سے دعا گو ہوں۔ آپ کا -مؤرخہ یکم ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۱/ مارچ کا- گرامی نامہ ملا۔ عبداللہ کے جس مقدمے کے سلسلے میں آپ نے لکھا ہے، اس معاملے میں سورت سے اسماعیل مُکھیا اور ان کے ساتھ دو آدمی ایک روز میرے پاس آئے، انھوں نے بہ طور مشورہ پوچھا کہ لڑکی کے اس معاملے میں ہمیں تردّد ہے، آپ کا کیا مشورہ ہے؟ مَیں لڑکی سے تو واقف نہ تھا، البتہ جب انھوں بتلایا کہ یہ لڑکی عبداللہ کے نکاح میں تھی، جس کا نکاح وہاں فسخ کیا گیا، تو چوں کہ عبداللہ سے مَیں ذاتی طور پر واقف تھا؛ عبداللہ جامعہ ڈابھیل میں کئی سال رہا ہے، اس نے حفظ یہاں کیا، اردو فارسی بھی یہیں پڑھی، پھر ترکیسر گیا اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھ کر پڑھائی کا سلسلہ ختم کر دیا۔ اس کے بعد بھی اس کا رابطہ مجھ سے رہا۔ ملاقات کے لیے آتا جاتا رہا۔ اس کے حالات کا مجھے علم تھا۔ ویزا بننے میں تاخیر ہو رہی تھی، یہ بھی مجھے معلوم تھا، اور یہ بھی کہ اگر ویزا نہ ملا تو وہ اپنی بیوی کو انڈیا بلا کر اپنے گھر رکھنے پر مُصر ہے، لیکن لڑکی والے اس پر آمادہ نہیں ہیں۔ اب جب کہ

میرے سامنے مندرجۂ بالا بات آئی کہ اس کا نکاح فسخ ہوا ہے، تو مَیں نے بھی ان حضرات سے کہا کہ آپ کا تردّد درست ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اپنا رشتہ وہاں نہ کریں۔

اس کے چند روز کے بعد وہ آپ کا فیکس لے کر آئے۔ پھر۔۔۔سے جناب موسیٰ بھائی کو لے کر بھی آئے۔ موسیٰ بھائی نے بھی اس بات کی تصدیق فرمائی کہ لڑکا لڑکی کو اپنے پاس رکھنے پر تیار بلکہ مُصر تھا، چناں چہ مَیں نے بھی اس سلسلے میں لڑکی اور اس کے گھر والوں سے گفتگو کی تھی کہ لڑکی بھیج دو، خدانہ خواستہ کوئی خلافِ مزاج بات پیش آئی تو مَیں اس کی ذمّے داری لیتا ہوں۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہوا اور اس فسخِ نکاح کی پوری کاروائی سے بھی ان کو بے خبر رکھا گیا تھا۔ وہ کہنے لگے کہ مجھ سے اگر اس سلسلے میں رابطہ قایم کیا ہوتا، تو مَیں لڑکے کی فہمائش کر کے طلاق دینے پر آمادہ کر دیتا۔ بہ ہر حال! اس تفصیل سے آپ کے سامنے یہ حقیقت صاف ہوگئی ہوگی کہ لڑکی والوں نے معاملے کی مکمل تفصیلات سے آپ کو بھی واقف کیا نہیں ہے۔

اب فقہی اعتبار سے مجھے جو اشکال ہے، وہ عرض کرتا ہوں:

(۱) جب لڑکا اپنی بیوی کو اپنے پاس انڈیا میں رکھنے پر آمادہ تھا اور لڑکی والوں کو اس سے انکار تھا، اس میں یہ کہنا کہ شوہر حقوقِ زوجیت ادا کرنے سے انکار کرتا ہے، کہاں تک درست ہے؟

(۲) لڑکا وہاں آنے کے لیے بھی تیار تھا، لیکن ویزا نہ ملنے کی وجہ سے آ نہیں سکتا تھا، اس صورت کو عدم ادائیگیِ حقوق سے کس طرح تعبیر کیا جائے؟

آپ نے اسلامی قانونِ نکاح وطلاق والی جو تحریر بھیجی تھی، اس میں بھی ہم نے اس نکتے پر آپ سے اپنا اختلاف نوٹ کیا ہے!

(۳) آپ نے لڑکے کے نام جو تحریر بھیجی، اس وقت وہ یہاں نہیں تھا، وہ تحریر اس کو وہاں پہنچائی گئی، اس نے جو فون پر کہا کہ مَیں جواب بھیج رہا ہوں، تو اس کے جواب کا انتظار کیا جانا چاہیے تھا، چاہے اس کے نتیجے میں آپ کی مقرر فرمودہ تاریخ سے تجاوز ہو جائے۔ ہم اس نوع کے مقدمات میں ایسا ہی کرتے ہیں۔

یہ شخص مفقود نہیں ہے، غائب ہے۔ قضاء علی الغائب کے سلسلے میں احناف کا مسلک واضح ہے(۱)۔ اس نوع کے مسائل میں ہماری سعی یہ ہوتی ہے کہ مختلف با رسوخ شخصیات کو بیچ میں ڈال کر خود اس کے پاس طلاق دلوائی جائے یا خلع سے معاملہ نمٹا یا جائے۔ آپ نے جس عجلت سے فسخ کا فیصلہ کیا، ہم تو اس کی جرأت نہیں کر سکتے۔

مندرجۂ بالا نکات کے پیشِ نظر کونسل کے فیصلۂ فسخ سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔

دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۵/ ذو القعدۃ الحرام ۱۴۲۶ھ، ۴/ اپریل ۱۹۹۶ء

---

(۱) 'امداد الفتاویٰ' (3/424، مکتبۃ دار العلوم کراچی) اور 'فتاویٰ مظاہر علوم المعروف بہ فتاویٰ خلیلیہ' (ص:202، مکتبۃ الشیخ، کراچی) ملاحظہ فرمائیں۔ ندیم

﴿۱۹۳﴾

تلاوت کا مقررہ معمول ترتیب کے ساتھ پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

مربی و مشفقی حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد التسلیم المسنون! عرض ہے کہ بندۂ ناچیز۔۔۔خیریت سے ہے اور آپ کی خیریت کا خدا تعالیٰ سے طلب گار ہے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ بندۂ ناچیز اپنی روحانی بیماریوں کے بارے میں متحیّر ہے، کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ کے سامنے کیا بیان کروں، اس لیے آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ کچھ رہنمائی فرمائیں۔ نیز آپ نے جو اوراد دیے ہیں، الحمد للہ وہ پورے ہو رہے ہیں اور آپ کے علاوہ میرے بہت سے اعمال ہیں؛ جیسے اسمائے حسنیٰ ہر نماز کے بعد اور رات کے اعمال میں (۱) سورۂ سجدہ (۲) سورۂ یٰس (۳) سورۂ فتح (۴) سورۂ نوح (۵) سورۂ واقعہ (۶) سورۂ جمعہ (۷) سورۂ ملک (۸) سورۂ نوح (۹) سورۂ جن (۱۰) سورۂ مزمل۔ ہر نماز کے بعد سورۂ مزمل ایک مرتبہ۔ دن رات میں ہو کر سورۂ مزمل سات مرتبہ اور ہر جمعرات کا ایک روزہ اور اس کے علاوہ بہت سے اعمال ہیں۔ آپ خصوصاً روحانی بیماریوں میں اپنے روحانی مشوروں کے ذریعے مستفید فرمائیں اور دعا کریں، ان تمام اعمال پر اللہ تعالیٰ استقامت دے۔ والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی کا حال معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے فوائد وثمرات سے مالا مال فرمائے۔ آپ اپنے طور پر جن سورتوں کے پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ تلاوت کا روزانہ مقررہ معمول ترتیب کے ساتھ پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو، اس کا خیال رکھیں۔ اور روحانی امراض کے سلسلے میں آپ کچھ لکھیں گے تو مناسب مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ نگاہوں اور زبان کی حفاظت کا اہتمام کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے نوازے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۹۴﴾

خوفِ خدا کی حقیقت

ڈاک:

بخدمت اقدس حضرت مفتی صاحب دام فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعدہٗ معروض ہے کہ بندہ محمد رمضان اپنی اصلاح کروانا چاہتا ہے۔ ابھی میری عمر ستائیس برس کی ہے۔ پڑھائی کے زمانے سے لے کر آج تک گناہ کرنے کی جو عادت پڑی ہوئی تھی، ابھی تک وہی عادت باقی ہے، حالاں کہ بندہ شادی شدہ ہے اور ماشاءاللہ دو بچوں کا باپ بھی بن چکا ہے، پھر بھی کبائر میں مبتلا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی امرد لڑکے پر یا لڑکی پر نظر رہتی ہے، جس کے نتیجے میں بڑے گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں۔ گناہ ہوجانے کے بعد افسوس ہوتا ہے، لیکن پھر بھی گناہ ہو ہی جاتا ہے اور کسی دوسرے آدمی کو اس گناہ میں پھنسا ہوا دیکھتا ہوں تو اس کو بہت ڈانٹ ڈپٹ اور برا بھلا کہتا ہوں، اس کے باوجود میری بھی وہی حالت باقی رہتی ہے۔ اس لیے حضرت والا سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کا کوئی حل بتایئے۔

دیگر بات ناچیز فی الحال تعلیم دے رہا ہے۔ فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

مکرمی زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ گناہ کے احساس اور اس پر ندامت کا تقاضا تو یہ تھا کہ دوبارہ اس کا صدور نہ ہو، لیکن ایسا نہیں ہوتا تو پھر یہ احساس کیا معنی رکھتا ہے؟ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

الۡمَاۡوٰی○﴾(۱) اس میں خوف پر نفس کو خواہشات سے روکنے کا بھی تذکرہ ہے۔

معلوم ہوا؛ اگر خوف ہے، لیکن نفس خواہشات سے باز نہیں آتا، تو وہ بے سود ہے۔ اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچانے کا اہتمام کیجیے، یہی سارے گناہ کی جڑ ہے۔ اگر اس پر قابو پا لیا گیا تو بعد کے گناہوں سے ضرور حفاظت ہوگی۔ اور نکاح کے ذریعے سے جب اپنی ضرورت وخواہش حلال طریقے سے پورا کرنے کا موقع ملا ہے، پھر حرام میں ابتلا کیا معنی رکھتا ہے؟ جب تک ارادہ اور ہمت سے کام نہیں لیں گے، وہاں تک بچنا ممکن نہیں۔ پھر جو گناہ ہم سے سرزد ہو رہا ہے، اس پر دوسروں کو سختی سے ڈانٹنا کیا معنی رکھتا ہے؟

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے حفاظت فرمائے اور اپنی مرضیات پر چلائے۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

---

(۱) سورۃ النازعات، آیۃ:40، 41۔ وہ جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے کا خوف رکھتا تھا اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکتا تھا، تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ ندیم

﴿۱۹۵﴾

معمولات چھوٹنے سے ہر نوع کی پریشانیاں آگھیرتی ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مدرسے کی مشغولیات میں معمولات میں تساہل اور عدم مداومت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے، جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ اپنے معمولات کی ادائیگی کو ہر حال میں لازم سمجھو! اس میں جہاں کوتاہی ہوگی، ایسی صورتیں پیش آئیں گی۔ معمولات کے چھوڑنے کے نتیجے میں تو آدمی بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔ الحاصل! ہر نوع کی پریشانیاں آگھیرتی ہیں، اس لیے اپنے معمولات کی ادائیگی کا ایک نظام بنا لیجیے اور مضبوطی سے اس پر قایم رہیے۔ یہی ایک علاج ہے۔

قرآن پاک کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ رمضان المبارک میں آٹھ دس روز میں تراویح میں سنانا ممکن ہو تو سنا کر بعد میں دیگر اسفار کیے جائیں۔ رمضان المبارک میں اگر پورا مہینہ ممکن نہ ہو تو دس روز بھی گزارے جائیں، اس کے علاوہ بھی ہر مہینے دو مہینے میں چوبیس گھنٹے ہی سہی، گزارنا مفید ہے۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ مہینے دو مہینے کے بعد آتے تو ہیں میرے پاس وقت گزارنے کے ارادے اور حساب سے، لیکن پھر

یہاں آکر دوستوں کی ملاقات اور دوسرے مشاغل میں پڑ جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں دیوبند یا سہارنپور حضرت مفتی صاحبؒ یا حضرت شیخؒ کی خدمت میں حاضری دیتا تھا، تو اپنی ضرورت کی چیز خریدنے کے لیے بازار تک جانا گوارا نہیں تھا، دوسروں سے منگوا لیتا تھا۔ بلکہ بعض مرتبہ دیوبند کے اسفار اس طرح ہوئے کہ چھتہ مسجد میں داخل ہوا اور واپسی کے روز نکلا۔ بہ ہر حال! آداب کا اہتمام کیا جائے تو فایدہ ضرور ہوتا ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۹۶﴾

الارم سنیں اور آنکھ کھلے تو پھر ہمت سے کام لے کر اٹھ جائیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عافیت وسہولت کے ساتھ ملاقات کی صورت پیدا فرمائے۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ تہجد کے لیے الارم بجنے پر آنکھ کھلنا اور پھر الارم بند کر کے سو جانا، یہ دراصل اللہ کی طرف سے آنکھ کھلوا کر جو موقع دیا گیا تھا، اس کی ناقدری ہے؛ جس کی نحوست محرومی کی صورت میں ظاہر ہونا قدرتی بات ہے۔ جب الارم سنیں اور آنکھ کھلے، تو فوراً کاہلی ترک کر کے

ہمت سے کام لے کر اٹھ جائیں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ فضل و کرم کا معاملہ فرمائے۔ اعمالِ خیر کی توفیق دے اور اس پر مطلوبہ ثمرات مرتب فرمائے۔ اہلیہ کی صحت و شفا کے لیے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۹۷﴾

اللہ کی راہ میں یہ مجاہدہ بھی مطلوب اور پسندیدہ ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ مژدۂ خیر و عافیت نیز معمولات کی تفصیلات اور ان پر پابندی کا حال معلوم ہو کر بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا و محبت عطا فرمائے اور صالحین و صادقین کے زمرے میں شامل فرمائے۔

خواب میں احقر کو دیکھنا، یہ محبت کی علامت ہے، جو اس راہ میں آپ کے لیے ضروری اور مفید ہے۔

(۱) نماز اور وظائف کی ادائیگی میں اللہ کی رضا ہی مطلوب ہونی چاہیے، اس دوران حضورِ قلب نہ رہنے کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، یہ کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ان اعمال کی توفیق عطا فرما کر اس میں مشغول کیا اور اپنے قرب کی راہیں آپ کے لیے ہم وار کر دیں، اس کا شکریہ ادا کرتے رہیں، ان شاء اللہ حضورِ قلب کی کیفیت بھی دھیرے دھیرے حاصل ہو جائے گی۔ نیز غیر اختیاری طور پر قلب کسی دوسری طرف متوجہ ہو گیا تو خیال آنے پر دوبارہ استحضار کی کیفیت پیدا کرنے کا اہتمام کریں۔ اللہ کی راہ میں یہ مجاہدہ بھی مطلوب اور پسندیدہ ہے۔

(۲) سفر میں جس طرح بھی ذکرِ جہری اور دیگر معمولات کا موقع ملے، اس کے مطابق ادا کر لیں، مگر چھوڑیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اخلاص و استقامت سے نوازے۔

آپ کے دونوں بچّوں کو صحت و عافیت، علم و عمل، صلاح و تقوے سے مالا مال فرما کر آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ خط کے ہم راہ تعویذ بھیج رہا ہوں، موم جامہ کر کے بڑے لڑکے کے گلے میں پہنا دیں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۱۹۸﴾

مسجد کے قریب رہتے ہوئے نماز کے لیے مسجد میں نہ آنا

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ و عافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی خیریت سے مسرت ہوئی۔ آپ بندے کے لیے دعاؤں کا اہتمام فرماتے ہیں، اس پر ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنے فضلِ خاص سے نوازے۔

(۱) آپ طلبہ کی جماعت لے کر چل رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس راہ کی برکات سے آپ کو اور طلبہ کو خوب خوب نوازے۔

(۲) معمولات کی پابندی باعثِ مسرت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے برکات عطا فرمائے۔ دورانِ ذکر نیند آجائے تو بعد میں دوسرے وقت ذکر پورا کرلیا کریں۔

(۳) دل میں اس طرح کے خیالات کا آنا مضر نہیں، ان کو زیادہ دیر رہنے نہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ برے اثرات سے آپ کی حفاظت فرمائے۔

(۴) مسجد کے قریب رہتے ہوئے یعنی نماز کے لیے مسجد میں نہ آنا اور کمرے میں نماز پڑھنا، واقعۃً باعثِ تشویش ہے، اگر ان کی یہ روش طلبہ کے دلوں سے جماعت کی اہمیت کو گھٹانے کا ذریعہ بنتی ہے تو حفاظتی اقدام ضروری ہے، ویسے بھی بلا عذر ترکِ جماعت قابلِ عفو نہیں۔

(۵) فرزند اسعد کے مقدمے کی سماعت شروع ہو چکی ہے، دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔ حضرت مولانا سلیم صاحب زید مجدہم کی خدمت میں بھی سلام عرض کر کے دعا کی درخواست کریں۔

(۶) دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو مع اہل وعیال رہنے کے لیے کشادہ اور ہر اعتبار سے مناسب مکان اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ آپ کو اور اہل و عیال کو صحت و

قوت وعافیت اورسلامتی سے نوازے۔اولادکوآپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔فقط

والسلام

املاہ:احمد خانپوری

﴿۱۹۹﴾

خود پسندی کی کوئی کیفیت جب دل میں پیدا ہو۔۔۔

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔مژدۂ خیر وعافیت اور معمولات کی پابندی کا حال معلوم ہوکر دلی مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح کے ساتھ اپنی رضا اور محبت سے مالا مال فرمائے۔خود پسندی کی کوئی کیفیت جب دل میں پیدا ہو،اس وقت اپنے عیوب و ذنوب-جن کا علم دوسروں کو نہیں-[کا] استحضار کرلیا کریں۔ ذکر واذکار کے وقت اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کو دل میں پانا اور دوستوں کی ملاقات کے وقت اپنے آپ کو اس سے خالی محسوس کرنا،فطری امر ہے۔حضرت حنظلہ ابن ربیع رضی اللہ عنہ

[نے] اسی کی شکایت ﴿۱﴾ 'نافق حنظلة' کے الفاظ سے حضور ﷺ کو کی تھی، جس کے جواب میں 'سَاعَةً وَسَاعَةً' فرمایا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے دادا و دادی کو صحتِ کاملہ سے نوازے۔ احباب کی خدمت میں سلام۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۰۰﴾

ایسا حافظ وعید کا مصداق نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات و برکات سے نوازے۔ جو حافظِ قرآن تلاوت کا پابند ہے، یومیہ

---

(۱) عَنْ حَنْظَلَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، نَافَقَ حَنْظَلَةُ، فَقَالَ: مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ، فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ: سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ۔ (مسلم: 2750) ندیم

تین پاروں کی تلاوت کرتا ہے، لیکن قرآن کریم اچھی طرح یاد نہیں ہے اور وہ قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھتا ہے، تو ایسا حافظِ قرآن حفظ کر کے بھول جانے والے کی وعید کا مصداق نہیں۔

والدین کی خدمت میں سلام۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۰۱﴾

لڑکوں کی بدنظری لڑکیوں کی بدنظری سے بھی خطرناک

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ چاہے جی لگا کر نہ ہو، مگر پورا کر رہے ہیں، یہی کیا کم ہے؟ دھیرے دھیرے جی بھی لگ جائے گا۔ دل کا کینہ اور بغض سے پاک ہونا، اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ لڑکوں کی بدنظری لڑکیوں کی بدنظری سے بھی خطرناک ہے، اس میں نحوست زیادہ ہے۔ بہ ہر حال! اس سے بھی بچنے کا اہتمام کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح سے نواز کر اپنی رضا ومحبت عطا

فرمائے۔ اتباعِ سنت کی دولت سے نوازے۔ امورِ شرعیہ کو امورِ طبعیہ بنادے۔ فقط

والسلام

اَملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۰۲﴾

علمی ترقی کو ایسا مقصود بنانا، جس سے رضا جوئی پر زد پڑتی ہو، مطلوب نہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ احوال معلوم ہوکر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اخلاص واستقامت اور اپنی رضا ومحبت عطا فرما کر مزید ترقیات سے مالا مال فرمائے۔ اصل تو یہ ہے کہ آدمی دین اور علمِ دین کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے کرے۔ اس کے ضمن میں علمی ترقی بھی حاصل ہوجائے تو نورٌ علیٰ نور۔ لیکن علمی ترقی کو ایسا مقصود بنانا، جس سے رضا جوئی پر زد پڑتی ہو، مطلوب نہیں۔

آدمی 'بخاری شریف' پڑھائے اور اس کا مقصد محض نام وَری اور اپنے علمی مقام کا اظہار ہو، تو یہ اس کے لیے وبال ہے۔ نیز بخاری شریف (یا بڑی کتابیں)

پڑھانے میں اس کے امکانات بھی زیادہ ہیں، گویا وہ آدمی ہر وقت خطرے میں ہے۔ اور اگر ابتدائی کتاب پڑھاتا ہو اور مقصد علمِ دین کی خدمت اور رضا جوئی ہو، تو یہ اس کے لیے کامیابی کی ضمانت ہے۔

بہ ہر حال! اللہ تعالیٰ آپ سے دینی اور علمی خدمات خوب خوب لیں، اور آپ کا علمی فیض عام و تام ہو، اس کی شکلیں پیدا فرمائے۔

تسلیم و رضا بہت بڑا مقام ہے۔

دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

﴿۲۰۳﴾

کچھ کیے بغیر کوئی ثمرہ حاصل کرنا ناممکن اور محال ہے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

بہ خدمت اقدس پیر طریقت و مرشدی حضرت مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! خدمتِ اقدس میں احقر اپنی غفلت اور عدم توجہی کی شکایت کرنا چاہتا ہے اور اپنی کچھ ذاتی پریشانیاں بیان کر کے ان کا حل چاہتا ہے۔

احقر چند دنوں سے بہت بے چین ہے اور دل میں گھبراہٹ رہتی ہے، اور یہ گھبراہٹ پورے دن نہیں رہتی، بلکہ غروبِ آفتاب سے شروع ہوتی ہے اور رات بھر رہتی ہے۔ دن میں اس کا احساس نہیں ہوتا اور رات میں نیند تو آجاتی ہے، مگر دل گھبرایا ہوا رہتا ہے۔ تھوڑی سی آہٹ سے پھڑک کر آنکھ کھل جاتی ہے اور کافی دیر تک نیند نہیں آتی اور اسی قسم کی دِلی گھبراہٹ دو سال قبل بھی ہوئی تھی اور اس وقت بھی احقر کافی پریشان تھا؛ کئی دنوں تک رات میں نیند نہیں آئی، پھر ایک عامل صاحب- جو ترکیسر میں مقیم تھے-ان سے ملاقات کی، انھوں نے کچھ تعویذات وغیرہ دیے تو بہ فضلِ الٰہی گھبراہٹ ختم ہوگئی تھی اور اس وقت گھبراہٹ کی وجہ یہ تھی کہ احقر نے ایک پانی میں غرق شدہ آدمی کی نعش کو دیکھا تھا، اس وجہ سے گھبراہٹ اور بے چینی شروع ہوئی تھی۔ اور اس وقت جو گھبراہٹ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ احقر ابھی چند روز قبل اکل کوا مدرسہ دیکھنے گیا تھا، وہاں ایک نعش کو دیکھا، جس کی وجہ سے یہ گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے اور غروبِ آفتاب کے بعد دل بہت گھبرایا ہوا رہتا ہے۔ اگر اس قسم کا ساتھیوں وغیرہ میں تذکرہ ہوا تو رات بھر نیند نہیں آتی اور کروٹ بدلتے رات گزرتی ہے۔ آنکھ بند ہوتی ہے تو فوراً اچانک کھل جاتی ہے اور دل دھڑکنے لگتا ہے اور ڈر بہت محسوس ہوتا ہے اور شروع سے احقر اس دِلی کمزوری میں مبتلا ہے اور بالکل سکون محسوس نہیں ہوتا۔ اس پریشانی کا حل مطلوب ہے۔ علاوہ ازیں یہ کہ احقر حضرت سے الحمد للہ منسلک ہے، لیکن اوراد و وظائف پر بالکل عمل نہیں کرتا اور معمولی بہانے سے فرض نماز بھی قضا کر دیتا ہے۔

ان کی اصلاح مطلوب ہے، اور دعاؤں کی درخواست ہے۔

ازاحقر۔۔۔

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ معمولات پر بالکل عمل نہ ہونے اور نماز تک قضا کر دینے کا حال معلوم ہوکر دلی رنج وقلق ہوا۔ عزیزم! کچھ کیے بغیر کوئی ثمرہ حاصل کرنا ناممکن اور محال ہے۔ نمازوں کا اہتمام تو ایک ادنیٰ مومن کو بھی ضروری ہے، چہ جائے کہ عالمِ دین۔ آئندہ تمام نمازیں جماعت کی مکمل پابندی کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں۔ جماعت کھڑی ہونے سے پندرہ منٹ پہلے آکر صفِ اول میں بیٹھ جائیں۔ سنتوں سے فارغ ہوکر جماعت کھڑی ہونے تک جو وقت ہے، اس میں معمولات پورے کرنے کا اہتمام کریں۔ اپنی زندگی کا ایک نظام الاوقات بنا کر اس کی پابندی جب تک نہ ہوگی، کسی قسم کی کامیابی حاصل ہونا مشکل ہے۔

آپ کی بے چینی اور گھبراہٹ کا [حال] معلوم ہوکر رنج ہوا۔ یہ سب قلب کی کمزوری کی علامت ہے اور گناہوں کی وجہ سے قلب میں کمزوری آتی ہے۔ اپنے آپ کو ہر چھوٹے بڑے گناہوں سے بچانے کا اہتمام کریں۔ ساتھ ہی نمازِ فجر اور

نمازِ مغرب کے بعد سلام پھیر کر قعدے والی ہیئت پر بیٹھے ہوئے دس مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھنے کا معمول بنالیں، ان شاء اللہ گھبراہٹ اور بے چینی سے نجات ملے گی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کا اور مغفرت اور رحم کا معاملہ فرمائے۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۰۴﴾

یہ خود توبہ کی قبولیت کی علامت ہے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

مخدومی ومطاعی حضرت اقدس مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ما ھو المسنون!

بندہ دار العلوم ستپون میں دورۂ حدیث پڑھتا ہے اور حضرت والا سے بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ بتائے ہوئے معمولات بہ فضلہٖ تعالیٰ پابندی سے پورے ہو رہے ہیں، اگر کسی دن چھوٹ جائے، تو قضا کر لی جاتی ہے۔

بے شک! بندہ بہت سے گناہوں کا شکار ہے اور برائیوں کا بھی۔ من جملہ [ان] برائیوں میں سے ایک یہ کہ کثرت سے زنا کا صدور رہا ہے اور اس سے بھی زیادہ

سنگین و بدترین گناہوں کا صدور ہوا ہے، اور ایسے گناہ شاید کسی سے نہ ہوئے ہوں! لیکن یہ تمام برائیاں قبل از بیعت ہوئی ہیں اور بندے نے توجہِ کامل کے ساتھ توبہ بھی کرلی ہے، لیکن اس کے باوجود بھی دل منشرح نہیں ہورہا ہے اور ہر صبح وشام، جب بھی سابق و ماضی کی یہ برائیاں یاد آتی ہیں تو رونے کو جی چاہتا ہے اور زندگی نہایت تنگ ہو جاتی ہے۔ پھر نہ گھر جانے کو جی چاہتا ہے اور نہ مدرسے میں رہنے کو اور نہ لوگوں سے گفتگو کرنے کا جی چاہتا ہے، حالاں کہ بعد از بیعت انسان کی زندگی متغیر ہو جاتی ہے، تو کیا حضرت والا! اللہ تعالیٰ مجھ سے اتنا خفا [و] ناراض اور غضب ناک ہے؟ باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ کو توبہ بہت پسند ہے۔

حضرت والا کی توجہات کا بے حد محتاج ہوں اور شدید ضرورت مند ہوں اور توبہ کی قبولیت کے اسباب وعوامل کیا ہیں؟ کہ اس سے معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرلی اور راضی ہو گیا؟

مَیں فی الحال حضرت والا کی نصائحِ عالیہ اور ضروری ہدایات کا محتاج ہوں اور اصلاح واخلاص اور حفظ وفہم کے لیے دعاؤں کا محتاج ہوں۔ فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت اور معمولات کی پابندی کا حال معلوم ہو کر بے حد

مسرت ہوئی۔ اپنے سابقہ گناہوں سے جب آپ صدق دل سے توبہ کر چکے ہیں تو اب دل کا منشرح نہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟

بندے کے توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ وعنایت اور قبولیتِ توبہ کا جو معاملہ ہوتا ہے، ان احادیث کو بار بار پڑھتے رہیں، ان شاء اللہ قلب کو سکون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کی توفیق دیا جانا خود اس کے راضی اور خوش ہونے کی علامت ہے، پھر اس کی ناراضگی اور خفگی کا تصور درست نہیں۔ جن گناہوں سے توبہ کر چکے، ان سے بچنے کا اہتمام؛ یہ خود توبہ کی قبولیت کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رضا ومحبت عطا فرما کر صادقین کے زمرے میں داخل فرمائے۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

﴿۲۰۵﴾

اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعا کریں

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

بہ خدمت اقدس مربی ومرشدی حضرت مفتی صاحب

بعد سلام مسنون!

مَیں ایک گنہ گار بندہ ہوں اور گناہ بھی بہت سنگین کیے ہیں۔ ایک مرتبہ نہیں، کئی مرتبہ کیے ہیں۔ قومِ لوط کا عمل مَیں نے کئی مرتبہ کروایا ہے۔ حضرت! گناہ سے پہلے، گناہ کے بعد بہت افسوس ہوتا ہے کہ مَیں نے گناہ کیا۔ حضرت! لیکن یہ گناہ عادت جیسا ہو گیا۔ جب بھی گناہ کرتا ہوں [اس کے بعد] دل میں نیت کرتا ہوں، اب کبھی نہیں کروں گا، پھر پندرہ بیس دن کے بعد اس فعلِ بد کا داعیہ پیدا ہوتا ہے، پھر اس بُرے کام کو کرواتا ہوں۔ آپ میرے اس فعلِ بد کا حل فرمائیں۔

حضرت! میرے اندر بدنظری کا بھی مرض ہے اور دل کے اندر بُرے خیالات آتے ہیں؛ نعوذ باللہ فلاں لڑکی سے زنا کروں! فلاں عورت سے زنا کروں! فی الحال شادی کی طاقت نہیں رکھتا، نہ میرے پاس مال ہے نہ مکان۔ والدہ طلاق شدہ ہے۔ مَیں اپنے ماموں کے گھر رہتا ہوں۔ نہ میرا کوئی حقیقی بھائی ہے، نہ حقیقی بہن۔

آپ میرے لیے ان امراضِ بد کا حل فرمائیں، میرے لیے خصوصی دعا کریں۔ فقط والسلام

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ جس معصیت میں مبتلا ہیں، اس کا حال معلوم ہو کر قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس دلدل سے نکالے اور اس

معصیت سے بچنے کے لیے پختہ ارادے اور قوی ہمت کی ضرورت ہے، وہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے رورو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فعلِ بد سے بچنے کی ہمت اور قوت عطا فرمائے۔ اس سلسلے میں کسی صالح، دین دار حکیم سے بھی مشورہ کرلیں۔ بدنظری سے بھی اپنے آپ کو بچانا انتہائی ضروری ہے، اسی کے نتیجے میں دل میں شہوانی جذبات ابھرتے ہیں اور برے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ نظروں کی حفاظت کے لیے بھی ارادہ اور ہمت ہی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر چھوٹی بڑی معصیت سے حفاظت فرما کر آپ کی تمام ضروریات کی کفالت فرمائے۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۰۶﴾

سُستی کا علاج

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔

(۱) مدرسوں میں تو صبح کو اٹھانے کے لیے آدمی مقرر ہوتے ہیں، آنکھ جلدی از خود نہ کھلے تو بھی نماز فوت ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۲) دل میں بُرائی کے وساوس تو آتے ہی رہتے ہیں اور گناہوں کے کام کے تقاضے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں، اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، بس ان تقاضوں پر عمل نہ کریں۔

(۳) نظام الاوقات بنانے سے معمولات کی ادائیگی میں سہولت رہتی ہے اور وقت بھی ضایع ہونے سے بچ جاتا ہے۔

سُستی کی وجہ سے معمولات کا چھوٹنا بہت بُرا ہے۔ سُستی کا علاج یہی ہے کہ نفس اور طبیعت کا مقابلہ کر کے وہ کام کرلیا جائے، جو سستی کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

(۴) قضاے عمری کی ترتیب تو کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔ سنتِ مؤکدہ کو چھوڑا نہیں جاتا، ہاں! غیر مؤکدہ کی جگہ پر قضا کی نیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ سنتوں کا اہتمام نصیب فرمائے۔ [۱]

(۵) اپنے اوقات کو پورے طور پر وصول کریں، گناہوں سے مکمل طور پر اپنے آپ کو بچائیں۔ مجلس بازی سے بھی دور رہیں۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

---

(۱) زندگی میں جو فرض یا واجب (وتر) نمازیں ادا کرنے سے رہ گئی ہوں، اگر ان کا شمار معلوم ہو تو اس کے موافق، اور صحیح تعداد یاد نہ ہو تو اندازے سے ان کا شمار متعین کرلے، اور پھر ان کو ایک دفع یا آہستہ آہستہ ادا کرتا رہے۔ زمانۂ بلوغ کے اندر چھوٹی ہوئی نمازوں کا پورا کرنا فرض ہے۔ ہر نماز کو قضا کرتے وقت مثلاً اگر فجر کی نماز پڑھتا ہے، تو اس طرح نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمّے ہیں، ان میں سے پہلی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح روز فجر کی قضا کرتے وقت یہی نیت کرے، یہاں تک کہ سب نمازیں پوری ہوجائیں۔ جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں، تخمینہ کر کے ان کی قضا کرے، صرف توبہ کافی نہیں ہے۔ (دیکھیے کفایت المفتی:382-3/381، عمدۃ الفقہ :2/346، فتاویٰ محمودیہ:7/365 جدید، رسائلِ ابنِ یامین:2/88) ندیم

﴿۲۰۷﴾

مجاہدہ زیادہ ہوگا تو ثواب بھی زیادہ ملے گا

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دستی خط ملا۔ معمولات برابر پابندی سے ادا ہو رہے ہیں، اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے؟ جی کا لگنا ہمارے اختیار میں نہیں، لیکن جی نہ لگنے کے باوجود آپ اس کی ادائیگی کا اہتمام کریں گے، تو اس سے مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے مجاہدہ زیادہ ہوگا، اور اجرک علی قدر تعبک والے اصول کے پیشِ نظر ثواب بھی زیادہ ملے گا، اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل وکرم کے طور پر جی بھی لگنے کی صورتیں پیدا ہو جائیں گی۔

نماز میں ایسی سُستی نہیں ہونی چاہیے

نماز میں ایسی سستی نہیں ہونی چاہیے، جس کی وجہ سے اس کی ادائیگی میں کوتاہی ہو، مثلاً جماعت چھوٹ جاوے یا وقت سے بے وقت ہو جاوے، یا واجبات و سنن وغیرہ کی ادائیگی میں کوتاہی واقع ہو۔

وہ اپنی تمام قدرت ورحمت کے ساتھ موجود ہے

والد صاحب کے انتقال کی وجہ سے طبیعت کا متاثر ہونا فطری امر ہے، خصوصاً اب جب کہ آپ فارغ ہو رہے ہیں اور گھریلو اور معاشرتی ذمّے داریوں کا بوجھ بھی آپ کے کاندھوں پر آنے والا ہے۔ ایسے موقع پر والد صاحب کا نہ ہونا، زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ باقی یہ یاد رہے کہ والد صاحب کی موجودگی میں بھی سارے کام بنانے والی ذات اللہ ہی کی تھی اور اب بھی وہ اپنی تمام قدرت اور رحمت کے ساتھ موجود ہے، بھلا وہ آپ کو کیسے بے یار و مددگار چھوڑ سکتا ہے؟

دعوت نامہ ہرگز نہ چھپوائیں

دعوت نامہ ہرگز نہ چھپوائیں﴿۱﴾ بلکہ آپ کی طرف سے کسی کو دعوت بھی نہ دیں، ہاں! اگر گھر کے لوگوں میں سے کوئی ازخود شرکت کرنے آئے تو آپ کے لیے کوئی حرج نہیں۔

آپ کی صلاح وفلاح کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

(۱) سوال میں تھا ’’کہ امسال بندے کی فراغت ہے، تو اس نسبت سے بھی آپ سے مشورہ طلب کرتا ہوں کہ کیا کروں؟ دعوت نامہ چھپوائیں یا نہ چھپوائیں؟‘‘ اس کا جواب ہے۔ مفتی عبدالقیوم

﴿۲۰۸﴾

وقت نہ ہو تو ضروری نہیں کہ تعلیم مکمل کیے بغیر سند حاصل کرے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ تفصیلی حالات معلوم ہوئے۔ ہمارے اکابر کے یہاں ہمیشہ یہ طریقِ کار (جو آپ نے اختیار کیا)[۱]، ناپسندیدہ رہا۔ اگر آدمی کے پاس وقت نہ ہو تو ضروری نہیں کہ تعلیم مکمل کیے بغیر سند حاصل کرے، آپ کو اسی بنیاد پر ٹوکا تھا۔ آپ نے جو معذرت لکھی ہے، اس کی وجہ سے اس عمل کا جواز نہیں ثابت ہوتا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیاں دور فرما کر فضل وکرم کا معاملہ فرمائے۔ آپ کے صلاح وفلاح اور دارین کی کامیابیوں کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

(۱) سائل نے اکواڑہ مدرسہ بعض گھریلو حالات کی وجہ سے چھوڑ کر بڑودہ میں اس لیے داخلہ لیا تھا کہ ایک سال جلد فارغ ہو جائیں۔ مفتی عبدالقیوم

﴿۲۰۹﴾

انتظامیہ کے متعلق مدرسین کو ہدایات

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

مخدوم العلما والصلحا حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت الاستاذ مفتی عباس صاحب نے بندے سے فرمایا کہ 'فتاویٰ سنگرہ' کا دل پر بہت ہی تقاضا ہو رہا ہے، میرا ارادہ ہے کہ حضرت قاری اسماعیل صاحب سے بات کر کے آپ کے گھنٹے کم کرا دوں، آپ اس وقت میں فتاویٰ کا کام کریں۔ فی الحال بندہ دو پہر، کھانے کے بعد فتاویٰ صاف کرتا ہے۔ بندے نے مفتی عباس سے عرض کیا تھا کہ بندہ حضرت مفتی صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد جواب دے گا، لہٰذا آپ کا مشورہ مطلوب ہے۔

یہاں اہلِ انتظامیہ کی خوب غیبت ہوتی ہے۔ کہیں نہ کہیں اس کا تذکرہ چل ہی پڑتا ہے۔

آں حضرت سے خصوصی دعاؤں کی اور توجہ کی درخواست ہے۔

دل کو اس سے بہت ہی گھٹن محسوس ہوتی ہے اور کبھی کبھی خاص اس کے لیے صلوٰۃ التوبۃ بھی پڑھتا ہوں۔ سب اساتذہ بالکل نوجوان ہیں۔

آپ کی توجہ کی خاص ضرورت ہے۔ فقط

والسلام

۷؍رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دستی رقعہ ملا۔ ترتیبِ فتاویٰ کے سلسلے میں حضرت مفتی عباس صاحب زیدمجدہم جو کام آپ سے لینا چاہتے ہیں، اس کو ضرور انجام دیں۔ علمی فایدے کے ساتھ ساتھ استاذ کی خوش نودی کا ذریعہ بن کر آپ کی علمی ترقی کا باعث ہے۔

آج کل ہمارے مدارسِ عربیہ میں یہ وبا عام ہوتی جارہی ہے کہ حضرات مدرسین انتظامیہ پر تنقید وتبصرہ اور اس کی عیب جوئی اور خوردہ گیری میں ایسے مشغول ہوتے ہیں، گویا انھوں نے اسی کو اپنا مقصدِ زندگی بنا رکھا ہے۔ وہ انتظامیہ؛ جس نے ان کے لیے اپنے علوم کو طالبین تک پہنچانے کے لیے ایک پُرسکون اور زندگی کی ہر سہولتوں سے مہیا ماحول فراہم کیا اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے طالبینِ علومِ دینیہ کو اس لیے ان کے حوالے کیا کہ محنت کر کے علم وعمل کی صلاحیتوں سے ان کو آراستہ وپیراستہ کریں اور اپنے اوقات، نیز اپنی صلاحیتوں کو اسی محنت میں پورے طور پر لگائیں، اس کے بجائے یہ

حضرات اپنی مفوضہ ذمّے داریوں کو کما حقہ انجام نہ دیتے ہوئے، اپنے اوقات اور اپنی صلاحیتوں کو ایسی تخریبی سرگرمیوں میں استعمال کر کے ایک بہت بڑا بوجھ اپنے سر لے رہے ہیں! اسی کا نتیجہ ہے کہ آج کل ہمارے مدارس روزمرہ نت نئے فتنوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ جب تک یہ حضرات انتظامیہ کے ساتھ تعاون اور تطاوع کا معاملہ نہیں کریں گے، وہاں تک مدرسے کی ترقی ناممکن ہے۔

آپ ایسی گفتگو میں ہرگز حصہ نہ لیں، بلکہ جہاں یہ امکان ہو کہ اس مجلس میں بیٹھنے کے نتیجے میں ایسی نوبت آئے گی، وہاں شروع ہی سے نہ بیٹھیں اور یک سوئی کے ساتھ اپنے کاموں میں مصروف رہیں۔ ایسا کرنے سے اس قسم کی ذہنیت کے لوگ آپ کے درپئے آزار بھی ہو جائیں گے، مگر اس کی پرواہ نہ کریں۔ ہاں! ان سے بھی الجھنے کی ضرورت نہیں، نہ ان سے ان امور میں کوئی بحث ومباحثہ کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے کہ اس سے کوئی فایدہ متوقع نہیں۔

آپ صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر دعا کا جو اہتمام کر رہے ہیں، بہت مناسب ہے۔ انتظامیہ کے ساتھ اپنے مقدور بھر تعاون سے ذرا بھی دریغ نہ کریں۔

حضرت اقدس مولانا مسیح اللہ خاں صاحب نوراللہ مرقدہ نے اپنے رسالے 'اسٹرائک' میں اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ہمارے تمام اکابر اس کی ہمیشہ تاکید کرتے آئے [ہیں]۔ ہمارے حضرت مفتی صاحب نوراللہ مرقدہ کو بھی اس کی تاکید کرتے ہوئے پایا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلا کر نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

نوٹ: آداب المتعلم نامی کتابیں بہت مشہور ہیں، ان کو پڑھو۔

﴿۲۱۰﴾

ظلمت کے سبب معمولات چھوٹتے ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مدرسے کے قیام کے دوران تدریسی مشغولیت کے باوجود معمولات پابندی سے ادا ہوتے رہے، اب جب کہ تعطیلات میں گھر آ گئے ہیں، معمولات ادا نہیں ہو رہے ہیں؛ یہ سوچنے کی چیز ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

دراصل ضرورت اس کی ہے کہ اپنے آپ کو لغویات سے بچا کر اپنے ماحول کو باقی رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ گھر پہنچ کر عموماً پرانے ملنے والے کے ساتھ بیٹھ کر مجلس بازی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، جس کی ظلمت دل پر اپنا اثر کرتی ہے اور نتیجہ معمولات کے چھوٹنے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ طلبہ تو عموماً اس ابتلا کا شکار ہوتے ہی ہیں، لیکن آپ مدرس ہو کر بھی اس میں مبتلا ہوئے، اس پر تعجب ہے!

معمولات پر قابو پانے کا آسان طریقہ

اپنے اوقات کا باقاعدہ نظام بنائیے اور اس کے مطابق چلیے۔آسان صورت یہ ہے کہ صبح جلدی اٹھ کر اپنے معمولات میں مشغول ہو جائیں۔فجر کی نماز کے لیے جب مسجد جانا ہو؛ جب تک بقیہ معمولات پورے طور پر ادا نہ ہو جائیں، وہاں تک مسجد سے باہر نہ نکلیں۔شام کو بھی عصر یا مغرب کے بعد شام والے معمولات جب تک ادا نہ ہو جائیں، وہاں تک اپنی نماز والی جگہ نہ چھوڑیں۔چند روز ہمت سے کام لے کر اس پر عمل کریں گے،تو ان شاء اللہ سب قابو میں آجائے گا۔

آگے رمضان المبارک آرہا ہے، اس میں تو اپنا پورا وقت مسجد میں گزارنے کی کوشش کریں۔

دعا کرتا ہوں۔فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۱۱﴾

ارادوں اور نیتوں پر اللہ کی طرف سے سہولتیں پیدا کی جاتی ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مؤرخہ ۵/شوال کا تحریر فرمودہ محبت نامہ موصول ہوا۔آپ کے مع اہل وعیال خیر وعافیت [ہونے]، نیز ماہِ رمضان المبارک میں معمولات کی پابندی اور اس کے بہ خیر گزرنے کی اطلاع سے مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آیندہ بھی آپ کو مع اہل وعیال خیر وعافیت، صحت وقوت کے ساتھ رکھ کر اپنی مرضیات پر زیادہ سے زیادہ چلا کر نامرضیات سے آپ کی پوری پوری حفاظت فرمائے۔

(۱) تعطیلات میں ضرورت کے پیشِ نظر کام کرنے کی جو شکلیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائیں، اس پر مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ آیندہ بھی فضل وکرم کا معاملہ فرمائے۔

(۲) اعذار کی وجہ سے اعتکاف نہیں کر پائے، آیندہ کے لیے نیت مستحکم کر لیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کے اسباب پیدا ہوں۔ ہمارے ارادوں اور نیتوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سہولتیں پیدا کی جاتی ہیں۔

(۳) نسبت الی اللہ کے حصول کے لیے انسان کا عمل واقعۃً ناکافی اور ناقص ہے، البتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے لیے بہانہ بن سکتا ہے اور رحمتِ حق بہانہ می جوید، بہا نمی جوید۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے صادقین صالحین بندوں میں شامل فرمائے۔

(۴) تفویض وتسلیم کی کیفیت بڑی مبارک ہے، اللہ تعالیٰ اس کے برکات و انوار سے نوازے۔

(۵) تدریس کے لیے جو کتابیں آپ کو دی گئیں، اللہ تعالیٰ آپ کی بھرپور نصرت اور مدد فرما کر، اس کی تدریس کی توفیق عطا فرمائے، آپ کے درس سے طلبہ کو اطمینان وانشراح نصیب فرمائے، آپ کا فیض عام وتام فرمائے۔

پڑھانے سے پہلے اپنے اساتذہ نیز مصنفِ کتاب کے لیے دعا اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں۔ بعض اکابر سے تین [مرتبہ] درود شریف اور ﴿سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۝﴾[۱] سات مرتبہ اور ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ۝ الخ﴾[۲] سات مرتبہ، یا علیمُ سات مرتبہ اور آخر میں تین مرتبہ درود شریف کا عمل بھی منقول ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔

اہلیہ کی خدمت میں سلام عرض ہے، بچوں کو پیار اور دعائیں۔

مولانا مفتی ابراہیم صاحب، مولانا ہارون عباس صاحب کی خدمت میں سلام اور درخواستِ دعا۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

(۱) سورۃ البقرۃ، آیۃ:32۔ ندیم

(۲) سورۃ طٰہٰ، آیۃ:25۔ ندیم

﴿۲۱۲﴾

کوئی بھی عبادت اگر وجوب سے پہلے ادا کی جائے تو معتبر نہیں

باسمہ تعالیٰ

مکرمی زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ یہاں یہ مسئلہ ﴿۱﴾ موضوعِ بحث بنا ہوا ہے، اس سلسلے میں ایک جواب احقر نے بھی عام فہم انداز میں تیار کیا ہے، جو آپ پر بھیجا جا رہا ہے، خدا کرے باعثِ تسلی وتشفی ہو۔ یہ یاد رہے کہ کوئی بھی عبادت؛ چاہے بدنی ہو یا مالی سب، وجوب سے پہلے ادا کی جائے تو معتبر نہیں۔ آپ نے اپنے خط میں صدقۃ الفطر اور زکوٰۃ کی جو مثال لکھی ہے، اس میں بھی سببِ وجوب سے پہلے ادائیگی معتبر نہیں۔

زکوٰۃ کا سبب وجوب 'ملکیتِ نصابِ نامی' ہے، اس سے پہلے اگر کوئی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو وہ ادائیگی درست نہیں، اس کی تفصیل میرے جواب میں موجود ہے۔

صدقۃ الفطر کا سببِ وجوب 'رأسٌ یمونہ ویلی علیہ' ہے، اس سے پہلے اگر صدقۃ الفطر ادا کیا گیا تو معتبر نہیں۔ مثلاً کسی کے یہاں ولادت قریب ہے، لیکن بچّہ پیدا ہونے سے پہلے اگر اس کا صدقۃ الفطر ادا کر دیا، تو وہ معتبر نہیں۔

(۱) قربانی کا مسئلہ اس وقت موضوعِ بحث بنا ہوا تھا، اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ حضرت مدظلہ نے بھی ایک سوال کا طویل جواب تحریر فرمایا تھا، جو 'محمود الفتاویٰ' گجراتی میں شایع شدہ ہے۔ موقع کی مناسبت سے اس فتوے کو اُردو کا جامہ پہنا کر آخر کتاب میں پیش کیا جا رہا ہے، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ مفتی عبدالقیوم

بہ ہر حال! کتبِ فقہ اور کتبِ اصولِ فقہ کی عبارتوں میں غور کریں گے، تو یہ بات واضح ہو جائے گی۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

۱۸ر ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ

﴿۲۱۳﴾

بلا ضرورتِ شدیدہ قرض نہ لیا جائے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ نے اپنے حالات کی لمحہ بہ لمحہ تبدیلی کی جو بات لکھی ہے، قابلِ تعجب ہے! خصوصاً آپ کے ذاتی حالات میں جماؤ نہیں! بغیر جماؤ اور استقامت کے مطلوبہ فایدہ حاصل نہیں ہوتا۔ قرض کے معاملے میں آپ بڑے جَری معلوم ہوتے ہیں، حالاں کہ اس سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔ بلا ضرورتِ شدیدہ قرض نہ لیا جائے﴿۱﴾۔ اپنی حاجتیں مختصر کی جائیں، متعلقین کی تربیت اسی انداز سے کی جائے۔

---

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دَلَافٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ كَانَ يَسْبِقُ الْحَاجَّ فَيَشْتَرِي الرَّوَاحِلَ فَيُغْلِي بِهَا ثُمَّ يُسْرِعُ السَّيْرَ فَيَسْبِقُ الْحَاجَّ فَأَفْلَسَ فَرُفِعَ أَمْرُهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ الْأُسَيْفِعَ أُسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ رَضِيَ مِنْ دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ بِأَنْ يُقَالَ سَبَقَ الْحَاجَّ أَلَا وَإِنَّهُ قَدْ دَانَ مُعْرِضًا فَأَصْبَحَ قَدْ رِينَ بِهِ فَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا بِالْغَدَاةِ نَقْسِمُ مَالَهُ بَيْنَهُمْ وَإِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ فَإِنَّ أَوَّلَهُ هَمٌّ وَآخِرَهُ حَرْبٌ۔ (مؤطا امام مالک:1383) ندیم

آمدنی تو اختیار میں نہیں، خرچ اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ بچوں کو امتحان میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

رشتے داروں کے اس جملے پر کہ 'اتنی ساری تنخواہ ہے، کیا کرتے ہو؟' حساب کی جو تفصیل میرے سامنے پیش کی، ان ہی کو بتلادی جائے، یا پھر ان کے جملوں پر صبر سے کام لیا جائے۔

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ (سابق ناظم مظاہرِ علوم سہارن پور و خلیفۂ اجل حضرت حکیم الامتؒ) کا ایک ملفوظ بڑا قیمتی ہے، اس کو پیشِ نظر رکھیں- 'اپنی آمدنی بڑھانا تو آدمی کے اختیار میں نہیں، البتہ اپنے خرچ کو گھٹانا اختیاری چیز ہے'۔

اپنی ضروریات کی تکمیل کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اہلِ مدرسہ سے زیادتیِ تنخواہ کا مطالبہ بہ وقتِ ضرورت کر سکتے ہیں، لیکن چنداں مفید نہیں۔اس سے بچنا ہی اچھا ہے۔آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۱۴﴾

ذکر کے وقت یہ تصور رکھیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ ذکر کے وقت اپنے آپ کو اللہ کی طرف متوجہ رکھیں، یہ سوچیں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے یاد فرما رہے ہیں﴿۱﴾۔ اور جب تک مَیں اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ کی معیت اور ہم نشینی حاصل ہے۔ اس تصوّر کو بار بار دل ودماغ میں تازہ کرتے رہیں۔

اپنے مخلص ساتھیوں میں سے کسی ایک کو تاکید کردیں کہ میرے اندر جو بری عادتیں نظر آئیں، اس سے مجھے آگاہ کردیا کرو۔ اور جب وہ ایسا کرے، تو دل سے اس کا شکریہ ادا کریں اور اپنے اس عیب کو دور کرنے کی تدبیر اختیار کریں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور محبت عطا کریں۔ فقط والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. (بخاری: 7405)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں! جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے، تو میں اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے، تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے، تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ ندیم

﴿۲۱۵﴾

رابطہ منقطع ہو جانے سے معنوی نقصان پہنچتا ہے

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ درمیان میں رابطے کا منقطع ہو جانا، باعثِ قلق ہے، اس سے معنوی طور پر بہت نقصان پہنچتا ہے، اس لیے آیندہ اس کا خیال رکھیں۔ مدرسے کی طرف سے چندے کی ذمّے داری کے باوجود چند روز رمضان المبارک میں ضرور فارغ کرلیں، ان شاء اللہ اس کا بڑا فایدہ محسوس ہوگا۔

مشقت کی زیادتی کی وجہ سے اجر وثواب کی زیادتی بھی یقینی ہے

معمولات اور ذکرِ جہری کی پابندی باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات وبرکات سے نوازے۔ اس میں حضورِ قلبی اور دل جمعی نہ ہو، تب بھی پابندی جاری رکھیں۔ ایسی حالت میں بھی فایدہ ہی فایدہ ہے اور مشقت کی زیادتی کی وجہ سے اجر وثواب کی زیادتی بھی یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ ایک عضو 'زبان' کو تو اپنی یاد میں لگا دیا۔ بہ حکم ﴿ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ﴾(۱) امیدِ قوی ہے کہ دل کا

(۱) سورۃ ابراہیم، آیۃ: 7۔ ندیم

حضور بھی نصیب ہو جائے گا۔ حضرت گنگوہیؒ کا ارشاد ہے کہ اللہ پاک کا نام کتنی ہی غفلت سے کیوں نہ لیا جائے، اپنا اثر رکھتا ہے۔ نماز میں بھی دل کو متوجہ کرنے کی سعی جاری رکھیں اور اس میں سہولت کے لیے سنن و مستحبات پورے اہتمام سے ادا کریں۔

دل وزبان سے شکر اور کوتاہیوں سے توبہ اور استغفار کرتے رہیں

اللہ تعالیٰ والدین کا حج قبول فرما کر آپ کو بھی مع اہل وعیال یہ سعادت عطا فرمائے۔ بارِ قرض سے بھی سبک دوشی نصیب فرمائے۔ بچوں کو صحت و عافیت، علم و عمل، صلاح وتقویٰ سے نواز کر آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے علمِ دین کی خدمت کا جو موقع عطا فرمایا ہے، یہ اس کا عظیم انعام ہے، دل اور زبان سے شکر ادا کرتے ہوئے اپنی کوتاہیوں سے توبہ اور استغفار کا بھی اہتمام کریں۔

ایسے علما کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ بیٹھیں

ایسے علما جو ہمیشہ دنیا کے کاروبار کی باتیں کرتے رہتے ہیں، ان کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ بیٹھیں۔ ایسوں ہی کی صحبت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناقدری ہوتی ہے۔ آپ کے ساتھی کو بھی یہ چیز بتلا دیں۔ آپ دونوں کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اخلاص و استقامت اور ہمت وحوصلے کے ساتھ علمِ دین کی اس خدمت سے زندگی کے آخری لمحے تک وابستہ رکھے۔

مولوی آدمی کو قوانینِ حکومت سے اتنا بھی بے خبر نہیں رہنا چاہیے

اسی ہفتے ایک مہمان کے ساتھ آپ کے مہتمم صاحب بھی یہاں تشریف لائے

تھے، ان کی زبانی آپ کے مدرسے کے احوال، خصوصاً تعلیم وتربیت کا طریقِ کار سن کر دلی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسے کو ہر نوع کی ترقیات سے نواز کر نظرِ بد سے بچائے۔ بہ شرطِ سہولت و یاد ان کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

آپ نے اپنے جوابی لفافے پر جو دو ٹکٹ لگائے ہیں، وہ محکمۂ ڈاک کے نہیں ہیں۔ مولوی آدمی کو قوانینِ حکومت سے اتنا بھی بے خبر نہیں رہنا چاہیے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۱۶﴾

بیعت کے کچھ وقت بعد معمولات کیوں چھوٹنے لگتے ہیں

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ بیعت کے فوراً بعد معمولات کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنا آسان ہوتا ہے، تھوڑی مدت یہ سلسلہ رہتا ہے اور یہ سب سچی توبہ کی برکت ہوتی ہے، پھر جوں جوں نئے گناہوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، توں توں معمولات چھوٹنے لگتے ہیں، نیز توبہ نہ ہونے کی وجہ سے گناہوں کے اثرات رنگ لاتے ہیں اور معمولات کی

ادائیگی متاثر ہوتی ہے۔ بہ ہر حال! اب جب کہ احساس پیدا ہونے پر معمولات کی ادائیگی کا اہتمام شروع فرمادیا، یہ باعثِ مسرت ہے۔

مختلف مشائخ سے بیعت شدہ افراد کا ایک ساتھ ذکر کرنا بھی مفید ہے

مختلف مشائخ سے بیعت شدہ حضرات اگر ایک مجلس میں اپنے مشائخ کا تجویز کردہ ذکر بالجہر کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور یہ مجلسِ ذکر ذاکرین کے ساتھ ساتھ خود مدرسے کے لیے بھی بڑی مفید ہے۔ جو حضرات بیعت ہونے کے خواہش مند ہیں، ضروری نہیں کہ سب ایک ہی آدمی سے بیعت ہوں۔ جس کا طبعی رجحان جس کی طرف ہو، استخارۂ مسنونہ کے بعد ان سے بیعت ہو جائے۔ آپ کے یہاں اگر مشائخِ حقہ میں سے کسی کے تربیت یافتہ و اجازت یافتہ موجود ہوں تو بہت اچھا، ورنہ دیگر مقامات پر موجود اہلِ حق کی طرف رجوع کریں۔

دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے علاقے میں اور بالخصوص آپ کے مدرسے میں یہ سلسلہ بہ عافیت جاری فرمائے اور اس کے برکات سے مالا مال فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کام کرنے والوں کو اخلاص واستقامت عطا فرمائے

آپ کا مرسلہ رسالہ موصول ہوتا ہے، لیکن عدیم الفرصتی کی وجہ سے پڑھنے کی نوبت نہیں آتی۔ دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسے کو ہر نوع کی ترقیات سے مالا مال فرما کر ہر قسم کے شرور وفتن اور مکارہ سے اس کی مکمل حفاظت فرمائے۔ پورے علاقے میں عقائدِ حقہ، علومِ نافعہ، اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ فاضلہ کی ترویج واشاعت کا

ذریعہ بنائے۔ تمام کام کرنے والوں کو اخلاص واستقامت، ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔

والدِ محترم کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

﴿۲۱۷﴾

مجلسِ ذکر مدارس کے لیے شرور وفتن سے حفاظت کا ذریعہ

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دستی خط ملا، ساتھ میں مٹھائی کا ہدیہ بھی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

مژدۂ خیر وعافیت اور معمولات کی صحیح ترتیب پر پابندی کا حال معلوم ہوکر دِلی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے برکات وثمرات سے نوازے۔

حضرت قاری صاحب زید مجدہم نے مدرسے میں ذکر کرنے والے تمام احباب کو ایک جگہ جمع فرما کر ذکر کی جو ترتیب قایم کی ہے، اس میں ضرور شرکت فرمائیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ مدارسِ عربیہ میں اس طرح کی مجالسِ ذکر قایم کرنے کی بڑی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ یہ سلسلہ مدارس کے لیے شرور وفتن سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔

دستی خط سے متعلق ہدایات

آیندہ دستی خط کے ساتھ جواب کے لیے ڈاک والا خط ہی رکھا کریں، اس لیے کہ جو شخص دستی خط لے کر آیا ہے، اس کی واپسی تک جواب لکھوالیا جائے، یہ ضروری نہیں، تاخیر بھی ہوسکتی ہے۔ یا کم سے کم دستی خط میں اپنا پتہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ فقط

والسلام

املاہ: احمد خانپوری

﴿۲۱۸﴾

اللہ کے فیصلے پر راضی اور خوش رہیں

باسمہٖ تعالیٰ

محبِ مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مژدۂ خیر و عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آیندہ بھی خیر وعافیت سے نوازے رکھے۔

آپ کے دل پر ڈر کی جو کیفیت ہے، [وہ] پڑھ کر قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سکون وطمانیت کی دولت سے نوازے۔

آپ سورت [میں] حکیم شارق اجمیری صاحب سے مل کر تقویتِ قلب کے

لیے کچھ معالجہ بھی کرائیں۔ مومن کا ایمان تقدیر پر ہوتا ہے، جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے، جو کچھ ہونے والا ہے، اللہ کے حکم سے ہوگا، اللہ اپنے بندوں کے لیے ماں سے زیادہ شفیق اور مہربان ہے، اللہ کے فیصلے پر راضی اور خوش رہیں۔

اس مضمون کو بار بار سوچتے رہیں، امید ہے کہ ڈر کی کیفیت دور ہو جائے گی۔

دعا بھی کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل کا معاملہ فرمائے۔ فقط

والسلام

اُملاہ: احمد خانپوری

﴿۲۱۹﴾

اگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ موجود ہوتے، تو اپنی بات سے رجوع فرماتے

ڈاک:

باسمہ تعالیٰ

محترم مفتی صاحب

امید ہے کہ آپ بہ خیر ہوں گے۔

میرے ایک مسئلے میں - جو فتاویٰ رحیمیہ میں شایع ہو چکا ہے - کچھ اہلِ علم حضرات نے کہا ہے کہ اس میں تسامح واقع ہوا ہے۔ 'ندائے شاہی' کے وہ صفحات کی کاپی روانہ ہے، اب اس میں صحیح کیا ہے؟

مفتی لاجپوری صاحبؒ کی حیاتی میں مسئلہ اٹھتا، تو ان سے وضاحت کر سکتے

تھے، اب آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیے کہ مدارس کے قربانی آرڈر پر قربانی کے لیے ان کی ۱۰ر ذی الحجہ کا انتظار کرنا پڑے گا یا ہمارے یہاں پہلے ہوتو ہماری تاریخ پر قربانی کریں گے؟ فقط

مکتوب:

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم الحاج عبدالحمید خان صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا اور ہم رشتہ 'ندائے شاہی' کے چند صفحات کی زیروکس (xerox) موصول ہوئی۔ اس سلسلے میں یہاں سے جو جواب دیا گیا ہے، اس کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

ہمارے حضرت مفتی سید عبدالرحیم صاحب نوراللہ مرقدہ دنیا سے رخصت ہو چکے، اس کے بعد یہ مسئلہ اٹھا ہے۔ جو چیزیں اور نکات بعد میں اٹھائے گئے ہیں وہ اصولی طور پر درست اور معتبر ہیں۔ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اگر حضرتؒ موجود ہوتے اور آپ کے سامنے یہ ساری تفصیلات پیش کی جاتیں، تو اپنی بات سے رجوع فرماتے۔ لیکن اب جب کہ آپ موجود نہیں، تو ہمیں ان باتوں کو- جو اب ہمارے سامنے آئی ہیں- تسلیم کرنا ہی ہے، اور یہ بات اس وقت موجود تمام معتبر اور مستند مفتیانِ کرام نے

تسلیم کی ہے۔ الحق أحق أن یتبع۔﴿۱﴾

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ ہدایت پر چلا کر اپنی مرضیات سے نوازے۔ آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

۱۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ

﴿۲۲۰﴾

متن کے ساتھ شایع کرنا بڑے مصارف چاہتا ہے

باسمہ تعالیٰ

محبِ مکرم ومحترم حضرت مولانا عبیداللہ صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں یہاں پر بہ خیر وعافیت رہتے ہوئے آپ کی خیر وعافیت کے لیے دعا گو ہوں۔ عزیز عبدالرحمن سلمہ بہ خیر وعافیت ہیں، ان کی طرف توجہ کا اہتمام کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو آپ کی امیدوں سے بڑھ کر بناوے۔

حضرت بنوریؒ کے متعلق 'بینات' کا جو خصوصی نمبر شایع ہوا، اس کے ص: ۱۳۸

---

(۱) قُلِ اللّٰهُ يَهْدِىْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِىْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى۔ (سورۃ یونس:35) کہو کہ اللہ حق کا راستہ دکھاتا ہے، اب بتاؤ کہ جو حق کا راستہ دکھاتا ہو کیا وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی بات مانی جائے، یا وہ (زیادہ حق دار ہے) جس کو خود اس وقت تک راستہ نہ سوجھے جب تک کوئی دوسرا اس کی رہنمائی نہ کرے؟ ندیم

پر حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کے مضمون میں حسبِ ذیل عبارت ہے:

مولانا سے زبانی جو کچھ راقم نے سنا، اس کا حاصل یہ تھا کہ مولانا نے پہلے 'العرف الشذی' کی صرف تخریج اور تصحیح کی غلطیاں درست کیں، تعبیرات تبدیل کیں۔ العرف الشذی کا تصحیح شدہ نسخہ حضرت کے ذاتی کتب خانے میں موجود ہے، اس میں آخر کتاب تک تصحیح موجود ہے، یہ خود ایک مستقل کام ہے، اگر اس تصحیح شدہ العرف الشذی کو چھاپ دیا جائے تو یہ بھی حدیث کی خدمت ہوگی اور شائقینِ علمِ حدیث اور طلبۂ دورۂ حدیث کے لیے خزینۂ بے بہا۔ کیوں کہ اس میں آخر کتاب ترمذی تک اجمالاً فوائد آ گئے ہیں۔

(بینات، اشاعتِ خاص، ص:۱۳۸، محرم الحرام تا ربیع الاول ۱۳۹۸ھ)

آپ نے اپنے گرامی نامے میں جو چار صورتیں لکھی ہیں، سب ہی اپنے طور پر مناسب ہیں۔ گذشتہ سالوں میں پاکستان سے بھی 'ترمذی شریف' کا ایک نسخہ 'العرف الشذی' کے ساتھ شایع ہوا تھا، جو آپ کے علم میں ہوگا۔ اتنا ہے کہ متن کے ساتھ شایع کرنا بڑے مصارف چاہتا ہے۔

جنوبی افریقہ میں 'مجلسِ علمی' کے جو ذمّے دار ہیں، ان سے بالمشافہ گفتگو کی نوبت آوے، تو مَیں بھی انھیں آمادہ کرسکتا ہوں۔ فون سے کما حقہ تفصیل نہیں ہوسکتی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت وعافیت سے رکھ کر آپ کے علمی فیوض کو عام وتام

فرمائے۔ دعاؤں میں یاد شاد فرمائیں۔ فقط

والسلام

أملاہ: احمد خانپوری

١٠/ جمادی الاخریٰ ١٤٢٦ھ

﴿٢٢١﴾

راہِ سلوک کے مجازین کے لیے مشعل راہ

ڈاک: [از حضرت مولانا عبداللہ کاپودرویؒ (سابق رئیس فلاحِ دارین، ترکیسر)]

باسمہ تعالیٰ

ٹورنٹو، کینڈا

٣/ محرم الحرام ١٤٢٠ھ، مطابق ١٩/ اپریل ١٩٩٩ء

صاحب الفضل والشرف حضرت مولانا مفتی احمد خانپوری صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون!

(١) الحمد للہ مع الخیر ہوں۔ آں محترم کی خیریت وعافیت کا عنداللہ طالب ہوں۔ امید ہے کہ اب مزاجِ گرامی بالکل ٹھیک ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرما کو آپ کے فیوضاتِ علمیہ وباطنیہ سے امت کو عرصۂ دراز تک فیض یاب فرماوے۔ آمین

(٢) بندے کو کینڈا پہنچے ایک ماہ گذر گیا۔ موسم ابھی تک سرد ہے، کمرے میں تو

احساس نہیں ہوتا، مگر باہر نکلتے ہیں تو زمستانی ہواؤں میں جو شمشیر کی تیزی ہوتی ہے، وہ کپکپا دیتی ہے۔ موسم کا تداخل ہے، اس سے نزلہ زکام عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرماوے۔ آمین

(۳) مکتوباتِ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ مترجمہ مولانا نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ زیرِ مطالعہ ہیں، مگر بعض مکتوب بہت دقیق ہیں۔ بار بار آں محترم کا خیال آتا رہا کہ اگر قرب ہوتا تو مضامین کے حل کرنے میں رجوع کرسکتا، مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ترجمہ اردو میں ہے، مگر مفہوم فہم میں نہیں آتا۔ ہاں! اپنا جہل کھل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علمِ نافع اور فہمِ سلیم عطا فرماوے۔ آمین

(۴) شیخ الہند اکیڈمی، دارالعلوم دیوبند کی طبع کردہ 'حیاتِ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ' اور 'حیات مولانا شیخ الہندؒ' بھی ساتھ لایا ہوں؛ بندے کے خیال میں ہمارے مدارس کے طلبہ میں تقسیم کرنے کے قابل کتابیں ہیں، بلکہ پوری توجہ سے درساً مطالعہ کروانا چاہیے۔ ہمارے اسلاف نے اسلام اور مسلمانوں کے دین اور ایمان کی حفاظت کے لیے کیسی کیسی قربانی دی ہے، اس سے ہماری نئی نسل کو واقف ہونا نہایت ضروری ہے، تاکہ موجودہ حالات میں راہِ عمل طے کرنے میں سہولت ہو۔

(۵) ایک بات بہت تردّد کے بعد لکھ رہا ہوں، تاکہ آپ کی رہنمائی سے کوئی حل نکل سکے؛ وہ یہ ہے کہ بندے نے طالبِ علمی کے زمانے میں (دورۂ حدیث شریف

کے سال) استاذِ محترم حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب پیشاوری کے مشورے اور ان ہی کی سفارش سے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی تھی (۱۹۵۳ء)۔ فراغت کے بعد ایک ماہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر میں گزارا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ تسبیح اور اس کے بعد پاسِ انفاس کی تعلیم عطا فرمائی تھی، پھر سستی غالب آئی اور سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا، یہاں تک کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوگئی۔

اس کے بعد حضرت مولانا اسعد مدنی صاحبؒ سے تجدیدِ بیعت کی، مگر بارہ تسبیح کے علاوہ کوئی قدم آگے نہیں گیا۔ حضرت قطب الارشاد و شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ، حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحبؒ، حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحبؒ، حضرت فقیہ الامت مفتی محمود صاحب گنگوہیؒ ایسے اکابرینِ اولیا کی خدمت میں بار بار حاضری رہی، مگر بندے کی محرومی اپنی جگہ قائم رہی۔

حضرت مفتی محمود صاحبؒ کے گجرات کے ایک سفر میں بندے نے خواب دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں حاضر ہوں، مجلس میں کچھ اور لوگ بھی ہیں؛ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک بڑے برتن میں انگور رکھے ہوئے ہیں، حضرت رحمۃ اللہ علیہ حاضرین کو تقسیم فرما رہے ہیں۔ اس گنہ گار نے بھی ہاتھ پھیلایا تو حضرت شیخ الحدیثؒ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ بندہ بہت غم گین ہو کر بیٹھ گیا۔ چند منٹ کے بعد شیخ الحدیثؒ نے نظر فرما کر بلایا اور مسکرا کر ایک خوشہ عنایت فرما دیا۔

حضرت مفتی محمود صاحبؒ کو بندے نے یہ خواب سنایا تھا، تو ارشاد فرمایا: 'معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مدت حضرت کا فیض منقطع رہے گا، مگر اس کے بعد حصہ ملے گا' (أو کما قال؛ الفاظ پوری طرح یاد نہیں)۔

حضرت قاری محمد صدیق صاحبؒ سے پھر ایک مرتبہ درخواستِ بیعت کی تھی، مگر حضرت نے فرمایا: مجھ سے بیعت کی ضرورت نہیں، بلکہ یہ فرمایا کہ حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں مدظلہ [رحمۃ اللہ علیہ] کی خدمت میں جا کر استفادہ کرو! مگر بار بار کے قصد کے باوجود رائے بریلی حاضر نہ ہو سکا، بس یہی حال باقی رہا۔

(٦) تا آں کہ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ میں جب آپ کی خدمت میں حاضری ہوئی تو آپ نے ازراہِ محبت وشفقت اجازتِ بیعت سے سرفراز فرمایا، مگر بندہ سلوک کے مراحل سے ناواقف ہونے کی بنا پر کسی کو بیعت کرنے کی قطعاً ہمت نہ کر سکا۔ اس کے بعد بولٹن میں حضرت مولانا محمد ہاشم جوگواڑی صاحب مدظلہ نے عزیزم اسماعیل سلّمہ سے فون پر فرمایا کہ 'والد کو لے کر تھوڑی دیر کے لیے بَری آجا اور یہ بات حکماً کہہ رہا ہوں'۔ ہم حاضرِ خدمت ہوئے تو انھوں نے تخلیہ فرمایا اور فرمایا کہ 'کئی روز سے طبیعت میں تقاضا ہو رہا ہے کہ تجھے اجازت دوں، اس لیے توکلاً علی اللہ بیعت کی اجازت دیتا ہوں'۔ بندے نے اپنی کمزوری اور کوتاہی کا ذکر فرمایا، مگر انھوں نے فرمایا: 'کام میں لگے رہو، ان شاء اللہ نفع ہوگا'۔

اب اس سفر میں کینیڈا آیا؛ مکرم ڈاکٹر اسماعیل میمن صاحب مدظلہ حسبِ معمول

مہینے میں ایک بار ٹورنٹو تشریف لاتے ہیں اور مسترشدین کی مجلسِ ذکر اور ختمِ خواجگان وغیرہ ہوتا ہے، تو بندہ بھی مجلسِ ذکر میں شرکت اور حضرت سے دعا کی درخواست کے لیے حاضر ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے بہت اکرام فرمایا اور اپنے قریب ہی بیٹھ کر ذکر کرنے کے لیے فرمایا۔ اختتامِ مجلس کے بعد فرمایا: مجھے ایک ضروری بات کہنی ہے، اور دوسرے کمرے میں لے جا کر فرمایا کہ 'بندے کے قلب پر یہ خیال غالب آیا کہ تجھے اجازت دوں، اس لیے اجازت دیتا ہوں اور یہ کہ ہر ہفتے - جہاں سہولت ہو- ان ذاکرین کے ساتھ مجلسِ ذکر میں شامل رہو۔ اللہ کا اور کوئی بندہ بھی آئے تو اس کو بھی بتایا کرو، اور کچھ کتابیں عنایت فرمائیں'۔

اور ابھی ۱۳/اپریل ۱۹۹۹ء بہ روز منگل، مکہ معظّمہ سے مولوی محمد قاسم انگار سلمہ کے ذریعے حضرت مولانا محمد فاروق سکھروی مدظلہ کا گرامی نامہ پہنچا، جس کا مضمون اس طرح ہے:

حضرت مولانا عبداللہ کاپودروی دامت برکاتہم وأطال اللہ عمرہم
(سابق رئیس فلاحِ دارین، ترکیسر)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج بے ساختہ بین النوم والیقظہ ایک خاص حالت میں امام الاولیا وقطب العالم، مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب قدس سرہ کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوا؛ آں مکرم کا ذکر چھڑ گیا۔ حضرت والا نے آں مکرم پر بہت اعتماد کا اظہار فرمایا۔ مزید ارشاد فرمایا: 'بندے کے دل میں مولانا عبداللہ صاحب کی بہت محبت

ہے، اُن کو بندے کی جانب سے بیعت وتلقین کی اجازت دی جائے‘‘۔

لہٰذا بہ توفیقہ تعالیٰ بہ توسلِ حضرت مرشدی رحمۃ اللہ علیہ بندہ آں معظم کو بیعت وتلقین، اصلاح وتبلیغ کی اجازت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت برکات سے نوازے، خلقِ کثیر کو نفع و فیضِ کثیر ہو، آمین۔

اللہ تعالیٰ نسبت وحیات میں خاص افزونی وترقی عطا فرماویں۔ آمین

والسلام

احقر: محمد فاروق عفی عنہ

خانقاہِ مسیحیہ، سکھر

۲۲/۱۱/۱۹ ۱۴ھ

(۷) آپ بزرگوں اور صلحائے وقت کی یہ عنایتیں اور بندے کی کوتاہ عملی؛ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا کروں؟ اس لیے کسی کے سامنے ذکر کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی اور نہ ان بزرگوں سے کچھ کہہ سکتا ہوں۔ اس لیے آپ سے مشورہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے ان بزرگوں کو کیا عرض کرنا چاہیے؟ بندے کو تو بیعت کا طریقہ بھی صحیح طرح یاد نہیں رہتا۔ بہت شرمندگی محسوس کرتا ہوں اور کبھی حضرت مولانا عبدالباری ندویؒ کا جملہ یاد آجاتا ہے کہ ’’بعض مرتبہ مدرس شریر لڑکے کو کلاس میں مونیٹر [Monitor] بنادیتا ہے اور ڈکیتی کرنے والے کو حارس مقرر کردیا جاتا ہے‘‘۔

بہ ہر حال! آپ ہی رہ نمائی فرمادیں کہ بندہ اپنی حالت کو کس طرح درست

کرے اور آپ بزرگوں کے اعتماد کے قابل کس طرح ہوسکوں؟ طبیعت میں کافی پریشانی ہے، اس لیے کہ بندہ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے خوب واقف ہے۔

بندہ اس کا ذکر بھول گیا کہ گذشتہ سال مولانا الحاج محمد فاروق صاحب مدظلہ برطانیہ تشریف لائے تھے تو اس حقیر کو پندرہ روز ان کے ساتھ سفر میں رہنے کا موقع ملا تھا اور حضرت کی مجلس میں اکابرین کی بہت سی باتیں سننے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ والدہ مرحومہ کے انتقال پر حضرت نے بہ ذریعۂ فون تعزیت فرمائی تھی۔

بندے نے اپنی حالت جو ہے، وہ عرض کردی۔ اب آں محترم کی ہدایات اور رہ نمائی کا منتظر ہوں، اس لیے کہ بار بار یہ خیال ہورہا ہے کہ بزرگوں کی یہ عنایتیں آپ ہی کی توجہ کے سبب سے معلوم ہوتی ہیں، ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ تعالیٰ عفو و درگذر کا معاملہ فرماوے اور خاتمہ ایمان پر فرماوے۔ اقبالؔ مرحوم نے سچ کہا تھا:

رگوں میں گردشِ خوں ہے اگر تو کیا حاصل
حیات سوزِ جگر کے سوا کچھ اور نہیں

اللہ تعالیٰ آپ بزرگوں کی توجہاتِ عالیہ کی برکت سے سوزِ جگر عطا فرماوے اور مَنْ کی دنیا آباد ہوجائے۔

(۸) آخر میں اہلِ خانہ؛ خصوصاً صاحب زادگانِ گرامی کو سلامِ مسنون عرض ہے، نیز اساتذۂ کرام میں حسبِ سہولت یاد اور عدم مانع سلام مسنون اور درخواستِ دعا عرض کرتا ہوں۔ خصوصاً آپ اپنی مخصوص دعاؤں میں بندے اور بندے کے تمام گھر والوں کو یاد فرما کر احسان فرماویں! کاپودرا میں جو بچے ہیں، ان کو نصیحت فرما کر اصلاح

فرمادیں، بہت کرم ہوگا۔ والسلام

اخوکم فی اللہ: عبداللہ غفرلہ

مکتوب: ﴿۱﴾

باسمہ تعالیٰ

۷؍محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

۲۴؍اپریل ۱۹۹۹ء، یومِ شنبہ

محبِّ معظّم ومحترم حضرت مولانا عبداللہ صاحب مدّت فیوضہم وزید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آج ہی صبح صبح محترم قاری محمد صالح صاحب کے ہاتھ بھیجا ہوا گرامی نامہ ایک جوگواڑی طالبِ علم نے پہنچایا۔ پڑھ کر خیر وعافیت معلوم ہوکر مسرّت ہوئی۔ آپریشن والے زخم کا معمولی اثر (سوئی کی نوک کے برابر) مندمل ہونا باقی ہے، بحمد اللہ تعالیٰ درد اور تکلیف سے مکمل نجات مل چکی ہے۔

(۲) آپ کی برطانیہ بہ خیر رَسی اور اس کے بعد کینڈا اپنے مستقر پر بہ عافیت پہنچ جانے کی اطلاعات مختلف طُرق سے مل چکی تھیں، اللہ تعالیٰ صحت وقوت وعافیت کے ساتھ وہاں کا قیام نصیب فرماکر آپ کے فیوضاتِ علمیہ وروحانیہ سے امتِ مسلمہ کو مستفیض فرمائے۔ مَیں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں موجود اپنے بندوں کی

(۱) مکتوبِ بالا کا جو جواب حضرت مفتی صاحب نے تحریر فرمایا، بندے کے خیال میں یہ جواب خود حضرت مفتی صاحب کی قلبی کیفیات کا عکسِ جمیل اور راہِ سلوک کے مجاز کے لیے مشعلِ راہ ہے۔　مفتی عبدالقیوم

ہدایت ورہ نمائی، تعلیم وتربیت اور دل جوئی ودل بستگی کے لیے آپ کو وہاں پہنچا دیا ہے، چاہے وہاں پہنچنے کے ظاہری اسباب جو کچھ ہوئے۔

(۳) مکتوباتِ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی مترجمہ مولانا نسیم احمد فریدیؒ اور شیخ الہند اکیڈمی کی شائع کردہ 'حیاتِ نانوتویؒ' اور 'حیاتِ شیخ الہندؒ' کا احقر نے مطالعہ نہیں کیا ہے۔ مؤخر الذکر دونوں کتابیں ان شاء اللہ تعالیٰ منگواؤں گا اور سہ شنبہ کی بعد العصر کی مجلس میں سنانے کا اہتمام کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

(۴) آپ کے بیعت ہونے سے لے کر اب تک کی مختصر کیفیت معلوم ہوئی؛ اللہ تعالیٰ کے کئی بندوں نے آپ پر اپنے اعتماد کا جو اظہار فرمایا ہے، وہ مبارک ہے اور قابلِ رشک بھی۔ آپ کے دل میں امت کے لیے جو درد اور دل سوزی وہم دردی ہے، وہی اس کی بنیاد ہے۔ حضراتِ انبیاے کرام اور مقبولانِ بارگاہِ خداوندی کا ہر زمانے میں یہ طرۂ امتیاز رہا ہے! اب جب کہ یہ امانت مختلف حضرات کی وساطت سے آپ تک پہنچی ہے، تو اس کا جو حق آپ پر عائد ہوتا ہے وہ بھی ادا کرنا ہے، اور اس کی ادائیگی کے لیے بھی قدرت اپنا کام کرے گی۔ ﴿وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰ﴾(۱) کی تفسیر وتشریح اور ارشادِ نبوی ﷺ 'وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا'(۲) (بخاری شریف)(۳) کو پیشِ نظر رکھیے۔

---

(۱) سورۃ الضحیٰ، آیۃ: 7۔ ترجمہ: اور تمھیں راستے سے ناواقف پایا، تو راستہ دکھایا۔ ندیم

(۲) اور اگر بغیر مانگے تمھیں (کوئی ذمّے داری) مل جائے، تو تمھاری مدد کی جائے گی۔ ندیم

(۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. (بخاری:6622) ندیم

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ نے 'آپ بیتی' میں 'اجازتِ بیعت' پر جو کچھ لکھا ہے، اس کو بھی پیشِ نظر رکھیے اور اجازتِ بیعت ملنے پر ان حضرات (حضرت شیخ الاسلامؒ، حضرت شیخ الحدیثؒ) پر جو کیفیات طاری ہوئی تھیں، اُنھیں بھی تازہ کرلیں۔ طریقۂ بیعت تو ملفوظاتِ حضرت شیخؒ 'ساعتے با اولیاء﴿۱﴾ کے آخر میں موجود ہے، اس کے الفاظ میں حالات وظروف کے مطابق اضافہ وترمیم بھی کر سکتے ہیں۔

ایک بات ملحوظ رہے (جس پر میرا اپنا عمل ہے اور اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ کے لیے بھی مفید ثابت ہو)، کبھی اپنے دل میں یہ داعیہ اور خیال پیدا نہ ہو کہ لوگ مجھ سے بیعت ہوں، بلکہ اپنے متعلق دل سے یہ سمجھیں کہ

صلاح کار کجا و من خراب کجا﴿۲﴾

نیز

'احمد! تو عاشقی، بہ مشیخت تراچہ کار' الخ

اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ آجائے تو پوری ہم دردی اور خیر خواہی سے اس کے لیے موجودہ اکابر میں سے جس کے ساتھ تعلق مفید معلوم ہو، اس کا مشورہ دیں! اس کے باوجود کوئی اپنے اصرار پر قایم رہے، تو اس کو کہہ دیں کہ 'استخارۂ مسنونہ کرلو، اس کے بعد بھی تمھارے دل میں میلان باقی رہے تو بتلاؤ'۔ جب وہ اس مرحلے کو بھی پورا

(۱) 'صحبتے با اولیا' مرتبہ مولانا تقی الدین صاحب ندوی مظاہری، ص:275 ندیم

(۲) ترجمہ: 'کہاں ناصح اور کہاں مَیں بگڑا ہوا!' مُراد یہ ہے کہ میرا ایسا نصیب کہاں کہ رائے دینے والا مُشیر بن سکوں۔ مفتی عبدالقیوم

کرلے تو یہ سمجھ کر کہ ممکن ہے اس کے خلوص وطلب کی برکت سے میرا بھی بیڑا پار ہوجائے، بیعت فرمالیں، اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ ’اے اللہ! میری نا اہلیت کے باوجود آپ نے اس کو یہاں پہنچادیا ہے، تو آپ ہی اس کا کام بنادیجیے‘۔

جب بھی کوئی اس نسبت سے آئے تو ہمیشہ اس کی خیر خواہی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق قایم ہوجائے، ایسی سعی دل سے ہو۔ ذاتی مفاد ہرگز ہرگز پیشِ نظر نہ رہے۔ جب کوئی اصلاحی معاملہ لے کر حاضر ہو یا خط کے ذریعے دریافت کرے، تو اولین وہلے میں اللہ کی طرف متوجہ ہوکر دل سے یہ دعا کریں کہ ’اے اللہ! یہ آدمی جو معاملہ لے کر آیا ہے، اس میں اس کے لیے جو مناسب وبہتر ہو، وہ میرے دل میں ڈال [دیجیے]‘۔

آپ نے چوں کہ یہ معاملہ بڑے اہتمام وتوجہ کے ساتھ اپنے مکتوب میں پیش فرمایا، بلکہ جہاں تک میں سمجھا ہوں اس گرامی نامے کی شانِ صدور ہی یہ ہے؛ اس لیے مندرجۂ بالا چند سطور جو وقت پر دل ودماغ میں آئیں، لکھ دی ہیں، ورنہ ایسی بات بولنے سے عوام کے سامنے حیا مانع ہوتی ہے، چہ جائے کہ علما (اور وہ بھی آپ) کے سامنے (اور وہ بھی تحریراً)۔

مجھے اپنے متعلق سلوک وتصوّف کی لائن سے کبھی غلط فہمی یا خوش فہمی بحمداللہ تعالیٰ نہیں ہوئی کہ ’اس راہ کے رموز واسرار سے ہمیں بھی واقفیت ہے‘، بلکہ ہمیشہ یہ سوچتا رہتا ہوں کہ نہ معلوم مجھے کہاں ڈالا گیا! اور کیا اکابر کو بھی دھوکا ہوتا ہے، جو مجھ نابکار و نااہل کو یہ ذمّے داری حوالے فرمادی!

خلق الله للحروب رجالا
و رجالا لقصعة و ثريد﴿۱﴾

اور کبھی یہ خیال آتا ہے کہ مالک السموات والارض کے فیصلوں میں دخل دینے والا تو کون؟ وہ چاہے تو اصحابِ کہف کے کتّے کو جنّتی بنائے اور بے جان تنے (اسطوانہ حنانہ) میں جان ڈال دے﴿۲﴾۔ ﴿يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾﴿۳﴾، ﴿لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ﴾﴿۴﴾

دادِ او را قابلیت شرط نیست
بلکہ شرطِ قابلیت دادِ اوست﴿۵﴾

بس! چپ چاپ اپنا کام کرتا رہ، اوراس سے ہدایت وتوفیق مانگتا رہ۔ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔ (حدیث)﴿۶﴾

---

(۱) کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے لیے پیدا فرمایا ہے اور کچھ لوگوں کو پیالا اور ثرید کے لیے (یعنی کھانے پینے کے لیے)۔ ثرید ایک خاص قسم کا کھانا ہوتا ہے۔ مفتی عبدالقیوم

(۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ. (بخاری:3583) ندیم

(۳) سورۃ آلِ عمران، آیۃ:40۔ ترجمہ: وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ندیم

(۴) سورۃ الانبیا، آیۃ:23۔ ترجمہ: وہ جو کچھ کرتا ہے اس کا کسی کو جواب دہ نہیں ہے، اوران سب کو جواب دہی کرنی ہوگی۔ ندیم

(۵) اللہ کی عطا کے لیے قابلیت شرط نہیں، بلکہ قابلیت کی شرط ہی اُس کی عطا ہے۔ مفتی عبدالقیوم

(۶) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ الْآيَةَ۔ (بخاری:4949) ندیم

شاید میرا قلم بہک رہا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے، آپ بھی درگزر سے کام لیں۔

(۵) میرا خیال یہ ہے کہ آپ وہاں مجلسِ ذکر قایم فرمائیں۔ آپ کے قرب وجوار میں جو لوگ مقیم ہیں، ان کے ساتھ تو یومیہ ہو تو مناسب ہے، اور جو دور کے علاقے میں آباد ہیں، ان کے لیے ہفتے میں ایک بار۔ ساتھ ہی درسِ حدیث کی ایک مجلس قایم فرمالیں، اس کے لیے میرے خیال وتجربے کے مطابق 'ریاض الصالحین' موزوں ہے۔ یہ مجلس مسجد ہی میں ہو اور ہفتے میں ایک بار ہو۔ اور ایک وقت (چوبیس گھنٹے میں) مقرر فرمایئے، جس میں وہاں مقیم حضرات کے معاشرتی، ذہنی، جنسی اور دیگر مسائل (مشکلات) میں اُن کو مناسب دینی رہنمائی اور مشورہ دیں۔

بہ ہر حال! با قاعدہ اعلان یا اندرونی اطلاعات سے لوگوں کو باخبر کر دیا جائے، اس میں حیا مانع ہو تو یہ کام (اطلاع واعلان) آپ کے قریبی احباب کریں، (اصل تو اس میں نیت ہے، اس کا اہتمام فرمالیں، باقی خطرات ووساوس قابلِ توجہ نہیں)۔

(۶) یہاں پر تمام احباب بہ خیر وعافیت ہیں۔ مہتمم صاحب، مفتی عبدالقیوم صاحب، مولانا موسیٰ صاحب، مفتی محمود صاحب وغیرہ سلام عرض کرتے ہیں۔

وہاں موجود احباب خصوصاً مولانا قاسم انگار صاحب کی خدمت میں سلام مسنون و درخواستِ دعا۔ گھر میں اہلیہ محترمہ، صاحب زادے وصاحب زادیوں کو بھی سلام مسنون ودعا کی درخواست، آپ سے بھی ہے۔

(۷) یہ خط ختم کر ہی رہا تھا کہ اطلاع ملی کہ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوریؒ انتقال فرما گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، لِلّٰهِ مَا أَعْطٰى وَلَهٗ مَا أَخَذَ، وَكُلٌّ

شَیْءٍ عِنْدَہٗ إِلٰی أَجَلٍ مُّسَمًّی، أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَأَکْرِمْ نُزُلَہٗ،وَ أَنْزِلْ عَلَیْہِ شَآبِیْبَ مَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ.

اللہ تعالیٰ اِس امّت کوتمام ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ملکی حالات بھی ناگفتہ بہ ہیں۔

قلّتِ وقت وکثرتِ ملاقات ومشاغل کی بنا پر ایک ہی مجلس میں خط مکمل نہ کرسکا۔

والسلام

العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۰؍محرم الحرام ۱۴۲۰ء

24/4/1999

[ایک اہم فتویٰ] ﴿۱﴾

باسمہ تعالیٰ

قربانی کی صحت کے لیے

صاحبِ نصاب کے مقام کا اعتبار ہوگا یا مکانِ اضحیہ کا؟

سوال: بیرون ممالک میں بسنے والے وہ حضرات جن کے ملک میں قربانی کا دن اور وقت تاخیر سے شروع ہوتا ہے؛ اپنی قربانی کے لیے دوسرے ملک میں بسنے والے ایسے آدمی کو وکیل بناتے ہیں، جہاں قربانی کا دن اور وقت جلدی شروع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں جب کہ مؤکل کے مقام پر قربانی کا وقت شروع نہیں ہوا ہو؛ وکیل کا اپنے مؤکل کی طرف سے قربانی کرنا درست ہوگا؟ ایسے وکیل کو قربانی کب کرنی چاہیے؟ اس مسئلے کا جواب تفصیل و دلیل کے ساتھ تحریر فرمانے کی درخواست ہے۔ ہزاروں قربانیوں سے متعلق یہ انتہائی اہم سوال ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً: جواب سے پہلے ضروری اور بنیادی معلومات فراہم کرنے کے لیے کچھ تمہیدی امور تحریر کیے جا رہے ہیں، کیوں کہ جب تک ان بنیادی امور سے واقفیت نہ ہوگی، جواب بہ خوبی سمجھ میں نہیں آئے گا۔

پہلی بات یہ ہے کہ اسلام نے جو عبادات فرض یا واجب قرار دی ہیں، ان

(۱) مکتوب نمبر: ۲۱۲ میں اسی فتوے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ندیم

کے وجوب کے اسباب کی بھی تعیین کی گئی ہے۔ فقہائے مجتہدین نے قرآن وحدیث سے استنباط فرما کر تمام عبادتوں کے سببِ وجوب کی نشان دہی فرمائی ہے اور جب تک کسی بھی عبادت کا سببِ وجوب نہ پایا جائے، وہ عبادت انسان پر واجب نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً پانچوں نمازوں میں سے ہر نماز کے وجوب کے لیے اس نماز کے وقت کو بہ طور سببِ وجوب متعین کیا گیا ہے، اور جب وہ وقت شروع ہوگا، تب ہی نماز بھی واجب ہوگی۔ چناں چہ فجر کی نماز کی فرضیت کے لیے وقتِ فجر یعنی طلوعِ صبحِ صادق سے طلوعِ شمس تک کا وقت) شریعت نے متعین کیا ہے، پس جس شخص (عاقل، بالغ مسلمان) پر نماز فرض ہونی ہے، وہ جب تک فجر کا وقت نہ پائے، اس پر فجر کی نماز فرض نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر میں رات دن کو کچھ اس طرح منظّم فرمایا ہے کہ دنیا کے تمام علاقوں میں کسی بھی نماز کا وقت ایک ساتھ شروع نہیں ہوتا، بلکہ ایک جگہ اگر صبح کا وقت ہے تو دوسرے مقام پر دوپہر ہے، تیسرے علاقے میں شام ہے، تو کہیں رات ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں ہر وقت کسی بھی ایک نماز کے لیے متعین کیا ہوا سبب موجود ہوتا ہے، اور جب وہ وقت شروع ہوتا ہے تو نماز فرض ہوجاتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف نمازوں کے اوقات ایک ساتھ چل رہے ہیں، تو کیا تمام نمازیں ایک ساتھ، تمام لوگوں پر فرض ہوں گی؟ اس کا جواب فقہائے کرام نے یہ دیا ہے کہ مکلّف شخص جہاں ہوگا، اس مقام کے وقت کا اعتبار ہوگا۔ مثلاً زید سورت میں رہتا ہے، تو اس پر فجر کے فرض ہونے کے لیے

ضروری ہے کہ سورت شہر کے حساب کے مطابق صبحِ صادق طلوع ہو کر فجر کا وقت شروع ہو جائے۔ اس سے پہلے زید پر فجر کی نماز فرض نہیں ہوگی۔ کلکتہ میں سورت سے ایک گھنٹہ پہلے فجر کا وقت ہو جانا زید پر فجر کی فرضیت کے لیے کافی نہیں، اگر زید یہ سوچتے ہوئے کہ کلکتہ میں فجر کا وقت شروع ہو چکا ہے، اس لیے سورت میں بھی فجر کی نماز پڑھنا درست ہے، اور نماز پڑھ لے، تو اس کا فرض ادا نہیں ہوگا، اور سورت میں فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد دوبارہ فجر پڑھنی ہوگی۔ یہ ایک مثال پیش کی گئی ہے۔

دوسری بات سمجھنے کی یہ ہے کہ جن عبادتوں میں شریعت نے وکیل کے ذریعے عبادت کی ادائیگی معتبر قرار دی ہے، جیسے کہ زکاۃ، صدقۂ فطر، قربانی، وغیرہ؛ ان میں یہ ضروری ہے کہ وکیل کے ذریعے اپنی عبادت کروانے والے اصیل یعنی مؤکل پر وہ عبادت واجب ہو چکی ہو۔ پس اگر کسی آدمی پر وہ عبادت ابھی تک واجب نہ ہو، تو وہ خود بھی اگر اس عبادت کو ادا کرے گا، تو ادا نہیں ہوگی، تو دوسرے (وکیل) کے ذریعے اس عبادت کو ادا کروانا کیسے درست ہوگا؟ مثلاً زکاۃ کے فرض ہونے کے لیے نصابِ زکاۃ کا مالک ہونا سبب ہے۔ جب تک کوئی شخص نصاب کا مالک نہ بن جائے، اس پر زکاۃ فرض نہیں ہوگی، اور اس حالت میں اگر وہ شخص خود زکاۃ ادا کرتا ہے تو وہ ادائیگی بہ طور زکاۃ معتبر نہ ہوگی۔

مان لیجیے کہ زید کو اس کے باپ کی طرف سے وعدہ کیا گیا کہ میں تمھیں یکم شوال کو دو لاکھ روپئے دوں گا، اور اپنے وعدے پر عمل کرنے کے لیے باپ نے ایک شخص کے ہاتھ میں دو لاکھ روپئے دے کر کہہ دیا کہ یکم شوال کو یہ رقم میرے بیٹے زید کو

دے دی جائے۔ زید کو بھی یقین ہو گیا کہ یہ دو لاکھ روپئے مجھے ضرور ملیں گے، مگر جب تک وہ رقم زید کے قبضے میں نہ آئے، وہاں تک زید اس کا مالک نہیں بنے گا۔ اس صورت میں زید یہ سوچتے ہوئے کہ جب یہ رقم میرے پاس آئے گی تب میں مالک بنوں گا، اور اس وقت نصاب کا مالک بھی بن جاؤں گا اور مجھ پر زکاۃ بھی فرض ہو جائے گی، مگر اس وقت رمضان کا مہینہ گذر گیا ہوگا، لہٰذا کیوں نہ میں رمضان میں ہی اس کی زکاۃ ادا کر دوں، تا کہ رمضان کی فضلیت بھی مجھے مل جائے۔ اور یہ سب سوچتے ہوئے زید نے رمضان ہی میں اس رقم کی زکاۃ خود ادا کر دی یا وکیل کے ذریعے ادا کروا دی، اور اس کے بعد یکم شوال کو وہ رقم اس کے ہاتھ میں آئی اور زید باقاعدہ نصاب کا مالک بنا۔ اس صورت میں زید کی زکاۃ ادا نہیں ہوئی، اور وقت آنے پر دوبارہ اس پر ادا یگی لازم ہوگی؛ کیوں کہ زکاۃ فرض ہونے کے لیے شریعت نے نصابِ زکاۃ کا مالک ہونا سبب قرار دیا ہے، اور مذکورہ صورت میں سبب کے تحقّق سے پہلے ہی زکاۃ ادا کرنے کی وجہ سے ادا یگی درست نہیں ہوئی ہے، لہٰذا اس پر دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

ان دونوں مثالوں کو سمجھنے کے بعد اب یہ سمجھیے کہ کتبِ فقہ میں جہاں قربانی کے وجوب کی بحث مذکور ہے، وہاں قربانی کے وجوب کے سبب سے بھی بحث کی گئی ہے اور حضراتِ فقہاے کرام نے 'ایامِ نحر' یعنی قربانی کے ایام کو قربانی کے وجوب کا سبب قرار دیا ہے۔ (درمختار مع الشامی:۵-۲۱۹، عنایہ علی الہدایہ:۹-۵۰۵، فتح القدیر:۹-۵۰۶، بدائع الصنائع:۵-۶۵)

چوں کہ قربانی کے نصاب کے مالک کسی بھی شخص پر جب تک قربانی کے ایام

شروع نہیں ہوں گے، قربانی واجب نہ ہوگی اور قربانی کے دن شروع ہونے یا نہ ہونے میں وہ شخص جس علاقے میں رہتا ہے وہیں کا اعتبار ہوتا ہے- جیسا کہ سابق میں نماز کی مثال میں ہم دیکھ چکے ہیں- اس لیے کوئی ایسا آدمی جو قربانی کے نصاب کا مالک ہے، مگر اس کے مقام پر ابھی تک دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق شروع نہ ہونے کی وجہ سے، اس کے حق میں قربانی کے وجوب کا سبب ابھی تک متحقق نہیں ہوا، اگر وہ خود اپنی قربانی کرے گا تو اس کی قربانی صحیح نہ ہوگی، اور جس طرح خود اس کا اپنے مقام پر رہتے ہوئے 'واجب ہونے سے پہلے' قربانی کرنا درست نہیں، اسی طرح وہ کسی دوسرے مقام پر رہنے والے کو قربانی کا وکیل بنا کر اس کے ذریعے قربانی کرائے تو اس صورت میں بھی اس کی واجب قربانی درست نہ ہوگی؛ کیوں کہ قربانی کے ایام شروع نہ ہونے کی وجہ سے اس پر ابھی تک قربانی واجب نہیں ہوئی ہے، تو پھر اس کی طرف سے نیابۃً ادا کی گئی قربانی کیسے معتبر ہوگی؟

سابق میں زکات کی مثال میں ہم یہ بات سمجھ چکے ہیں۔

اس مقام پر بعض حضرات کتبِ فقہ میں مذکور قربانی سے متعلقہ ایک مسئلے کے سبب غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں، مذکورہ مسئلہ اور اس سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کی تفصیل ذکر کرنے سے پہلے ایک بات کی وضاحت ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایک بار جب کسی آدمی پر قربانی واجب ہو جائے اور وہ قربانی کا جانور ذبح کر کے اپنا واجب ادا کرنا چاہے، تو اس پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جانور قربانی کے ایام اور قربانی کے

اوقات میں ذبح کرے۔ اگر کوئی شخص قربانی کا جانور ایسے دن اور ایسے وقت میں ذبح کرے جو قربانی کا دن اور وقت نہیں، تو اس کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔ مثلاً زید پر صاحبِ نصاب ہونے اور قربانی کے ایام شروع ہونے کے سبب قربانی واجب ہوگئی، اب وہ قربانی کا جانور ذبح کرکے اپنا یہ واجب ادا کرنا چاہتا ہے، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ قربانی کے دنوں میں ہی قربانی کا جانور ذبح کرے۔ اگر وہ ایسے وقت میں ذبح کرتا ہے جب قربانی کا وقت نہیں تھا، تو اس کا واجب ادا نہیں ہوگا۔ مثلاً اس صورت میں اس نے ۱۲ / ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب کے بعد جانور ذبح کیا، تو باوجود اس کے کہ زید پر قربانی واجب تھی اور قربانی کی نیت سے ہی قربانی کے قابل جانور ذبح کیا؛ مگر قربانی کے دن ختم ہوجانے کے وجہ سے زید کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔ اس پورے مسئلے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب قربانی کا جانور ذبح کیا جائے اس وقت قربانی کے ایام اور وقت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک مسئلے کی وضاحت ہوگئی۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا؛ دنیا میں ہر جگہ قربانی کے ایام اور اوقات ایک ساتھ شروع اور ختم نہیں ہوتے، بلکہ چاند کا اختلاف ہونے کی صورت میں مختلف ملکوں میں قربانی کے ایام آگے پیچھے ہوتے ہیں۔ اور اگر چاند کا اختلاف نہ بھی ہو اور پوری دنیا میں ایک ہی دن عید الاضحیٰ منائی جائے، تب بھی عید کی ابتدا یعنی صبحِ صادق پوری دنیا میں ایک ساتھ شروع نہیں ہوتی، بلکہ مشرق میں واقع آسٹریلیا کے سِڈنی [Sydney] میں جب عید الاضحیٰ کی صبحِ صادق طلوع ہو رہی ہوگی، اس وقت مغرب میں

واقع انگلینڈ[England] کے لندن[London] میں عید کا دن شروع ہونے میں دس گھنٹے کی دیر ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سِڈ نی کے صاحبِ نصاب باشندوں پر جب قربانی واجب ہورہی ہے؛ اس وقت لندن میں عید الاضحیٰ کی صبحِ صادق طلوع نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک عید (قربانی) کا دن شروع نہیں ہوا اور اس لیے لندن کے صاحبِ نصاب حضرات کے حق میں قربانی کا سبب متحقق نہ ہونے کی وجہ سے قربانی واجب نہیں ہوئی۔ حالاں کہ اس مثال میں دونوں ملکوں میں ایک ہی دن عید منائی جارہی ہے، فرق اتنا ہے کہ عید کے دن کی ابتدا سِڈ نی میں دس گھنٹے پہلے ہورہی ہے۔ اگر لندن کے کسی صاحبِ نصاب شخص نے سِڈ نی میں مقیم کسی عزیز کو اپنی قربانی کا وکیل بنا کر یہ کہا کہ تم سِڈ نی میں میری طرف سے قربانی کردینا اور پھر سِڈ نی کا شخص لندن کے عزیز کے کہنے کے مطابق سِڈ نی میں عید کی نماز پڑھ کر اس کی طرف سے قربانی کردے، تو درست نہ ہوگی؛ اس صورت میں گرچہ سِڈ نی میں قربانی کا وقت شروع ہو چکا ہے، اور سِڈ نی کے باشندے کی اپنی قربانی وہاں درست ہوگی، کیوں کہ ان پر قربانی کا وجوب ہو چکا ہے اور ان کے مقام پر قربانی کے ایام بھی شروع ہو چکے ہیں؛ یعنی قربانی کے وجوب کا سبب اس کے حق میں متحقق ہونے کے ساتھ قربانی ذبح کرنے کی شرط (قربانی کے ایام و اوقات) بھی موجود ہیں، اس لیے سِڈ نی کے باشندے کی قربانی تو درست ہے، مگر یہی سِڈ نی کا باشندہ جب اپنے لندن والے عزیر کی قربانی کا جانور ذبح کرے گا، تو چوں کہ اب تک لندن میں عید کا دن شروع نہیں ہوا– اس لیے اس پر ابھی تک قربانی واجب ہی

نہیں ہوئی-تو سِڈنی والا اس کی طرف سے قربانی ادا کرے تو اس کا واجب کیوں کر ادا ہوگا؟ اس صورت میں سِڈنی میں قربانی کا وقت شروع ہوجانا یعنی ذبحِ اضحیہ کی شرط کا پایا جانا کافی نہیں، کیوں کہ قربانی صحیح ہونے کے لیے دو چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے:

اول: جس کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے، اس (مؤکل) پر قربانی کا واجب ہونا۔

دوم: جہاں جانور ذبح ہورہا ہے، وہاں قربانی کا وقت ہونا۔

اس مثال میں دوسری چیز تو پائی گئی، مگر پہلی چیز نہ پائے جانے کی وجہ سے واجب ادا نہ ہوگا۔

اس تفصیل کو سمجھنے کے بعد اب وہ مسئلہ ذکر کیا جاتا ہے جو بعض اہلِ علم حضرات کے لیے غلط فہمی کا سبب بنا ہے۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر قربانی ایسے مقام پر کرنی ہے، جہاں عید کی نماز واجب ہے (یعنی شہر میں) تو قربانی ذبح کرنے کا وقت عید کی نماز کے بعد ہے۔ اور اگر قربانی کا جانور ایسے مقام پر ذبح ہونا ہے، جہاں عید کی نماز واجب نہیں، مثلاً دیہات میں، تو دسویں ذی الحجہ کی صبحِ صادق ہوتے ہی قربانی کا جانور ذبح کرنے سے قربانی درست ہوجائے گی۔

اس مسئلے کو ذکر کرنے کے بعد اسی مقام پر فقہا ایک دوسرا مسئلہ یہ بھی ذکر فرماتے ہیں کہ شہر میں رہنے والا ایسا شخص جس پر قربانی واجب ہے، وہ اپنا جانور جلدی ذبح کروانا چاہتا ہو تو اس کی شکل یہ ہے کہ وہ اپنا جانور ایسے مقام (دیہات) میں بھیج

دے جہاں عید کی نماز واجب نہیں۔ وہاں ذبح کا وقت صبح صادق ہوتے ہی شروع ہوجانے کی وجہ سے، اور عید کی نماز سے فارغ ہونے کی شرط نہ ہونے کی وجہ سے صبحِ صادق کے بعد ہی جانور ذبح کر سکتے ہیں، اس طرح اس کا جانور جلد ذبح ہوجائے گا اور وہ خود شہر میں جب عید کی نماز سے فارغ ہوکر گھر آئے گا تو اپنی قربانی کے جانور کا گوشت اس کو پکا ہوا تیار دستیاب ہوگا۔ اس مسئلے کے ساتھ فقہا ایک قاعدہ یہ ذکر کرتے ہیں کہ 'اس مسئلے میں قربانی کا جانور جہاں ذبح ہو رہا ہے اس مقام کا اعتبار ہوگا، جس پر قربانی واجب ہے اس کے مقام کا اعتبار نہ ہوگا۔' وَالْمُعْتَبَرُ مَكَانُ الْأُضْحِيَّةِ لَا مَكَانَ مَنْ عَلَيْهِ۔ (شامی:۵-۲۲۴)

اس موقع پر فقہا نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے: لَا مَكَانَ مَنْ عَلَيْهِ، یعنی 'وہ شخص جس پر قربانی واجب ہے'۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کے نصاب کے مالک پر قربانی کا دن شروع ہونے کی وجہ سے سببِ وجوب متحقق ہوگیا ہے اور اس پر قربانی واجب ہوچکی ہے۔ جب کہ ہم نے پہلے سِڈنی اور لندن کی جو مثال دی تھی، اس میں لندن کے باشندے پر عید کا دن شروع نہ ہونے کے سبب قربانی واجب ہی نہیں ہوئی، تو اس کی طرف سے ذبح ہونے والے جانور سے اس کا واجب کیوں کر ادا ہوگا؟ چاہے جانور کے ذبح کے مقام پر قربانی کا دن اور وقت موجود ہو۔ یہ ہے اصل مسئلے کی حقیقت اور تفصیل!

یہ مسئلہ عام فہم اور آسان انداز میں تحریر کرنے کے مقصد سے اس قدر تفصیل

سے لکھا گیا ہے، اور کتبِ فقہ کی عبارات سے صرفِ نظر کیا گیا ہے۔ اہلِ علم حضرات اس حقیقت کو بہ خوبی سمجھ سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل سے آپ اپنے دریافت کردہ مسئلے کا جواب سمجھ گئے ہوں گے، پھر بھی اس کا جواب درجِ ذیل ہے:

بیرونِ ملک بسنے والے وہ حضرات؛ جن کے یہاں قربانی کا دن اور وقت تاخیر سے شروع ہوتا ہے، اور وہ دوسرے ایسے ملک میں جہاں قربانی کا دن اور وقت جلدی شروع ہوتا ہے، اپنی قربانی کے لیے کسی آدمی یا ادارے کو وکیل بناتے ہیں تو دوسرے مقام کے لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اول فریق (مؤکل) کی قربانی ان کے یہاں قربانی کے ایام شروع ہونے سے پہلے ہرگز نہ کریں۔ اگر ایسا کیا گیا، تو قربانی درست نہ ہوگی۔ ہاں اگر ان کے یہاں قربانی کا دن شروع ہو گیا، مگر وقت شروع نہیں ہوا؛ اور جانور کے ذبح کے مقام پر دن اور وقت دونوں شروع ہو چکے ہیں- جیسا کہ اوپر شہر اور دیہات کی مثال میں ہم سمجھ چکے ہیں- تو قربانی کر سکتے ہیں اور یہ قربانی درست ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (محمود الفتاوی: جلد: دوم، ص: ۳۶۴ تا ۳۷۲، گجراتی)﴿۱﴾

---

(۱) یہ سوال و جواب گجراتی 'محمود الفتاویٰ' سے لے کر اس کا اردو ترجمہ مفتی فرید کاوی زید مجدہم (استاذِ فقہ و حدیث جامعہ علوم القرآن، جمبوسر، گجرات) کے شکریے کے ساتھ یہاں پیش کیا گیا ہے۔ مفتی عبدالقیوم

دار الحمد کی دیگر مطبوعات

نمبر شمار	اسماءِ کتب
۱	جدید معاملات کے شرعی احکام
۲	بہار نبوت (اول) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ نمبر (انٹرنیٹ پر دستیاب ہے)
۳	بہار نبوت (ثانی) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ نمبر
۴	برما اور عالمی حالات اپنا طرزِ زندگی درست کیجیے (اردو، گجراتی)
۵	آیئے! نماز صحیح کریں (اردو، گجراتی)
۶	علمی وعرفانی شہ پارے
۷	چراغِ سہارنپور
۸	دعا ایسے مانگیں (اردو، گجراتی)
۹	بیعت ہونے والوں کو ہدایات
۱۰	اَلْقَوْلُ الْمُبِیْن فِي ذِکْرِ الْمُجَازِ وَالْمُجِیْزِیْن

Darul Hamd Islamic Research Institute

Sodagarwada, Surat, Gujarat, India

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....